



اقوال امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پیشقلم نادر و نایاب کتاب

عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَمْرٍو

تالیف:

علامہ امجدی علیہ الرحمہ

المتوفی ۱۲۵۵ھ



یعنی:

”حکمت بوشراب“

ترجمہ و تحقیق

علامہ سید جاوید حفصی

جلد اول



م حسن علی رحمت اللہ
شیر بانو بائی مملیانی ما
الحاج حیدر علی حسن علی
بے ثواب کے لئے سورہ فاتحہ
ارشی ہے۔ شکریہ۔





(تقریباً)

۱۲۰۰۰ھ زار

اقوال امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پر مشتمل نادر و نایاب کتاب

غُرُورُ الْحِکْمِ وَکُنُوزُ الْکَلِمِ

تالیف

عَلَّامَہ آمجدی علیہ الرحمۃ امتون ۱۲۰۰ھ

اصل عربی متن اور اعراب کے ساتھ

”حِکْمَتِ بُوتَراب“

جلد اول

تحقیق و ترجمہ،

علامہ سید جاوید جعفری

إِدَارَةُ فِرْوَعِ عِلْمِ مَعْصُوم

۲۲/۹ - دستگیر سوانی - کراچی 38

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)



نام کتاب	حکمت پرتاب
تحقیق و توثیق	علامہ سید جاوید جعفری
کتابت	سید جعفر صادق
ناشر	ادارہ فروغِ علم معصوم
طبع اولے	۱۴۰۸ھ
تعداد	۱۰۰۰
مہتمم طباعت	انعام اللہ خٹاں
مطبوعہ	مایکرو پرنٹنگ انجینی بر تعاون، حقیر طباعت گھر



میں اس کتاب جلیل کو
 اپنی والدہ ماجدہ سیدہ مبشرہ خاتون
 کہ جن کے ذریعے دین کی دولت ورثے میں نصیب ہوئی
 منسوب کر رہا ہوں۔

رب رحمت وشفاعا
 اُن کی عمر کو دراز ، اُن کی صحت کو قوی
 اور
 اُن کو عافیت واطمینان کی گھڑیاں۔
 بخشا رہے۔
 (آمین)

قطعہ تاریخ اشاعت "حکمت بو تراب"

از: حضرت رئیس امر وہبی دام مجدہ

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر کہ ہے شارح رمز اُم الکتاب
 ہر اک حرف ہے دفترِ آگہی ہر اک باب ہے اک بصیرت کا باب
 ہیں از روئے اعدا و بارہ ہزار یہ اقوالِ پاکیزہ بو تراب
 سلونی کے منبر کا وہ خطبہ خوان کہ معجز نما جس کی شانِ خطاب
 وہ جس کا اک اعجاز تھا لو کشف سبھی اُس کے انوار سے فیض یاب
 امام زمانہؑ اور نفسِ رسولؐ ولایت پناہ و امامت مآب

بعدِ غسر روح الامیں نے کہا

کہ ہے سرمدی حکمت بو تراب

۱۴۰۸ھ

یہ عظیم کتاب!

یہ کتاب علم ربانی کا صحیفہ، اسرار نبوت کا آئینہ، قرآن عظیم کی تفسیر و تاویل اور امام مبین کی حقانیت کی بُرائانِ عظیم ہے۔
اپنی جامعیت، تنوع، فصاحت و بلاغت، فلسفیانہ روش اور مفکرانہ انداز کے لحاظ سے اسلام کے دستور اخلاقیات کی عظیم ترین دستاویز ہے۔
یہ کلام اُس امیرِ کلام کا ہے۔

جو از روئے قرآن کل صاحبانِ ایمان کا ولی ————— مدینہٴ علم و حکمت کا در ————— نسلِ غیرِ سلیل کا وسیلہ ————— خود صاحبِ سلسیل،
مسلمِ اول ————— اسلام کا سب سے بڑا سپاہی ————— رسولِ کامرکز
محبت ————— قرآن کے ظاہر و باطن سے آگاہ ————— صاحبِ سیف و قلم،
یعنی ————— حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ کا!

اس کتاب کی مکمل تعریف کرنے کا حق اسی کو حاصل ہے جو اس کی مکمل معرفت رکھتا ہو اور اس کتاب کی مکمل معرفت اس وقت تک محال ہے جب تک امامؑ کی بیان کردہ حکمت، بتائے ہوئے راستوں، بار بار دہرائی جانے والی عبرتوں پر عمل پیرا نہ ہو،

یہ کتاب ایک طرف فلسفیانہ رزق دیتی ہے تو دوسری طرف ذوقِ عبادت رکھنے والوں کو معرفتِ ربّانی کی دولت سے نوازتی ہے۔ اس کتاب میں اسلامی اخلاقیات کے جتنے پہلو اجاگر کیے گئے ہیں کلامِ خدا و رسولؐ کے بعد، دنیا کے کسی انسان کی زبان اور صفحہٴ دہر کی کسی کتاب پر ان کا وجود نہیں ہے۔

یہ کتاب، فرد، فرقہ، خطہ، مذہبوں کے دائروں، ہر قسمید، ہر بندش اور ہر محسوس در پیغام سے متبرک ہے۔

یہ امامِ مہینؑ کا زندہ و بیدار کلام ہے جو زمان و مکان سے ماوراء انسان اور ہر جگہ کے آدمی کے لیے _____ رسالتؑ کی گود میں پلے _____ اور _____ احسن تقویم میں ڈھلے ہوئے انسان حقیقی کا کلام ہے۔

امیر المؤمنینؑ نے اس کتاب میں انسانیت کی جتنی قدریں اور انسان کے جتنے مقامات بیان کیے ہیں _____

بغیر الہام ربّانی ان کا احاطہ ممکن نہیں _____

اور _____
الہام بھی ایسا کہ اس کے لیے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں _____
اس لیے کہ وہ _____ صاحبِ عصمت کا الہام ہے۔



اس کتاب تک رسائی

۱۹۷۳ء میں پہلی مرتبہ جب میں کراچی یونیورسٹی گیا تو خود بخود میرے قدم
 مادرِ علمی کی مرکزی لائبریری کی پرشکوہ عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ لائبریری میں داخل ہو
 کر میں نے اپنا رخ علومِ اسلامیہ کی کتابوں کے سیکشن کی طرف کیا۔ وہاں پہنچ کر حسب سے پہلی
 کتاب اپنے ہاتھوں میں لی وہ یہی کتاب **غُرُّ الْحِکْمِ وَ دُرُّ الْکَلَمِ** تھی۔

اس کتاب کو کھولتے ہی میں حیرت اور دہشت میں مبتلا ہو گیا کہ کس طرح سے
 یہ کتاب جو علمِ امامت کا ایک شاہکار ہے اردو دان طبقے سے ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے
 دُور ہے اور کیوں نہیں اس عظیم اور اعلیٰ کتاب کا ترجمہ کیا گیا۔

اس وقت سے اس کتاب کے ترجمہ کرنے کی آرزو میرے دل میں جاگزیں رہی
 الحمد للہ! ربِّ العزت کی توفیق اور استغانت سے یہ موقع پورے پندرہ سال بعد
 نصیب ہوا۔

بارگاہِ بے نیاز میں میری دعا ہے کہ اللہ اس کتاب پر عمل کرنے کی اور اس
 سے فیض و برکت پانے کی سب سے پہلے مجھ کو اور ہر پڑھنے اور سننے والے کو توفیق عطا
 فرمائے۔ آمین۔

سید جادو جعفری
 جمعۃ المبارک، ۱۰ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ
 مطابق یکم جنوری ۱۹۹۵ء

معجزاتی ادب کے بارے میں!

از: سید محمد تقی (صدر عالمی فلسفہ کانگریس)

انسان کن اصولوں کے تحت زندگی گزارے —؟

یہ سوال نسل انسانی کے سامنے شروع سے رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوال بھی شروع سے ذہین انسانوں کے اذہان کو اُچھاتا رہا کہ —
یہ حیات و کائنات کیا ہے —؟

کیوں ہے —؟

اور انسان کا مقام اس کون و فساد سے پر کائنات میں کیا متعین

کیا جائے —؟

دنیا کی تمام اقوام کے ادب یا زبانی روایتوں کے ادب میں وہ اقوال —
مشورے، پند و نصائح اور حکمت آموز جملے ملتے ہیں جن میں دانشوروں
کے تجربات اور سوچ کو سمو یا گیا ہے۔ ادب کی یہ قسم جسے 'حکمتیات' کہا جاسکتا ہے۔

بڑی دلچسپ ، دلکش اور زندگی کو صبح ڈھنگ پر گزارنے میں مدد دینے کے لیے
 بے حد مفید نصیحتوں ، مشوروں اور ہدایتوں کی حامل ہے۔
 لیکن تاریخ کا المناک حادثہ یہ ہے کہ افراد اور معاشروں نے کم۔
 بہت ہی کم ان ہدایتوں ، مشوروں اور نصائح سے فائدہ اٹھانے پر آمادگی ظاہر
 کی ہے۔ بلکہ تاریخ میں آپ کو اس خیال کی تائید میں بہت سے ثبوت مل
 جائیں گے کہ انسانی معاشروں میں عموماً دانشوروں سے محبت کرنے والوں کے مقابلے
 میں نفرت کرنے والوں کی تعداد زیادہ رہی۔

اسی کے ساتھ تاریخ کا یہ عجیب حجب بھی رہا ہے کہ جن لوگوں سے یعنی جن
 حکماء اور مفکروں سے سب سے زیادہ محبت کی گئی ہے ان ہی سے سب سے زیادہ
 عداوت بھی کی گئی ہے اور یہ عجیب اور تکلیف دہ سانحہ بھی تاریخ نے دکھایا کہ۔
 زیر نظر کتاب جس محترم ہستی کے اقوال پر مشتمل ہے اس کے مصنف نسل
 انسانی کی وہ واحد شخصیت ہیں جن سے سب سے زیادہ محبت اور سب سے زیادہ
 عداوت کی گئی ہے۔

"حکمت بؤ تراب" حضرت علیؑ کے اقوال اور ارشادات کا مجموعہ
 ہے۔ اس مجموعے میں تقریباً بارہ ہزار اقوال ہیں۔

ان اقوال کا آپ گہری نظر سے جائزہ لیں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ادب
 کی وہ قسم ہے اوپر۔۔۔۔۔ حکمتی ادب۔۔۔۔۔ سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں حضرت
 علیؑ کے اقوال کے چند اختصاصات ہیں جن کو ادب کی مذکورہ صنف میں کسی اور جگہ
 مجتمع شکل میں نہیں دیکھا گیا۔

خالص فصاحت اور بلاغت کا جہاں تک تعلق ہے تو صرف اتنا کہہ دینا
 ہی کافی ہے کہ یہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ علیؑ کا ہر قول

اور ہر جملہ ادب کا حسین ترین شاہکار ہوتا ہے۔

لیکن بات یہیں آکر نہیں رکتی —————

ان اقوال میں وہ گہرائی اور گیرائی موجود ہے جن میں ماورائیت کے ابعاد

صاف طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی مطلب یہ کہ —————

مذکورہ اقوال مکانی و زمانی تعینات سے اٹھ کر حیات و کائنات کی
عظیم تر پہنائیوں کو اپنے دائرے میں لے لیتے ہیں۔ اب مثال کے طور پر یہ قول کہ :

"یہ دنیا ایک روئے والے شخص کے قبضے کی حیثیت رکھتی ہے"

ادب پارے کے طور پر کتنا خوبصورت ————— کس قدر حسین جملہ ہے جسے

پڑھ کر ہر شخص کے ادنیٰ ذوق میں ایک پُرکیت ہر دوڑ جاتی ہے —————

لیکن بات صرف اتنی سی ہی نہیں ہے ————— ادب کے اس شاہکار

جملے میں اس کائنات کی نہاد اور ساخت کے بارے میں ایک بے حد بنیادی اور ساری
حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہاں — اس ضمن میں یہ بات پیش نظر رہے کہ ————— دُنیا ————— کا

لفظ جدید عہد کے لہجے میں کائنات کے ہم معنی ہوتا ہے۔ یعنی کائنات مادی کے ہم معنی۔
جس کے مقابلِ آخرت کا لفظ آتا ہے جو وجود کے روحانی ابعاد کو بتاتا ہے۔

تو کہا یہ جارا ہے اور حیرت انگیز طور پر سحرانی انداز میں کہ یہ کائنات

مادی جس میں ہمیں اس دُنیا کی زندگی گزارنی ہے، دو متضاد اکائیوں پر مشتمل ہے

جنہیں آپ وجود و عدم (عدم محض نہیں) بھی کہہ سکتے ہیں ————— خیر و شر بھی

کہہ سکتے ہیں ————— سترت اور عزم اور تکلیف و راحت بھی کہہ سکتے ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ وجود و عدم کی نسبت اکائی ہے "ایک وحدت ہے"

جو سب سے بڑی سچائی اور حقیقی معنوں میں ————— حقیقتِ کبریٰ ————— ہے جو ان تمام

اطلاقات و تعینات سے ماوراء اور ان سب ہی کو اپنے دائرے میں لے لیتی ہے۔ گویا دوئی کی یہ کامیائیاں اضافی یا اعتباری اطلاقات کی حامل ہیں (تفصیل کے لیے میری کتاب "تاریخ اور کائنات" میری نظر میں" ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

بالفاظ دیگر یہ کائنات وائلیکٹیکی نہاد یا ساخت رکھتی ہے لیکن اس ساخت کو — رونے والے کے قبضہ سے تعبیر کرنا ایک ایسا انداز بیان ہے جس کا تصور آج تک کسی فانی انسان کے تخیل کو چھو کر نہیں گزرا تھا۔

علیٰ تاریخ انسانی میں دانشوروں کے سرخیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ تہذیب انسانی میں اقوال علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مجموعوں کے علاوہ کوئی ایسا ادب پارہ موجود نہیں ہے جن میں اخلاقی قدروں اور زندگی گزارنے سے متعلق گہرے تجربوں پر مشتمل اقوال کے ساتھ ساتھ علم اور عقل کی عظمت پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ ان چاروں عناصر: اخلاقی اقدار — تجربات زندگی —

علم — اور — عقل کی بابت مختلف دانشوروں نے اپنے اپنے رجحانات کے ساتھ یا ان کے مطابق مشورے دیے ہیں۔ لیکن یہ اختصا ص ان اقوال کے مجموعوں کا ہے کہ ان میں مذکورہ چاروں جہتوں کو ایک کل میں سمودیا گیا ہے —

مگر اس نقطے سے ہوں سرسری طور پر گزر جانا حقائق سے انصاف نہ ہوگا۔ یہ بات رکارڈ پر آنے کی ہے کہ علیؑ تاریخ کی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے عقل کو تہذیب کی سب سے بڑی قدر کے طور پر منوایا ہے۔

عقل اور علم لازم و ملزوم ہیں — اس لیے عقل کے ساتھ ساتھ علم پر بھی پوری تاکید کلام علیؑ میں ملتی ہے۔ یہ صیح ہے کہ علم پر اصرار بعض دوسرے مذہبی ادب میں بھی ملتا ہے مگر عقل کی مرکزیت پر اصرار صرف حضرت علیؑ ہی کے یہاں موجود ہے جبکہ عام مذہبی ادب میں یا تو عقل کا ذکر ہی نہیں یا ہے تو سرسری اور یا — اور

اس — یا — کے حصے میں مذہبی ادب کا وسیع تر مجموعہ آجاتا ہے۔ کلک اور اعلائیہ عقل کشی کی مذمت، تنقیدیں بلکہ تنقیر کی گئی ہے۔

یوں تاریخ تہذیب کی — علی — ہی وہ واحد مذہبی شخصیت ہیں جو سارے عقائد کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا بار مشورہ دیتے ہیں۔ اس پہلو پر بار بار اصرار کرتے ہیں۔ اس لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ہیرالمونین علی ابن ابی طالب علیہ السلام دانشور کے قبیلے کے میر و کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن وقت تو کم ہے اور مضمون کی جلد تکمیل پر اصرار لہذا اس داستان کو یاد استان کے اس حصے اسی نقطے پر ختم کر دینا چاہیے۔

اہم ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ — عقل پر اصرار اور عقل کو ہر معاملے میں حکم قرار دینے کا مسئلہ، تو اس معاملے میں عقل سے مراد فرد کی اپنی عقل ہے۔ یعنی مدعا یہ ہے کہ جو فیصلہ بھی ہو عقل سے ہو، جذبات اور خواہشوں کے تحت نہیں — افلاطون نے کہا تھا :

”جہر بھی دلیل مجھے بے جا لے گی میں اسی طرف چلا جاؤں گا۔“

افلاطون کی یہ نصیحت فلسفیوں کے حلقے تک محدود ہو کر رہ گئی۔ مذہب عالم کی پوری تاریخ میں علیؑ وہ واحد مذہبی قائد ہیں جنہوں نے نسل انسانی کے ہر فرد کو یہ مشورہ دیا کہ وہ جو فیصلہ بھی مسائل حیات و کائنات کے بارے میں کرے اس کے لیے آخری — حکم — اپنی عقل کو قرار دے۔ خواہشوں اور انگوں یا نفرتوں کو نہیں۔ مذہب ہر انسان کا مسئلہ ہے اس لیے دانشوروں کے ہیر و کا یہ قول وسیع دائرے کے کوٹوں تک پہنچ گیا۔ اور عقل و مذہب کے اس ستھیز کے نتیجے میں ایک ایسی انسانی تہذیب کے اکیسویں صدی میں وجود میں آنے کا امکان پیدا ہو گیا جو سابقہ دور موجودہ نسلوں کی بہت سی الجھنوں کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

تاریخ کے ایک ایسے موڑ پر جہاں انسانیت پہنچ گئی ہے اور تاریخ چند اہم

فیصلے کرنے والی ہے۔ تہذیب کے مستقبل کے لیے یہ بڑے حد ضروری ہے کہ اُسے — علیٰ —
جیسے عظیم انسان کا تعارف اور سہولت کی خوش قسمتی حاصل ہو تاکہ آدم کی یہ نسل
ان عذابوں سے نجات پاسکے جو کوئی سینتیس (۲۵) لاکھ سال سے اس کے مقدر کا حصہ بنے
رہے۔

مفہیم کی متعدد چیزیں، کسی سید کو چھوٹے ہیں۔
ایک قول کو عبارت کے ذریعے تو سمجھایا جاسکتا ہے لیکن مفرد لفظوں میں ترجمہ کر کے پیش کرنا بڑی جان جو کھوں کا عمل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ علامہ سید جاوید جعفری نے اس مشکل امتحان کو بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے۔

مشرع ان تو ایک ایسے کلام کے مجموعے کا نام ہے جس کے مفہیم کی تہیں گہرائی میں دور تک چلی گئی ہیں اس لیے وہ ہزار ہا تراجم کے باوجود آئندہ بھی ان گنت ترجموں کا نقصان کرتا رہے گا۔

قرآن کے بعد احوال علیؑ بھی
طلوع و عرض میں اتنا پھیلاؤ رکھتے ہیں کہ مستقبل ان کے تراجم اور تشریحات میں مشغول رہے گا۔

علامہ سید جاوید جعفری نے پھر ایک مشکل بوجھ یہ بھی اٹھایا کہ
ان احوال پر اعراب بھی لگا دیے۔

عربی میں اعراب کی بڑی اہمیت ہے۔ زیر — زیر — پیش میں سے
مثلاً کسی ایک کی غلط نشست معانی کے سارے دھماچے کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

اعراب نے عربی زبان کو بڑی مضبوط زبان بنا دیا ہے۔ بلدیوں کیسے کہ
اعراب کا نظام عربی کو ایک سائنٹفک زبان بنانے کا سبب بن گیا ہے۔

لیکن ادب
اعلیٰ ادب — اور — سب سے اعلیٰ ادب —

یعنی کلام علیؑ پر اعراب لگانا ایک انتہائی مشکل فرض ہے جس کا انجام
دے دینا زبان پر گہری گرفت کا ثبوت ہونے کے علاوہ شدید ذہنی محنت کے استعمال

کا ثبوت بھی ہے جس پر مجھے یقین ہے۔ اس کتاب کے تمام قاری محترم مصنف کے دل سے
شکر گزار ہوں گے۔

علیؑ کا کلام ایک معجزاتی کلام ہے۔

اس کلام کو آپ جتنی بار بھی پڑھیں گے اس کی مزید بینائیوں کی دریافت
کریں گے۔ علامہ کو میں دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

اور اردو فہم حلقوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے
”حکمت بزرگ“ کی تالیف اور ترجمہ کیا۔

اور اردو میں ————— علیات ————— کی صفت میں جو سرمایہ ہے —
اس میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔



شکر گزاریاں

ہیں اس کتاب کے سلسلہ میں ان تمام اسرار کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دست بدعا ہوں کہ جنہوں نے علم امامت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں میرے ساتھ تعاون کیا۔

بارہا! تو ان کو محفوظ رکھ، ان کی عزت، ان کی جان اور ان کے اموال کی حفاظت فرما، ان کو عافیت کا گھر عطا کر، ان کی گھڑیوں کو اطمینان والا قرار دے، ان کو مسرت، خوشی اور برکت عطا فرما — خصوصاً ان پر کہ جن کے ذریعے اس کتاب کی تمام جلدوں کی فوٹو اسٹیٹ تک میری رسائی ہو سکی اور پھر وہ کہ جن کے ایسا، ہمت افزائی اور مسلسل تلقین نے مجھے اس کام کے سلسلے میں بیدار رکھا اور دورانِ کام انتھک محنت کی اور میرے ساتھ بے لوث محبتیں کیں۔ اور وہ کرم فرما اور محسن کہ جنہوں نے اس عظیم کتاب کی طباعت

اور اس کو انتہائی شاندار پیمانے پر طبع کروانے کا بیڑا اٹھایا اور کسی بھی مرحلہ پر
مجھے وسائل کے سلسلے میں مایوس نہ ہونے دیا۔
ربِّ العالمین ان کے اس خلوصِ ثواب کی وجہ سے کہ جس کی خاطر
انھوں نے اپنا نام لکھنے کی بھی اجازت نہ دی اور مجھ سے اس کتاب کی تمام
جلدوں کی طباعت کی ذمہ داری اٹھالینے کا وعدہ کیا۔
ربِّ العالمین! ان پر عنایتِ بہیم رکھ — اور — ان کی
توفیقات اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں ان کے لیے اضافہ فرما۔



غالبِ ندیم دوست سے آتی ہے بُوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیِ بُو ترا ب میں

هر که در آفاق گردد بُو تُرابِ
باز گرداند ز مغرب آفتاب
اقبال

اے خدیو ملکِ دیں شاہِ حجاز
اے دو عالم کے مسین و کار ساز
اے دُرِ دریائے رازِ بے نیاز
فلزمِ آفت میں ہے میراجہاز
اب مدد کیجے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنین! فریاد ہے

(میر انیس)

عطیہ کتاب از بارگاہِ امامؑ

”غز الحکم“ کے ایک فارسی زبان کے مترجم آقائے محمد علی انصاریؑ اپنے ترجمہ کتاب کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ”غز الحکم“ کا ایک ایسا نفیس اور شاندار قلمی نسخہ ملا جو ششاد کا کتابت شدہ تھا اور جس پر ایک بہت بڑے محدث اور عالم مرزا عبدالحیو حقیقیؒ کی تحریر تھی۔ یہ نسخہ ایک وقفہ خاص تھا۔ علامہ حقیقیؒ نے جو کہ علامہ بحر العلومؒ سید مہدی طباطبائیؒ کے شاگرد تھے۔ اس قلمی نسخہ کے لئے کاواقد اس مخطوطہ پر خود اپنے قلم سے یوں تحریر کیا ہے :

”علی مراد خان رند کے زمانہ حکومت میں جبکہ میں اپنے استاد علامہ بحر العلوم سے درس لیتا تھا ایک دن میں حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دورانِ زیارت میں نے عرض کیا کہ اسے میرے مولا و آقا میں آپؑ کی کوئی ایسی کتاب چاہتا ہوں جس میں آپؑ کی ہدایتیں ہوں اور ان سے یہ حقیر فہم حاصل کر سکے، پس جب میں حرم اقدس سے باہر نکلا تو ملا معصوم علیؑ کتاب فروش نے صحن حرم میں مجھ کو آواز دی کہ اسے شخص ! آ اور اس کتاب کو خرید لے کیونکہ یہ بہت عمدہ کتاب ہے

اس نے بہت ہی کم قیمت میں وہ کتاب مجھے دی۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ میری درخواست امیر المومنین علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول ہو گئی اور یہ اس جناب کا عطیہ ہے۔“

نوٹ:

میرزا عبد الجواد عقیلیؒ نے یہ تحریر ”غزالمکرم“ کے نسخہ پر ۱۲۰۰ھ میں لکھی۔ اس تحریر کے نیچے میرزا عبد الجواد عقیلیؒ کے اشعار جو انھوں نے اس کتاب کے بارے میں ارشاد فرمائے موجود ہیں۔

کجائی تو ای طالب تیسزائی کہ جو یای حق از این در درائی
اے مکمل فکر کی تلاش کرنے والے کہاں ہے؟ کہ اگر حق کا تلاشی ہے تو اس دروازے سے اندر آ۔

بہینای دانشور از بیچ باب رفیق نباشد بسان کتاب
دانشوروں کی چشم بصیرت کے لیے ہر لحاظ سے اس کتاب جیسی کوئی دوسری کتاب رفیق نہیں ہو سکتی۔

کتابی چنین غمزدانی کہامت ہمت غمزواہم مسرت فزاست
ایسی غمزدانی کرنے والی کتاب کہاں ہے کہ جو غمزدانی بھی کرے اور سرتق بھی عطا کرے۔
برگرد تو را سر خواب گراں شود رہنایت سوئی سرواں
تیرے سر کو خواب گراں سے اٹھائے اور انسانیت کے سرداروں کی طرف رہنمائی کرے۔
ز انجم و آغاز ہر دوسرا نماید ز مجرا و از ماجبرا
دونوں جہان کے آغاز و انجام دکھائے اور نیز یہ بھی کہ کیسے گز رہو اور اس چہان میں کیا گزری۔

کند پاکت ز آلائش نفس دون شوی از حدّۂ ہم از بہتِ دُن
تجھے نفسِ پست کی گندگی سے پاک کرتی ہے اور تو ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جو حدّۂ
اور بہتِ دُن کھلاتے ہیں۔

کند آگہت ہم ز سیرِ سلوک ز سیرِ رعایا و سیرِ ملوک
یہ کتاب سلوک اور معرفت کے طریقوں سے بھی آگاہ کرتی ہے اور رعایا اور بادشاہوں
کے احوال سے بھی۔

ز اخلاق و اطوارت آگہ کند ز دل ریشہ فضل بد بر کند
(اچھے) اخلاق اور تجھے تیرے طور طریقوں کی خبر دیتی ہے جبکہ دل سے ہر بُرے کام
کی جڑ اکھاڑ دیتی ہے۔

نماید بتو راہ و رسم صواب ز فقرت رہانند کند کامیاب
یہ کتاب تجھے درست راہ اور اس کے طریقوں کی تعلیم دیتی ہے اور تجھے تیری محتاجی سے
کامیابی کے ساتھ رہائی عطا کرتی ہے۔

زہل و زاندوہ و از سور حال رہاندرساند بقیض زلال
چہالت، غم اور پریشان حالی سے رہائی دلا کر چشمہٴ ازلی کے فیض تک پہنچا دیتی ہے۔
ز نقصان رساند باوج کمال ز اوج کمالست بقرب وصال
نقصان سے ہٹا کر تجھے کو اوج کمال تک لے جاتی ہے اور اوج کمال سے آگے
وصال کی قربت عطا کرتی ہے۔

چو مادرِ مخد بر بست شہدِ ناب چو دایہ و دہ از بدت اجتناب
یہ کتاب ایک ماں کی طرح سے اخلاقی بیماریوں سے شفا کے لیے شہد پلاتی ہے جیسے
ایک دایہ بے شیر کو بڑائی سے بچاتی ہے۔

شوی گر مصاحب مراد را رواست کہ ہم صحبت نیک چون کیا است
اگر یہ کتاب تیری مصاحب بن جائے تو بہت اچھا ہے کیونکہ نیک صحبت کیا کی
طرح نمایاب ہے۔

چنیں میوہ مشک بوئی لطیف نیاید مگر از نہالی شریف
ایسا لطیف مشک کی طرح سے خوشبودینے والا پھل برآمد نہیں ہوتا مگر کسی
شجر شریف سے۔

نہالی است از کوثر آن خوردہ آب کہ ہر برگ آن مایہٴ صمد صاحب
یہ وہ شجر ہے کہ جس نے کوثر کا پانی پیا ہے کہ جس کا ہر پتہ سینکڑوں بادلوں
سے بڑھ کر ہے۔

نہی گفتہ اورا بود بابِ علم ز کتب بحر و کان و ز دل کوہِ علم
نبیؐ نے ان کو بابِ علم متعارف دیا ہے کہ پتیلی اس کی سخاوت میں سمندر اور کان
ہے اور جس کا دل علم کا پہاڑ ہے۔

علیؑ سرورِ جملہٴ اصفیا است خود از اولیاء برتر از انبیاء راست
علیؑ تمام باصفاء لوگوں کے سرور و سردار ہیں خود ولیوں میں سے مگر برتر از
انبیاء ہیں (سوائے آنحضرتؐ کے)

وجود جہاں بستہٴ جودِ او است کہ آن بچو مغر و جہاں بچو پوست
اس جہاں کا وجود آپ کے جود و کرم کی وجہ سے ہے کہ آپ اس کا مغز ہیں
سارا جہاں بمنزلِ پوست ہے۔

بود این ہر شمع زان صاحب قلیلی از آن جمع در این کتاب
یہ تمام علم اسی ابر کی ایک پھوار ہے کہ جس میں سے تھوڑا سا اس کتاب میں
جمع کیا گیا ہے۔



اقوال امیر المومنینؑ کی جمع وتدوین

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام باب المدینۃ العلم والحکمۃ کے افکار عالیہ کو ہر دور اور زمانے میں اہل معرفت نے جمع اور تدوین کیا ہے اور ان کی شرحیں اور تشریحات فرمائیں کہ جس کا سلسلہ امام علیہ السلام کے اصحاب سے لے کر آج تک جاری ہے۔ ذیل میں ہم چند ایفادات کا ذکر کر رہے ہیں جو آپ کے افکار حکیمانہ ذکر جس میں خطبات، ارشادات اور وعظ کا بیان ہے، پر مشتمل ہیں۔

اس فہرست میں فی الحال ہم ان کتابوں کا ذکر کر رہے ہیں جو آپ کے خطبات، خطوط وغیرہ پر مشتمل نہیں صرف اقوال حکیمانہ پر مشتمل ہے :

① — مشہور ادیب اور کلام عرب کے انشا پرداز ماحظ خنوں نے ۱۵۵ھ میں وفات پائی انھوں نے آپ کے اقوال

پر مشتمل کتاب لکھی جو "مائتہ کلمۃ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے ہوئے جو فارسی اور ترکی زبان میں مشرح کے ساتھ شائع ہوئے۔

② "نثر اللآلی" جس کے مؤلف ابوعلی طبرسی یا سید علی ابن فضل اللہ راوندی یا قطب راوندی ہیں۔ اس کتاب کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئیں جو فارسی زبان میں ہیں۔
۱۔ شیخ عبدالسلام احمد القوسی نے اپنی کتاب "مراقی النجاة فی قواعد الکتابة" میں "نثر اللآلی" سے حضرت علی علیہ السلام کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔ یہ کتاب مصر سے چھپ چکی ہے۔

ب۔ ابن ساوی ابوالمحسن محمد بن سعد بن نجوانی نے ۳۲۰ھ میں "نثر اللآلی" کے ہر قول کا فارسی میں ترجمہ کیا جو "بدرۃ المعانی فی ترجمۃ اللآلی" کے نام سے ۳۱۵ھ ہجری میں استنبول سے چھپا۔

ج۔ "نثر اللآلی" کا ترکی میں ایک ترجمہ یوسف نصیب نے "رشتہ جواہر" کے نام سے کیا جو ۱۲۵۴ھ میں استنبول سے چھپا۔

د۔ "نثر اللآلی" کا ترکی زبان میں ایک اور ترجمہ جو معلم ناجی نے کیا ۳۰۳ھ میں استنبول سے چھپا۔

③ "عیون الحکم والموعظة" یہ کتاب حضرت

علی علیہ السلام کے تیرہ ہزار چھ سو اٹھائیس (۱۳۶۲۸) اقوال پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو "ناسخ التواریخ" کی دوسری جلد میں سان الملک نے پورا نقل کر دیا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف علی بن محمد اللیثی الواسطی ہیں۔

④ — نظم الخرو ونفس الدرر میں عبدالکریم بن محمد کجی قزوینی نے "غرر الحکم" کے ابواب کو خاص موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دے کر اور فارسی میں ترجمہ کر کے چھاپا تھا۔

⑤ — ابن ابی الحدید نے "شہج البلاغۃ" کی تیسری جلد کی شرح کرتے ہوئے ایک ہزار (۱۰۰۰) اقوال حکیمانہ کا اضافہ کیا۔!

⑥ — شیخ عباس قمی نے ان میں سے سو (۱۰۰) کلمات کا انتخاب کر کے ان کا فارسی میں ترجمہ و شرح کی۔ وہ ۱۳۵۳ھ میں "صد کلمہ" کے نام سے چھپی۔

⑦ — سید شہرستانی نے حضرت علی علیہ السلام کے سو کلمات حکیمانہ کا انتخاب کیا۔

⑧ — حسین بن یوسف ہروی نے جو دسویں صدی ہجری کے عالم تھے انھوں نے آپ کے چالیس (۴۰) اقوال حکیمانہ میں سے ہر ایک کا الگ الگ رباعی میں ترجمہ کیا جو ۹۵۲ھ میں لکھی گئی۔

⑨ — مکتبی شیرازی نے کہ جس کی یہی مجموعہ "کتاب بہت

مشہور ہے، حضرت علی علیہ السلام کے ساٹھ (۶۰) اقوال کا فارسی میں منظوم ترجمہ کیا۔ ۱۳۱۳ھ میں تہران میں چھپی۔

⑨ میر تقی میر الکوہی الجیلانی نے اپنی کتاب ”زبد القاتق“ میں حضرت علی علیہ السلام کی حکمتوں کو جمع کیا۔

⑩ قاضی ابویوسف یعقوب بن سلیمان الاسفرائینی نے کتاب ”الغرائب والفتاویٰ“ حضرت علی علیہ السلام کے اقوال پر مشتمل لکھی۔

⑪ کمال الدولہ محمد حسن قاپار نے حضرت علی علیہ السلام کے اخلاقی اور اجتماعی فلسفے سے متعلق چار سو تیس (۴۳) اقوال ”ابواب الحکم“ کے نام سے لکھے۔

⑫ آقائے مومنین الدولہ احمد علی سپہری نے پانچ سو ستر (۵۷) اقوال فارسی اور فرانسیسی میں ترجمہ کیے۔

⑬ صاحب ”روضات الجنات“ نے قطب الدین کبیری کی شرح نہج البلاغہ کے حوالے سے صاحب ”منہاج“ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے حجاز میں ایک دانشور عالم سے یہ سنا کہ انھوں نے مصر میں ایک ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جس میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اقوال حکیمانہ جمع کیے گئے تھے اور جس کی بیس سے زیادہ جلدیں تھیں۔

- ⑭ ————— ”کتاب المکنون“
 ⑮ ————— ”اکشیر السعادتین“ جس کے مؤلف اسعد بن
 عبد القاہر الاصفہانی جو ابن طاؤسؒ کے استادوں میں
 سے تھے حضرت علی علیہ السلام کے اقوال حکیمانہ پر مشتمل ہے

(۲)

حضرت علیؑ کے خطبات و خطوط کی تدوین

- ① ————— خطب امیر المومنین علیؑ فی الجمعة
 والاعیاد۔ م سلفہ امیر المومنینؑ کے خطبوں کا
 غالباً پہلا مجموعہ ہے جس سے ابو مخنف وغیرہ نے استفادہ کیا۔
 ② ————— خطب امیر المومنینؑ: امام جعفر صادق علیہ السلام
 (۱۴۸ھ) کی جمع کردہ کتاب جس کی روایت ابو ریح فردہ
 نے مسند بن صدقہ سے کی تھی۔ یہ نسخہ سید ابن طاؤس کے
 ذخیرہ کتب میں تھا اور پھر سید اشم بخرنی م ۱۱۰۹ھ کا
 خطبہ اشباح اسی سے اخوذ بتایا جاتا ہے۔
 ③ ————— خطب امیر المومنینؑ: اسماعیل بن مہران
 بن ابی النصر زید السکونی الکوفی۔
 ④ ————— خطب امیر المومنینؑ: ابو الفضل محمد بن احمد
 بن ابراہیم الجعفی الکوفی الصابونی۔

⑤ ————— کتاب الخطب: ابوالفتح ابراہیم بن سلیمان بن عبد اللہ النہی الکوفی الخزاعی۔

⑥ ————— کتاب الخطب: ابوالقاسم ہارون بن مسلم بن سعد الکاتب۔ موصوف نے "کتاب المغاری" لکھی اور حضرت

امیر المومنینؑ کا طویل مکتوب بنام مالک اشترؓ کی روایت کی ہے۔ کتاب الخطب: علی بن عبیدہ الریحانی۔ ان کی روایت کی ہے۔

⑦ ————— کتاب "الجمل" میں بھی امیر المومنینؑ کے خطبہ و مکتوبات و مکالمات و اشعار ایک ہزار ہوں گے۔

⑧ ————— خطبہ علی علیہ السلام: ابراہیم بن حکم ظہیر افزاری۔

⑨ ————— خطبہ علی علیہ السلام: ابوالمنذر مہنام بن محمد بن سائب الکلبی۔ (م حدود ۲۰۴ھ در کوفہ)

⑩ ————— خطبہ امیر المومنینؑ: ابی عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد المدنی م حدود ۲۰۴ھ

⑪ ————— خطبہ امیر المومنین: ابوالخیر صالح بن ابی حماد البزاز م بعد ۲۱۴ھ

⑫ ————— خطبہ علی علیہ السلام: ابوالفضل نصر بن مزاحم المقرئ الکوفی العطار م بعد ۲۱۴ھ

⑬ ————— وقعة الصفین (مطبوعہ) اس مصنف کی تالیف وقعة الصفین چھپ چکی ہے اس سے اندازہ ہے کہ "الجمل" اور "النہروان" اور "الغارات" میں بھی خطبے اور مکالمے

ہوں گے۔

- ایضاً — الجمل — (۱۳)
- ایضاً — الغارات — (۱۵)
- خطب امیر المومنینؑ: صالح بن حماد - (۱۶)
- (صالحی امام حسن عسکریؑ) م حدود ۵۲۵۰ -
- خطب امیر المومنینؑ: السید عبدالعظیم بن - (۱۷)
- عبداللہ الحبیثی الرازی م حدود ۵۲۵۰
- کتاب خطب علیؑ: محمد بن خالد بن عبدالرحمن - (۱۸)
- البرقی م حدود ۵۲۵۰
- خطب امیر المومنینؑ مع الشرح: (تالیف - (۱۹)
- ۵۳۱۰) تافہی نغان المصری م ۵۳۶۳ -
- کتاب الخطب: ابواسحق، ابراہیم بن محمد بن سعید - (۲۰)
- بلال الشقیفی م ۵۲۸۳
- کتاب رسائل امیر المومنینؑ وأخباره وحروبہ ایضاً - (۲۱)
- ایضاً — کتاب الخطب: — (۲۲)
- ایضاً — کتاب الخطب السائرۃ: — (۲۳)
- ایضاً — کتاب الخطب المعربات: — (۲۴)
- کلام علیؑ: شیخ عبدالعزیز بن یحیی الجلودی البصری - (۲۵)
- م ۵۳۳۲ -
- خطب امیر المومنینؑ: — ایضاً — (۲۶)
- مواعظ علیؑ علیہ السلام: — ایضاً — (۲۷)

- ٢٨ — رسائل علی علیہ السلام : شیخ عبدالعزیز بن
یحییٰ الجلودی البصری م ۳۳۲ھ
ایضاً
- ٢٩ — کتاب الملاحم :
موصوف امیر المؤمنین علیہ السلام کے ادب و تاریخ پر گہری
تفکر رکھنے والے بزرگ تھے۔ ادب پر موصوف کی تالیفات
کے علاوہ تاریخ و حروب پر ۱۔ انجمل ۲۔ الصغیر -
۳۔ الحکیم ۴۔ الفارات ۵۔ حروب علیؑ میں سبھی کلام
امیر المؤمنینؑ نقل ہونا لازمی ہے۔
- ٣٠ — کتاب قول علی فی الشوری :
- ٣١ — کتاب ما بین علیؑ و عثمان من الکلام :
- ٣٢ — قضایا علیؑ :
- ٣٣ — کتاب الدعاء عن علیؑ :
- ٣٤ — کتاب الادب عن علیؑ :
- ٣٥ — خطب علیؑ و کتبہ الی عمالہ : ابوالحسن علی
بن محمد المدائنی م ۲۲۴ھ
- ٣٦ — رسائل الاشعثہ : ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی -
م ۳۲۹ھ - یہ کتاب نویں صدی تک ابن طاووس کے
کتب خانہ میں موجود تھی۔
- ٣٧ — تحف العقول : ابو محمد حسن علی بن حسین بن شیبہ الحارانی -
- ٣٨ — معدن الحکمة فی مکاتیب الاشعثہ :
مرتضیٰ محسن فیض کاشانی۔

(۳)

اقوال حضرت امیر المومنینؑ کی شرحیں

- ① — سب سے پہلی شرح جو ہمارے علم میں ہے وہ معروف ادیب رشید الدین ولواط کی شرح ہے جس کا ۵۸۳ھ سن وفات ہے۔ آپ نے ہر قول کی عربی اور فارسی میں شرح کی اور پھر ہر قول کو فارسی زبان میں منظوم کیا جس کا نام ”مطلوب کل طالب“ رکھا۔
- ② — جاحظ کے جمع کردہ سو کلمات کی شرح ابن شیم بخرانی نے بھی کی ہے جو بیج البلاغہ کے شارح بھی ہیں۔ اس کا نام ”مفہاج العارفین فی شرح الکلام امیر المومنین“ ہے۔ آپ علامہ حلیؒ کے استادوں میں ہیں۔
- ③ — حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے کلام کی تیسری شرح قطب الدین راوندیؒ نے کی ہے۔
- ④ — حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے کلام کی ایک شرح جس میں ادبیات اور غار فارزنگ ہے شیخ عبدالوہاب نے کی ہے۔
- ⑤ — اقوال حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ایک شرح حلیۃ الصالحین فی شرح کلمات امیر المومنین

ابن محمد علی حیدر علی نے حیدر آباد دکن میں کی۔ یہ کتاب
۱۲۹۵ھ میں چھپی۔

④ — شیخ ہادی کاشف الغطاء نے "مستدرک نہج البلاغہ"
کے تیسرے باب میں حضرت امیر المومنینؑ کے اقوال کا
ذکر کیا اور ان کی شرح کی۔

⑤ — غرر الحکم، آقائے جمال الدین خوانساری نے
جو کہ علامہ مجلسی کے شیوخ میں ہیں غرر الحکم کی ایک
بسیط شرح چھ (۶) جلدوں میں لکھی جو ایک بے نظیر
شرح ہے۔ رب العالمین آپ کو اجر عظیم عطا کرے۔ اس
کتاب سے میں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ (عابد جعفری)
⑥ — غرر الحکم کی ایک دوسری شرح عالم جلیل عبدالکریم بن محمد بن
یحییٰ قزوینی نے پانچ جلدوں میں کی جس کا نام نظم
الغرر ونضد الدرر ہے۔



④

نہج البلاغہ کی شرحیں

① — شرح نہج البلاغۃ: حبیب اللہ خوی۔
② — شرح نہج البلاغۃ: احمد جواد مغنید

- ۳۰ — اعلام نہج البلاغۃ: علامہ سید علی ابن ناصر
معاصر سید رضی۔
- ۳۱ — منهاج البراعۃ (شرح) علامہ قطب الدین راوندی۔
- ۳۲ — علامہ نبیل سید جلیل سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ کی شرح۔
- ۳۳ — شرح علامہ ابن یثیم بحرانیؒ۔
- ۳۴ — شیخ جلیل قطب الدین محمد بن حسین اسکندریؒ آپ
کی شرح کا نام "اصباح" ہے۔
- ۳۵ — شرح شیخ حسین بن شہاب الدین حیدر علی عالمی کرکی۔
- ۳۶ — شیخ نظام الدین علی ابن الحسین ابن نظام الدین جیلانی
آپ کی شرح کا نام "انوار الفصاحۃ و اسرار البلاغۃ"
ہے۔
- ۳۷ — حقائق الحقائق (شرح) ۲۰ جلدیں - علامہ
سید میرزا علاؤ الدین محمد ابن ابی تراب الحسین مشہور بہ
فاضل گلستانہ۔
- ۳۸ — روضۃ الابرار - فاضل زروری۔
- ۳۹ — شرح ملا فتح اللہ کاشانی۔
- ۴۰ — شرح علامہ سید ماجد بن محمد بحرانیؒ۔
- ۴۱ — شرح احمد بن محمد الوبری۔
- ۴۲ — شرح ضیاء الدین ابی الرضا فضل اللہ راوندیؒ۔
- ۴۳ — معارج نہج البلاغۃ - ابی الحسن علی ابن ابی
القاسم البیہقی النیشاپوریؒ۔

١٤ ————— حدائق الحقائق : ابوالحسن محمد بن الحسین

مشہور قطب الدین کیدری -

١٨ ————— شرح قاضی عبدالجبار المردود

١٩ ————— شرح ابی حامد عزالدین عبدالحمید ابن ابی الحدید المعزلی

٢٠ ————— تلخیص شرح ابن ابی الحدید قاضی محمود الطیبی -

٢١ ————— تلخیص آخر فخرالدین عبداللہ بن المؤید باللہ بنام العقد

النضید المستخرج من شرح ابن ابی الحدید

٢٢ ————— شرح علامہ جمال الدین الحسن بن یوسف الحلّی

٢٣ ————— شرح کبیر (چارجلدیں) کمال الدین بن عبدالرحمن الحلّی



(۵)

علامہ آمدی المتوفی ۱۱۵۵ھ

علامہ آمدی کا پورا نام ناصر الدین ابوالفتح عبدالواحد بن محمد بن محفوظ

بن عبدالواحد بن محمد بن عبدالواحد التیمی آمدی ہے -

علامہ نوریؒ نے آپ کا یہ شجرہ مستدرک الوسائل میں بیان کیا ہے

ریاض العلماء "مرزا آقندلی ارشاد فرماتے ہیں کہ علامہ آمدی شیعہ امامیہ سلسلے

کے ایک فاضل عالم تھے۔

ابن شہر آشوبؒ اپنی کتاب "المنائب" کے باب اول میں لکھتے ہیں:

"مجھ کو علامہ آمدیؒ نے اپنی کتاب غررالحکم

کی روایت کا اعجاز مرحمت فرمایا۔"

اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ ابن شہر آشوبؒ کے

استادوں میں سے تھے۔

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار کے آغاز میں ابن شہر آشوبؒ کی ایک اور

کتاب معالم العار سے علامہ آمدیؒ کی عظمت و شاکت اور ان کی کتاب غررالحکم و دررالکلم کا ذکر کیا ہے۔

علامہ سید محمد باقر خوانساریؒ نے اپنی کتاب "روضات الجنات"

میں علامہ آمدیؒ کا اور غررالحکم کا نہایت شاندار طریقہ سے ذکر کیا ہے اور یہ

مجھے کہا کہ محقق جمال الدین خوانساریؒ نے شاہ سلطان حسین صفویؒ کی درخواست

پر اس کا فارسی میں ترجمہ کیا اور شرح لکھی۔

علامہ آمدیؒ غررالحکم کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"جا حظ جو اتنا بڑا فاضل اور دانش مند تھا

اس نے امام التتین علیہ السلام کے صرف

سو (۱۰۰) کلمات جمع کیے ہیں لیکن میں نے

اگرچہ کہ میں علم و دانش میں جا حظ کی گرد پا

بھی نہیں ہوں اس سے ہزار گنا زیادہ اقوال

غررالحکم میں جمع کر دیے۔"

محدث قمیؒ اپنی کتاب "فوائد رضویہ" میں علامہ آمدیؒ کے بارے

میں لکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنی عظیم کتاب میں جو اقوال حروف تہجی کے مطابق
 جمع کئے ہیں وہ سماعت میں ملاحظت اور قلب و ذہن کی جلا اور ٹھنڈک ہیں۔
 علامہ مجلسیؒ ہمارا انوار کی سترویں جلد میں لکھتے ہیں کہ
 "جاہظ کے بعد جن کئی علماء نے حضرت امیر المؤمنین
 علیہ السلام کے گوہر حکمت جمع کیے ان میں علامہ
 آمدی بھی ہیں کہ جن کی کتاب "غرا الحکمہ دوررا الحکمہ"
 بہت مشہور اور مندرجہ اول کتاب ہے۔
 کتب رجال کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ علامہ آمدیؒ نے
 شیخ طوسیؒ کا زمانہ دیکھا اور تقریباً ۱۱۷۵ھ میں وفات پائی۔



غُرُ الحِکْمَہِ وَدُرُ النِّکَیۃِ

اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں
 میں موجود ہیں جن میں ایران، ترکی، ہندوستان، انگلستان اور فرانس
 شامل ہے۔

○ — اس کتاب کا ایک نسخہ سونے کے پانی سے لکھا ہوا حضرت
 امام رضا علیہ السلام کی لائبریری میں موجود ہے جس
 پر سن کتابت ۱۱۶۷ھ تحریر ہے۔ یعنی اب سے کوئی

چار سو چھیالیس (۴۴) سال پہلے کا نسخہ۔

○ — اس کتاب کا ایک اور نسخہ کتاب خانہ حضرت امام رضا علیہ السلام میں موجود ہے جس کی تاریخ کتابت ۱۱۱۵ھ ہے یعنی علامہ آمدی کے دور کا تقریباً نو سو دس (۹۱۰) سال پرانا نسخہ۔

اس کتاب کے مختلف اقوال کے ترجمے فارسی، اردو، گجراتی، سندھی، انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی اور دنیا کی متعدد دیگر زبانوں میں ہوئے۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساٹھ سات ہزار اقوال کا گجراتی زبان میں ترجمہ ۱۲۵۰ھ میں احمد آباد سے چھپا جس کے دیباچہ میں یہ تحریر ہے کہ مشہور امریکن فلسفی اور ادیب ایمرسن (EMERSON) نے حضرت علی علیہ السلام کے اقوال کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

دیباچہ از علامہ امدی

شکر و سپاس اس معبود کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی توفیق کے ذریعے ہم کو جاوہ معرفت پر گامزن کیا اور اپنی کل مخلوق میں ہمیں توحید کا زیور دے کر ممتاز بنایا۔

اس کی ہر نعمت پر حمد ہے
ایسی حمد کہ جس کو گننے میں جہان کے تمام انداز سے قاصر ہیں
اور جس کی تعداد کا تعین کرنے میں عالم کے تمام حساب نامورست ہیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی
اس کا ہمسر نہیں؛

ایسی گواہی جو زبانِ راست کی گواہی ہے اور ایسی گواہی کہ جس میں
دل کا اخلاص اپنے کمالِ حقیقت کے ساتھ موجود ہے۔

اور گواہی دیتا ہوں کہ —————
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں چنے ہوئے
 بندے ہیں اور پجاری کی دعوت دینے والے ہیں —————
 وہ اس وقت مبعوث بر رسالت ہوئے —————
 کہ جب تمام اہل مذاہب باطل میں گرفتار تھے۔ پس آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے ذریعہ انھوں نے راہ راست پائی اور
 آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی راہ یقین تابناک ہوئی اور حق روشن
 ہوا اور باطل برباد ہوا۔
 اللہ کی صلوات اور رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر —————
 کہ جو تمام نیکو کاروں کے سردار ہیں

اور —————
 آپ کے ان اصحاب پر جو نیک کرداروں میں منتخب شدہ ہیں، ایسی
 رحمت نازل ہوتی رہے جو دن و رات کے کسی لمحہ میں منقطع نہ ہو۔
 حمد و جلالت کے بعد اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، رحمت ربانی کا محتاج،
 عبدالواحد بن محمد بن محفوظ بن محمد بن عبدالواحد القیمی کہ خدا اس سے راضی ہو،
 اس کتاب کی تحریر کا باعث اور ان کلمات حکیمانہ کے جمع دہدوین کا
 سبب وہ عبارت ہیں جو ابو عثمان جاحظ نے اپنی کتاب (۱۰۰) کلمات حکیمانہ
 میں درج کی ہیں جو باعتبار تازگی مضامین اور سماعت و عقل کو بے اندازہ نفع
 پہنچانے والی چیزیں ہیں۔

جاحظ کی کتاب دیکھ کر میں نے خود اپنے آپ سے کہا کہ :
 بار اہلنا ! میری فریاد سن تعجب ہے اس شخص پر

جو علامہ زماں اور اپنے معصروں میں منفرد اور یگانہ روزگار تھا اور فضول علم اور متبعہ فہم و ادراک میں مقدم تھا اور صدر اول (اولیٰ اسلام) کے نزدیک تر تھا کہ جس کے لیے اسلام کی فضیلت سے حصہ سمیٹنا زیادہ آسان تھا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے علوم کے مآبہاں اور بدینہ سے کس طرح نایاب ہو گیا اور اس نے عظیم ترین ذخیرہ میں سے بہت قلیل کا انتخاب کیا۔

اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جتنی حکمتوں کو جمع کیا ہے وہ کل میں سے چند ہیں — اور وافر میں بہت تھوڑی ہیں — اور موٹی بوندوں والی بارش کے مقابلے میں فقط شبنم ہیں — اور میں اپنی عاجزی کے باوجود اور ترسہ کمال سے کوتاہی رکھنے کے باوجود اور اولیٰ اسلام کے علماء کے جواہر علمی کے سامنے عاجز رہنے کے باوجود اور ان باوثوق علماء کے مقابلے میں کم وزن ہونے کے باوجود مولائے کائنات کے حکیمانہ کلام اور بزرگ منزلت سخن میں سے جو بہت تھوڑا سا کلام جمع کیا ہے کہ اس کی تعریف کرنے میں ارباب بلاغت گونجے اور جس کی تعریف بیان کرنے میں اہل معانی عاجز ہیں اور صاحبان حکمت ایسی مثالیں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

میرا اللہ جانتا ہے کہ اس کتاب کی جمع کے سلسلے میں ایسا ہی ہے کہ میں نے گویا دریا سے ایک چلو بھرا ہوا۔ اور اس شخص کی مانند ہوں کہ جو تعریف میں لکتے ہی مبالغہ سے کام لے مگر اپنی کوتاہی پر معذرت ہو۔

مگر ایسا کیوں نہ ہو، اس لیے کہ وہ صاحب صفات و اوصاف کہ ان پر درود و سلام ہو، حشر شہ نہوت سے سیراب ہونے والے جنہوں نے اپنے دونوں پہلوں کو علم الہی سے بربری کر دیا تھا۔

اس لیے وہ خود ارشاد فرماتے تھے۔ آپ کا قول حق اور آپ کا سخن سچا ہے کہ جس کو ارباب حدیث سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ ”بے شک میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم عظیم پوشیدہ ہے“ کاش کہ میں اس علم کو برداشت کرنے والے کچھ افراد پالیتا۔“

اور یہ بات برحق ہے کہ میں نے اختصار کی وجہ سے اپنے اس مجموعے کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے اور حروف تہجی کے مطابق ان اقوال کو مرتب کیا ہے۔

ور ان کلمات حکمت آمیز کو اس طرح سے جمع کیا ہے کہ آپ کے کلام کے سارے صنائع و بدایع واضح ہو گئے ہیں۔ چونکہ جس کلام میں سبع فصاحت و بلاغت ہوتی وہ ذہنوں کو متاثر کرتا ہے اور کانوں کو اپنی جانب مبذول کرواتا ہے۔ اس لیے میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اقوال کے موتیوں کو جو ہری کی طرح اپنی کتاب میں جڑ دیا ہے اور اس کتاب کا نام ”غرا لحکم و دررا لکلم“ رکھا ہے۔

حضور اقدس الہی سے ثواب کا امیدوار ہوں۔

اور عزت والی بازگاہ سے میں اپنے ہر عیب کی پوشیدگی کا طالب ہوں۔

اور توفیق نہیں ملتی مگر رب العالمین کی جانب سے ،

اسی پر توکل ہے ،

اور اسی کی طرف میری بازگشت ہے ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہمزہ سے شروع ہونے والے اقوال:

①

- ۱ — الْدِّينِ يَعِصَمُ
دین (انسان کو) حفاظت میں رکھتا ہے۔
- ۲ — الْدُّنْيَا تَسْلِمُ
دنیا خوار کرتی ہے۔
- ۳ — الْدِّينِ يَجْلُ، الدُّنْيَا تَذِلُّ
دین جلالت (بزرگی) عطا کرتا ہے، دنیا ذیل کرتی ہے۔
- ۴ — الْدُّنْيَا اَمَدٌ، الْاٰخِرَةُ اَبَدٌ
دنیا راک، گزرتا ہوا لمحہ ہے، آخرت (ایک) ابدی (منزل) ہے۔

۵ — الْعِلْمُ يَنْجِدُ ، الْحِكْمَةُ تَرْشِدُ .
علم رتبہ کو بلند کرتا ہے ، حکمت راہِ راست دکھاتی ہے۔

۶ — الْعَدْلُ مَالُوفٌ ، الْجَوْرُ عَسُوفٌ .
عدل قابلِ اُلفت ہوتا ہے ، جور (دستم) انسانیت کی رگِ گذر سے ہٹا دیتا ہے۔

۷ — الصِّدْقُ وَسِيلَةٌ ، الْعَفْوُ فَضِيلَةٌ .
سچائی (ایک) وسیلہ ہے ، معافی (باعث) فضیلت ہے۔

۸ — السَّخَاءُ سَجِيَّةٌ ، الشَّرَفُ مِزِيَّةٌ .
سخاوت (ایک) زیور ہے ، شرافت (ایک) حسن ہے۔

۹ — الْحَزْمُ بِضَاعَةٌ ، التَّوَانِي إِضَاعَةٌ .
دُوراندیشی ایک سرمایہ ہے ، سستی باعثِ بربادی ہے۔

۱۰ — الْوَفَاءُ كَرَمٌ ، الْمَوَدَّةُ رَحِمٌ .
وفاداری کریم کی صفت ہے ، دوستی مہربان رُتیبہ کا نام ہے۔

۱۱ — التَّوَاضُّعُ بَرَفٌ ، التَّكْبَرُ بِيْضٌ .
انکساری (باعث) رفت ہے ، تکبر (باعث) پستی ہے۔

۱۲ — الْحِكْمَةُ عِصْمَةٌ، الْعِصْمَةُ نِعْمَةٌ

حکمت (در حقیقت) عصمت ہے، عصمت (در اصل) ایک نعمت ہے۔

۱۳ — الْكَرَمُ فَضْلٌ، الْوَفَاءُ نَبِيلٌ

کرم ایک فضیلت ہے، وفا (باعث) سرداری ہے۔

۱۴ — الْعَقْلُ زَيْنٌ، الْحَقُّ شَيْنٌ

عقل (ایک) زینت ہے، حقاقت (ایک) عیب ہے۔

۱۵ — الصِّدْقُ أَمَانَةٌ، الْكَذِبُ خِيَانَةٌ

سچائی (ایک) امانت ہے، جھوٹ (در اصل) خیانت ہے۔

۱۶ — الْإِنْصَافُ رَاحَةٌ، الشَّرُّ وَقَاحَةٌ

انصاف میں راحت ہے، شر (در اصل) بے حیائی ہے۔

۱۷ — الْجَوْدُ رِيَاسَةٌ، الْمَلِكُ سِيَاسَةٌ

جود و سخا (باعث) ریاست ہے، حکومت (در اصل) نگہبانی

کا نام ہے۔

۱۸ — الْأَمَانَةُ إِيْمَانٌ، الْبَشَاشَةُ إِحْسَانٌ
امانت داری ایمان ہے، خندہ پیشانی (بھی) ایک احسان ہے۔

۱۹ — الْكَرِيمُ أَبْلَجُ، اللَّئِيمُ مَلْهُوَجٌ
کریم کا چہرہ روشن ہے، کمین کی فطرت خام ہے۔

۲۰ — الْفِكْرُ يَهْدِي، الصِّدْقُ يَنْبِجِي
فکر ہدایت کرتی ہے، سچائی (سبب) نجات ہے۔

۲۱ — الْكَذِبُ يَرْدِي
جھوٹ ہلاکت کا (سبب) ہے۔

۲۲ — الْقَنَاعَةُ تُغْنِي
قناعت (باعث) تو نگری ہے۔

۲۳ — الْفِنْيُ يُطْنِي
دولت مندی (باعث) سرکشی ہے۔

۲۴ — الْفَقْرُ يَنْسِي
غرت (انسان کو) گم کر دیتی ہے یا انسان کو فراموش کر دیتی ہے۔

- ۲۵ — الدُّنْيَا تَغْوِي
دنیا (انسان کو) اغوا کر لیتی ہے۔
- ۲۶ — الشَّهْوَةُ تَغْرِی
خواہش اندھا کر دیتی ہے۔
- ۲۷ — اللَّذَّةُ تُلْهِی
لذت (انسان سے) کھیل کھیلتی ہے۔
- ۲۸ — الْهَوٰی یُرْدِی
ہوس ہلاک کر ڈالتی ہے۔
- ۲۹ — الْحَسَدُ یَضِنِّی
حسد رنج میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- ۳۰ — الْحَقْدُ یَذْرِی
کینہ (انسان کو) فنا کر دیتا ہے یا کینہ (انسان کو)
پڑمردہ کر دیتا ہے۔
- ۳۱ — الْیَقِیْنِ عِبَادَةٌ
یقین عبادت ہے۔

۳۲ — الْمَعْرُوفِ سَيَادَةً
نیکی (باعث) سرکاری ہے۔

۳۳ — الشُّكْرِ زِيَادَةً
شکرِ نعمت میں اضافے کا سبب ہے۔

۳۴ — الْفِكْرِ عِبَادَةً
فکرِ عبادت ہے۔

۳۵ — الْعِفَافِ زَهَادَةً
پرہیز گاری زہد ہے۔

۳۶ — الْأُمُورِ بِالتَّجَرُّبَةِ
کام تجربے سے انجام پاتے ہیں۔

۳۷ — الْأَعْمَالِ بِالْخُبْرَةِ
اعمالِ انجمنی سے پورے ہوتے ہیں۔

۳۸ — الْعِلْمِ بِالْفَهْمِ
علمِ انہم سے حاصل ہوتا ہے۔

- ۳۹ — الْفَهْمُ بِالْفِطْنَةِ
فہم شعور سے ملتا ہے۔
- ۴۰ — الْفِطْنَةُ بِالْبَصِيرَةِ
شعور بصیرت کا نتیجہ ہے۔
- ۴۱ — التَّدْبِيرُ بِالرَّأْيِ وَالرَّأْيُ بِالْفِكْرِ
تدبیر رائے سے پرورش پاتی ہے، رائے فکر سے جنم
لیتی ہے۔
- ۴۲ — الظُّفْرُ بِالْحَزْمِ، وَالْحَزْمُ بِالتَّجَارِبِ
کامیابی احتیاط کا نتیجہ ہوتی ہے، احتیاط تجربات
سکھاتے رہتے ہیں۔
- ۴۳ — الْمَكَارُمُ بِالْمَكَارِهِ
اچھائیوں کا (حصول) سختیوں میں پوشیدہ ہے۔
- ۴۴ — الثَّوَابُ بِالشَّقَةِ
ثواب بقدر محنت ملتا ہے۔
- ۴۵ — الْعَجَبُ هَلَاكٌ
خود بینی میں ہلاکت ہے۔

۴۶ — الرِّیَاءُ إِشْرَاکٌ
ریاکاری (اشد عزوجل) کے ساتھ شرکت ہے۔

۴۷ — الْجَهْلُ مَوْتُ
جہالت (دراصل) موت ہے۔

۴۸ — التَّوَانِي فَوْتُ
کستی (مقاصد کے) فوت ہونے کا سبب ہے۔

۴۹ — الشَّهَوَاتُ آفَاتُ
خواہشات (دراصل) آفتیں ہیں۔

۵۰ — اللَّذَّاتُ مُفْسِدَاتُ
لذتیں (باعث) فساد ہوتی ہیں۔

۵۱ — الْاِمَانِي اَشْتَاتُ
آرزوئیں گوناگوں ہوتی ہیں۔

۵۲ — الْيَاسُ حُرٌّ
مایوسی ایک آزادی ہے۔ (مخلوق سے)

- ۵۳ — الطَّمَعُ مُضِرٌّ
لاپچ ضرر رسال ہے۔
- ۵۴ — الْمُعْصِفُ كَرِيمٌ، الظَّالِمُ لَيْسَ بِمُ
انصاف کرنے والا کریم کہلاتا ہے، ظلم کرنے والا (عمیشہ)
ملاست کا شکار رہتا ہے۔
- ۵۵ — الْمَعْرُوفُ رِقٌّ
نیکی ہمدردی کرنے کا نام ہے، نیکی (لوگوں کو) غلام بنالیتی ہے۔
- ۵۶ — الْمَكَافَاةُ عِتْقٌ
نیکی کے بدلے نیکی غلامی سے آزادی دلاتی ہے۔
- ۵۷ — الصَّبْرُ مِلْكٌ
صبر ایک (محکم) بنیاد ہے۔
- ۵۸ — الْجَزَعُ هَلَاكٌ
بے تابی (باعث) ہلاکت ہے۔
- ۵۹ — التَّوَدُّدُ يَمْنٌ
انسان دوستی (باعث) برکت ہے یا عجلت نہ کرنا

(باعث) برکت ہے۔
 ————— ۶۰
 الانشاء حسن
 بُردباری اور وقار ایک صُن ہے۔

————— ۶۱
 السَّخَاءُ خُلُقٌ
 سخاوت ایک اچھی خُص ہے۔

————— ۶۲
 الْعَجَبُ حَقٌّ
 خود پسندی حماقت ہے۔

————— ۶۳
 السَّفْهُ خَرَقٌ
 کم ظرفی چھوڑا پن ہے۔

————— ۶۴
 الْعِلْمُ كَنْزٌ
 علم (ایک) خزانہ ہے۔

————— ۶۵
 الْعِبَادَةُ نُورٌ
 عبادت (وجہ) کامیابی ہے۔

————— ۶۶
 الْقَنَاعَةُ عِزٌّ
 قناعت (باعث) عزت ہے۔

۶۷ — اَلَّذِيْنَ حَبُوْرٌ
 دین ایک جاودانی خوشی کا نام ہے۔

۶۸ — اَلَّذِيْنَ نُوْرٌ
 یقین نور ہے۔

۶۹ — اَلْاِيْمَانُ اَمَانٌ
 ایمان (باعث) امان ہے۔

۷۰ — اَلْكُفْرُ خِذْلَانٌ
 کفر (باعث) ذلت ہے۔

۷۱ — اَلرِّضَا غِنَاءٌ وَ السَّخَطُ عَنَاءٌ
 رضائے (الہی) تو نگری ہے، اور شکوہ باعث رنج ہے۔

۷۲ — اَلتَّوَكُّلُ كِفَايَةٌ
 (اللہ پر) توکل ہی کافی ہوتا ہے۔

۷۳ — اَلتَّوْفِیْقُ عِنَايَةٌ
 توفیق عنایت (ربانی) ہے۔

- ۷۳ — الْإِخْلَاصُ غَايَةٌ
 إخلاص (عمل کا) کمال ہے۔
- ۷۴ — الْخَوْفُ أَمَانٌ
 خوف میں امن پوشیدہ ہے۔
- ۷۵ — الْوُجْدَانُ سِلْوَانٌ
 تسلی (شجر) کا بیان کا اثر ہے۔
- ۷۶ — الْفَقْدُ أَحْزَانٌ
 ناکامی غم و اندوہ (کاسب) ہے۔
- ۷۷ — الدِّينُ رِقٌّ، الْقَضَاءُ عِتْقٌ
 قرض (باعث) غلامی ہے، ادائیگی (باعث) آزادی ہے۔
- ۷۸ — الصِّدْقُ فَضِيلَةٌ، الْكِذْبُ رَذِيلَةٌ
 سچائی ایک فضیلت ہے، جھوٹ (سبب) رستی ہے۔
- ۸۰ — الْمَعْرُوفُ حَسَبٌ
 نیکی (سبب) افتخار ہے۔

- ۸۱ — الْمُوَدَّةُ نَسَبٌ
دوستی (دراصل) ایک خاندان ہے۔
- ۸۲ — الصَّمْتُ وَقَارٌ، الْهَذَرُ عَارٌ
خاموشی میں وقار ہے، فضول گوئی (باعث) رسوائی ہے۔
- ۸۳ — الْعَسْرُ لَوْمْ
پریشان حالی (باعث) ملامت ہے۔
- ۸۴ — اللَّجْبُ جُشُومٌ
ہٹ دھرمی (باعث) بدبختی ہے۔
- ۸۵ — الْفِكْرُ رَشْدٌ، الْغَفْلَةُ فَقْدٌ
فکر رہ نما ہے، غفلت محرومی ہے۔
- ۸۶ — الْوَرَعُ اجْتِنَابٌ
پرہیز گاری احتیاط کا نام ہے۔
- ۸۷ — الشَّكُّ اِرْتِيَابٌ
شک (فس کی) گھبراہٹ ہے۔

۸۸ — الطَّاعَةُ تُنَجِّي، الْمَعْصِيَةُ تُرَدِّي

اطاعت (باعث) نجات ہے، معصیت (نافرمانی)
(باعث) ہلاکت ہے۔

۸۹ — الْجَبْنُ أَفْءُ، الْعَجْزُ سَخَافَةٌ

بزدلی ایک آفت ہے، کمزوری (در اصل) کم عقلی ہے۔

۹۰ — الْمُهَيِّبُ وَاجِدٌ، الْمَخْطِئُ فَاقِدٌ

صبح چلنے والا پانے والا ہے، غلط چلنے والا محرومِ رحمتِ باری تعالیٰ ہے۔

۹۱ — الصِّدْقُ نَجَاحٌ، الْكِذْبُ فَنَاحٌ

صداقت کامیابی ہے، جھوٹ رسوائی ہے۔

۹۲ — الْعِلْمُ عِزٌّ، الطَّاعَةُ حِرْزٌ

علم عزت ہے، اطاعت ڈھال ہے۔

۹۳ — الصَّبْرُ مَرْفَعَةٌ، الْجَزَعُ مَنْقَصَةٌ

صبر (باعث) رفعت ہے، شکوہ (باعث) نقص ہے۔

۹۴ — الشَّجَاعَةُ زَيْنٌ، الْجَبْنُ شَيْنٌ

شجاعت زینت ہے، بزدلی ایک عیب ہے۔

۹۵ — الْإِصَابَةُ سَلَامَةٌ، الْخَطَاءُ مَلَامَةٌ،
الْعَجَلُ نَدَامَةٌ

سلامتی نگر و عمل کی صحت میں ہے، لغزش
میں ملامت پوشیدہ ہے، ندامت عجلت
سے وابستہ ہے۔

۹۶ — الرِّزْقُ مَقْسُومٌ، الْحَرِيصُ مُحْرَمٌ
رِزْقُ تَقْسِيمِ كَرْدِیَا گِیَا هِے، لَا یَحِی كُو مُحْرَمِ كِیَا چَا چَا هِے۔

۹۷ — الْبَخِيلُ مَذْمُومٌ، الْحَسُودُ مَغْمُومٌ
بَخِيلِ مَذْمُوتِ كَا هَرَفِ رَهْتَا هِے، حَاسِدٌ (هَمِيشَه)
غَمِ وَا نَدَوَه مِیْنُ بُتْلَا رَهْتَا هِے۔

۹۸ — الظَّالِمُ مَلُومٌ
ظَالِمِ مَلَامَتِ كَا شَكَا رَهْتَا هِے۔

۹۹ — الْجَفَاءُ شَيْنٌ، الْمَعْصِيَةُ حَيٌّ
سَخْتِ گِیرِی (بَاعَثِ) عَیْبِ هِے، نَافِرَانِی
(بَاعَثِ) پَرِیْشَانِی هِے۔

۱۰۰ — الْحَازِمُ يَقْظَانُ، الْغَافِلُ وَسَنَانُ
دُور اندیش ہر وقت بیدار رہتا ہے، غافل ہمیشہ
آغازِ خواب میں رہتا ہے۔

۱۰۱ — الْحَرَمَانُ خِذْلَانُ
محسُرومی باعثِ خواری ہے۔

۱۰۲ — الْقِنِيَّةُ أَحْزَانُ
دولت کا ڈھیرِ حجمِ غم ہے۔

۱۰۳ — الْإِمْلُ خَوَانُ
امید بہت خیانت کرتی ہے۔

۱۰۴ — الْيَقْظَةُ نُورٌ، الْغَفْلَةُ غُرُورٌ
بیداری (در اصل) نور ہے، غفلت (در اصل) دھوکہ ہے۔

۱۰۵ — الْمَكْرُؤُومُ، الْخَدِيعَةُ شَوْمٌ
مکرِلات کا سبب ہے، فریبِ ربا عث (بدبختی) ہے۔

۱۰۶ — الْبَخْلُ فَقْرٌ
کچھنوسی (رباعث) غربت ہے۔

- ۱۰۶ — الْخِيَانَةُ عَذْرُ
خیانت (درحقیقت) عذاری ہے۔
- ۱۰۸ — الشَّكُّ كُفْرٌ
شک (درحقیقت) کفر ہے۔
- ۱۰۹ — الْإِحْسَانُ مَحَبَّةٌ
احسان (سبب) محبت ہے۔
- ۱۱۰ — الشَّحْمُ مَسْبَةٌ
کنجوسی بدنائی کا سبب ہے۔
- ۱۱۱ — الْعَقْلُ قُرْبَةٌ، الْحَمَقُ غُرْبَةٌ
عقل (وجہ) قربت ہے، حماقت (وجہ) دوری ہے۔
- ۱۱۲ — الْإِثَارُ فَضِيلَةٌ، الْإِحْتِكَارُ رَذِيلَةٌ
اِثار ایک فضیلت ہے، ذخیرہ اندوزی کینہ پن ہے۔
- ۱۱۳ — الْأَمَانَةُ صِيَانَةٌ
امانت نگہبانی کرنے کا نام ہے۔

- ۱۱۳ — الْإِذَاعَةُ أَمَانَةٌ
حق کی ظاہر کرنا (بھی) امانت ہے۔
- ۱۱۵ — التَّقِيَّةُ دِيَانَةٌ
تقیہ دین واری ہے۔
- ۱۱۶ — التَّقْوَى تُعِزُّ، الْفُجُورُ يَذِلُّ
تقویٰ عزت دینے والا ہے، گناہ کا ارتکاب ذلیل کرتا ہے۔
- ۱۱۷ — الْحَزْمُ صِنَاعَةٌ
دورانہ پیشی (ایک) بہترین صفت ہے۔
- ۱۱۸ — الْعَجْزُ إِضَاعَةٌ
کمزوری (درحقیقت) ضائع ہونے کا نام ہے۔
- ۱۱۹ — الْوَرَعُ جَنَّةٌ
پرہیزگاری ڈھال ہے۔
- ۱۲۰ — الطَّمَعُ مِحْنَةٌ
لاہج (کاثر) محنت ہے۔

- ۱۲۱ — التَّاجِرُ مُخَاطِرٌ
تاجر بامِ ہلاکت پر ہے۔
- ۱۲۲ — الْفَاجِرُ مُجَاهِرٌ
فاجر اپنے عیب کو آشکار کر کے رہتا ہے۔
- ۱۲۳ — الْعِلْمُ دَلِيلٌ
علم رہنما ہے۔
- ۱۲۴ — الْإِصْطِحَابُ قَلِيلٌ
دو انسانوں کی موافقت (ہمت ہی) ناپید ہے۔
- ۱۲۵ — الْحَيَاءُ جَمِيلٌ
حیا (بھی) ایک جمال ہے۔
- ۱۲۶ — الطَّمَعُ رِقٌ
لاچ عنلا می ہے۔
- ۱۲۷ — الْيَأْسُ عِتَقٌ
ناامیدی رہائی ہے۔ (مخلوق سے)

۱۲۸ — الْإِنَاءُ أَصَابَةٌ
برو باری (نکر و عمل کی) صحت ہے

۱۲۹ — الطَّاعَةُ إِجَابَةٌ
اطاعت (رُوحہ) قبولیت ہے۔

۱۳۰ — الْخُضُوعُ وَنَاءَةٌ
جھکنا (دشمن کے سامنے) باعثِ پستی ہے۔ جھکنا (اللہ
کے سامنے) باعثِ قربت ہے۔

۱۳۱ — الصَّمْتُ مَنجَاةٌ
خاموشی (باعثِ) نجات ہے۔

۱۳۲ — الْأُمُورُ أَشْبَاهُ
انسانی معاملات (آپس میں) مطابقت رکھتے ہیں۔

۱۳۳ — الْمَعْرُوفُ قَرُوضٌ
نیکیاں (واجب الاداء) قرضے ہیں

۱۳۴ — الشُّكْرُ مَفْرُوضٌ
شکر کرنا فرض ہے

- ۱۳۵ — الْفِطْنَةُ هِدَايَةٌ
شعور (ایک) ہدایت ہے۔
- ۱۳۶ — الْغِبَاوَةُ غَوَايَةٌ
کندہنی گمراہی ہے۔
- ۱۳۷ — الطَّمَعُ فَقْرٌ
لاہج غریبیت ہے۔
- ۱۳۸ — الْإِشْرَاقُ كُفْرٌ
(اللہ کے ساتھ) شرک کفر ہے۔
- ۱۳۹ — الْحَيَاءُ مُحَرَمَةٌ
حیا (باعث) محرومی (بھی) ہے۔
- ۱۴۰ — الزَّلَلُ مَنَدَمَةٌ
نغزش (باعث) ندامت ہے۔
- ۱۴۱ — الزُّهْدُ شُرُوءٌ
زُہد (باعث) توںگری (بھی) ہے۔

۱۴۲ — الْهُوَى صَبَوَةٌ
خواہش نفس (در حقیقت) ذہن کی ناپختگی ہے۔

۱۴۳ — الْحِلْمُ عَشِيرَةٌ
حِلْم (بذاتِ خود) ایک قبیلہ ہے۔

۱۴۴ — السَّفْهَ جَرِيرَةٌ
حِلْم کی کمی گناہ کا سبب ہوتی ہے۔

۱۴۵ — الْأَمَانِيُّ تَخْذَعُ
آرزوئیں فریب دیتی رہتی ہیں۔

۱۴۶ — الْأَجَلُ يَصْرَعُ
أَجَل (انسان کو) زمین بوس کر دیتی ہے۔

۱۴۷ — الدُّنْيَا تَضُرُّ، الْآخِرَةُ تَسُرُّ
دنیا ضرر رسان ہے، آخرت (باعثِ مسرت ہے۔

۱۴۸ — الْأَمَلُ يَغُرُّ، الْعَيْشُ يَمُرُّ
امید دھوکہ (بھی) دیتی ہے، زندگی پیہم گزرتی رہی جاتی ہے۔

- ۱۴۹ — الرَّحِيلُ وَشَيْكُ
کو پناہ بہت ہی قریب آچکا ہے۔
- ۱۵۰ — الْعِلْمُ يَنْجِيكَ، الْجَهْلُ يَرُدُّكَ
علم تجھے نجات دلائے گا، جہل تجھے برباد کرے گا۔
- ۱۵۱ — الْمَوْتُ مَرِيحٌ
موت راحت دیتی ہے۔
- ۱۵۲ — الْبَرِّىءُ صَحِيحٌ
بے گناہ بچہ (ری) جاتا ہے
- ۱۵۳ — الْأَمْرُ قَرِيبٌ
امر (موت یا قیامت) نزدیک ہے۔
- ۱۵۴ — الْمَنَافِقُ مَرِيْبٌ
منافق ہمیشہ وسوسہ کا شکار ہے۔
- ۱۵۵ — التَّائِيْدُ حَزْمٌ
توت کو جمع کرنا دُور اندیشی ہے۔

۱۵۶ — الْإِحْسَانُ غُنْمٌ
احسان بغیر محنت ہاتھ آنے والا نفع ہے۔

۱۵۷ — الْعَدْلُ انْصَافٌ
عدالت (ہی) انصاف ہے۔

۱۵۸ — الْقَنَاعَةُ عَفَافٌ
قناعت پارسائی ہے۔

۱۵۹ — الْمُسْتَسْلِمُ مُوقٍ
(حکم الہی کا) تسلیم کرنے والا بچا رہتا ہے۔

۱۶۰ — الْمُحْتَرِسُ مُلْقٍ
(خود اپنی) نگرانی کرنے والا شکار ہو کر رہتا ہے۔

۱۶۱ — الْأَحْلُ جَنَّةٌ
اجل ایک ڈھال ہے۔

۱۶۲ — التَّوْفِيقُ رَحْمَةٌ
توفیق (الہی) ایک رحمت ہے۔

۱۶۳ — الْعِلْمُ جَلَالَةٌ، الْجَهَالَةُ ضَلَالَةٌ
علم (داعش) جلالت ہے، جہالت (داعش) گمراہی ہے۔

۱۶۴ — الْقَنَاعَةُ نِعْمَةٌ
قناعت ایک نعمت ہے۔

۱۶۵ — الْفُرْصُ خُلُسٌ
فارغ اوقات غیر متوقع طور پر ملنے والی پوسنجی ہیں۔

۱۶۶ — الْفُتُوتُ غُصَصٌ
(چیز کا) اتھ سے نکل جانا غم کا ایک سلسلہ ہے۔

۱۶۷ — الْهَيْبَةُ خَيْبَةٌ
ہیبت نا اُمیدی سے جنم لیتی ہے۔

۱۶۸ — الصَّدَقُ مَرْفَعَةٌ
سچائی وجہ سر بلندی ہے۔

۱۶۹ — الصَّبْرُ مَدْفَعَةٌ
صبر ایک دفاعی ہتھیار ہے۔

الْعُجْزُ مَضِيْعَةٌ

نا توانی (باعث) زیاں ہے۔

۱۶۰

الْفَشْلُ مَنْقَصَةٌ

بزدلی ایک بدنامی داغ ہے۔

۱۶۱

الصَّمْتُ وَقَارٌ، الْهَذْرُ عَارٌ

خاموشی (میں) وقار ہے، فضول گوئی (باعث) شرم ہے۔

۱۶۲

الْأَمْنُ اغْتِرَارٌ

لا پرواہی خود فریبی ہے۔

۱۶۳

الْخَوْفُ اسْتِظْهَارٌ

خوف (الہی) پشت پناہ ہے۔

۱۶۴

الْإِتِّعَاطُ اِعْتِبَارٌ

(زندگی کے) تجربات قابلِ عبرت ہوتے ہیں۔

۱۶۵

الْيَقْظَةُ اسْتِبْصَارٌ

بیداری بصیرت کی طرف پیش قدمی ہے۔

۱۶۶

- ۱۷۷ — الْإِنِّذَارُ إِعْذَارٌ
مقنبہ کرنا اتمام حجت ہے۔
- ۱۷۸ — النَّدَمُ اسْتِغْفَارٌ
ندامت (سبب) استغفار ہے۔
- ۱۷۹ — الْإِقْرَارُ إِعْتِذَارٌ
اقرار معذرت ہے۔
- ۱۸۰ — الْإِنْكَارُ إِصْرَارٌ
(جرم کا) انکار کرنے والا (گویا) گناہ پر ڈٹا ہوا ہے۔
- ۱۸۱ — الْإِكْثَارُ إِضْجَارٌ
کسی بھی چیز کی زیادتی باعث ملامت ہے۔
- ۱۸۲ — الْمَشَاوَرَةُ اسْتِظْهَارٌ
مشورہ (درحقیقت) پشت پناہی ہے۔
- ۱۸۳ — الْعَالُ حِسَابٌ، الظُّلْمُ عِقَابٌ
دولت پر حساب ہے، ظلم پر سزا رکھی گئی ہے۔

- ۱۸۳ — الشَّكُّ اِرْتِيَابٌ
شک نفس کی گھبراہٹ ہے۔
- ۱۸۵ — الْعِلْمُ حَيَاةٌ، الْإِيمَانُ نَجَاةٌ
علم زندگی ہے، ایمان نجات ہے۔
- ۱۸۶ — التَّوْبَةُ مِمْحَاةٌ
توبہ (گناہ کو) مٹا دینے والی ہے۔
- ۱۸۷ — الْيَأْسُ مَسَلَاةٌ
ناییدی (باعثِ) تلی (بھی) ہے۔
- ۱۸۸ — التَّقْوَى اجْتِنَابٌ
تقویٰ اجتناب برتنے کا نام ہے۔
- ۱۸۹ — الظَّنُّ اِرْتِيَابٌ
گمان کرنا (باعثِ) اضطراب ہے۔
- ۱۹۰ — الطَّمَعُ مِذْلٌ، الْوَرَعُ مَجْلٌ
لاطمع (باعثِ) خواری ہے، پارسانی (باعثِ) جلالت ہے۔

۱۹۱ — الْمَحْسِنُ مَعَانُ، الْمَسِيَّ مِهَانُ
صاحب احسان کی (اللہ کی طرف سے) اعانت ہوتی ہے
بدکردار کی اہانت کی جاتی ہے۔

۱۹۲ — الْمَكُورُ شَيْطَانُ
ہر دم مکر کرنے والا شیطان کہلاتا ہے۔

۱۹۳ — التَّائِي حَزْمُ
اعمال کو (سوچ سمجھ) کر کرنا دُور اندیشی ہے۔

۱۹۴ — الْفُرْصَةُ غَنَمُ
فرصت (ایک) بغیر محنت ہاتھ آنے والا سرمایہ ہے۔

۱۹۵ — الْمَعْرُوفُ فَضْلُ، الْكَرْمُ نَبْلُ
نیکی کرنا (باعث) برتری ہے، کرم کرنا دُجہ
سربلندی ہے۔

۱۹۶ — الْغَفْلَةُ ضَلَالَةٌ، الْغَرَّةُ جَهَالَةٌ
غفلت بھٹکنے کا (سبب) ہے، خود فریبی (در اصل)
ناوادی ہے۔

- ۱۹۷ — الْأَمَلُ خَوَانٌ
امیدیں بہت دھوکہ دیتی ہیں۔
- ۱۹۸ — الْجَاهِلُ حَيْرَانٌ
جاہل ہمیشہ حیران (ہی) رہتا ہے۔
- ۱۹۹ — الدُّنْيَا خُسْرَانٌ
دنیا ایک خسارہ ہے۔
- ۲۰۰ — الْأَمَلُ يَخْدَعُ، الْبَغْيُ يَصْرَعُ
آرزو فریب دیتی ہے، سرکشی پچھاڑ دیتی ہے۔
- ۲۰۱ — الْجَوْرُ تَبْعَاتُ
جور و ستم غصب کردہ حق ہے۔
- ۲۰۲ — الشَّهَوَاتُ قَاتِلَاتُ
خواہشات قتل کر دیتی ہیں۔
- ۲۰۳ — اللَّذَاتُ أَفَاتُ
لذتیں (دراصل) آفتیں ہیں۔

- ۲۰۳ — الْعِلْمُ مَجَلَّةٌ، الْجَهْلُ مَضَلَّةٌ
علم بزرگی کا گھر ہے، جہل گمراہی کا مکان ہے۔
- ۲۰۵ — الشَّرُّ مَذَلَّةٌ
غلبہ ہو سس مقام خواری ہے
- ۲۰۶ — الْعَقْلُ شِفَاءٌ
عقل شفا ہے۔
- ۲۰۷ — الْحَقُّ شِقَاءٌ
حکم عقلی بد بختی ہے۔
- ۲۰۸ — الصَّدَقَةُ كَنْزٌ
صدقہ (ایک) خزانہ ہے۔
- ۲۰۹ — الْإِخْلَاصُ فَوْزٌ
إِخْلَاصٌ مُنْتَجَعٌ مَدَى هُے۔
- ۲۱۰ — الصِّدْقُ يَنْجِي، الْكَذِبُ يَرْدِي،
صدقہ نجات دینے والی ہے، جھوٹ ہلاک کرنے والا ہے۔

الْبَحْلُ يَزِرِي
بِجَلِّ قِيمَتِ كُفَا دِيَتَا هِي۔

۲۱۱ — الْبَرِّيُّ جَبْرِي
بے قصور دلیر ہوتا ہے۔

۲۱۲ — الصَّدَقَةُ تَقِي
صدقہ (انسان کی) نگہداشت کرتا ہے۔

۲۱۳ — الْبَدِينُ نَوْرٌ، الْيَقِينُ حَبُورٌ
دین روشنی ہے، یقین ایک جاودانی خوشی ہے۔

۲۱۴ — الصَّبْرُ ظَفَرُ الْعَجَلِ خَطَرٌ
صبر ظفر مندی ہے، عجلت باعثِ خطر ہے۔

۲۱۵ — الْغَىُّ أَشَدُّ
گمراہی سستی ہے۔

۲۱۶ — الْعِيُّ حَصْرٌ
نا توانی انسان کو اُلجھا دیتی ہے۔

۲۱۷ — الْعَدْلُ مِلَاكٌ، الْجَوْرُ هَلَاكٌ
عدل بنیادِ نظامِ عالم ہے، ستم گری (جور) ہلاکت ہے۔

۲۱۸ — الْعِلْمُ حِرْزٌ
علم ایک پناہ گاہ ہے۔

۲۱۹ — الْقَنَاعَةُ عِزٌّ
قناعت عزت ہے۔

۲۲۰ — الْمَعْرُوفُ كَنْزٌ
نیکی سزا ہے۔

۲۲۱ — الْغَفْلَةُ طَرْبٌ
غفلت (بظاہر) مستی ہے۔

۲۲۲ — الْيَقَظَةُ كَرْبٌ
بیداری (وجہ) غم (بھی) ہے۔

۲۲۳ — الرِّيَاسَةُ عَطَبٌ
حکومت ہلاکت کا سبب ہے۔

- ۲۲۳ — الشَّهْوَةُ حَرْبٌ
جسمانی خواہشات (عقل و ایمان) کو سلب کر لیتی ہیں۔
- ۲۲۵ — الشُّكْرُ مَغْنَمٌ
شکر بغیر محنت ہاتھ آیا ہوا نفع ہے۔
- ۲۲۶ — الْكَفْرُ مَغْرَمٌ
کفر ان نعمت (وجہ) نقصان ہے۔
- ۲۲۷ — الْعَقْلُ قَوْلٌ مُوَاهِبٌ، الْأَدَابُ مَكَايِبُ
عقل عطیہ ربانی ہے، آداب نتیجہ محنتِ انسانی ہیں۔
- ۲۲۸ — الدُّنْيَا بِالِإِتِّفَاقِ، الْآخِرَةُ بِالِاسْتِحْقَاقِ
دنیا کابلِ جانِ ایک اتفاق ہے، آخرت کا ملنا صرف استحقاق پر مبنی ہے۔
- ۲۲۹ — الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ
مومن کا مقام اُس کے عمل سے ہے۔
- ۲۳۰ — الْإِنْسَانُ بِعَقْلِهِ
انسان کا (اعتبار) اُس کی عقل کی وجہ سے ہے۔

الْمَرْءُ بِهَمَّتِهِ ————— ۲۳۱
مرد کی قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہے۔

الرَّجُلُ بِجَنَانِهِ ————— ۲۳۲
آدمی کی حقیقت اس کے باطن سے وابستہ ہے۔

الْمَرْءُ بِإِيمَانِهِ ————— ۲۳۳
مرد انگی بے تدبیر ایمان ہوتی ہے۔

الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ ————— ۲۳۴
علم وہ ہے جو عمل کے ساتھ ہو

الدُّنْيَا بِالْأَمَلِ ————— ۲۳۵
دنیا صرف امید کا نام ہے۔

البشر مبررة، العبوس معرفة ————— ۲۳۶
چہرے کی شگفتگی ایک نیکی ہے، ترش رویی تنگ و عار ہے۔

الجهل وبال ————— ۲۳۷
جہالت ایک وبال ہے

- ۲۳۸ — التَّوْفِيقُ اقْتِبَالُ
توفیق کامل جا، اقبال مندی ہے۔
- ۲۳۹ — الْحَرَامُ سَحْتٌ
حرام پلید ہوتا ہے۔
- ۲۴۰ — الْمَوْتُ فُتُوتٌ
موت باعث فوت (دنیا کے مشاغل سے اور آخرت کے حصول سے) ہے۔
- ۲۴۱ — الْحَرِيبُ تَعِيبٌ
لاجبی پریشانی کا شکار رہتا ہے۔
- ۲۴۲ — الْقَنِيَّةُ سَلْبٌ
دولت کو منہد کرنا (ایمان کو) زائل کر دیتا ہے۔
- ۲۴۳ — الْمَالُ عَارِيَّةٌ
دولت ایک عارضی (قسم کی) بخشش ہے۔
- ۲۴۴ — الدُّنْيَا فَنَانِيَّةٌ
دنیا فنا ہو جانے والی ہے۔

۲۳۵ — الْإِسْتِقَامَةُ سَلَامَةٌ

استقامت ہی میں سلامتی ہے۔

۲۳۶ — الشَّرُّ نَدَامَةٌ

شر (باعث) ندامت ہے۔

۲۳۷ — الْعَدْلُ حَيَاةٌ

عدل زندگی ہے۔

۲۳۸ — الْجَوْرُ مِمْحَاةٌ

جبر (ظلم اور نیکی کو) مٹا دیتا ہے۔

۲۳۹ — التَّوَكُّلُ بَصَاعَةٌ

اللہ پر توکل ایک پونجی ہے۔

۲۴۰ — الْحِزْمُ صِنَاعَةٌ

دُور اندیشی ایک بہترین پیشہ ہے۔

۲۴۱ — الْعَجْزُ اضَاعَةٌ

مکروری (باعث) بربادی ہے۔

۲۵۲ — الْعَقْلُ فَضِيلَةُ الْإِنْسَانِ
انسان کی فضیلت اس کی عقل میں ہے۔

۲۵۳ — الصِّدْقُ أَمَانَةُ اللِّسَانِ
زبان کی امانت سچائی ہے۔

۲۵۴ — الصَّبْرُ يَنْصِلُ الْحَدَثَانَ
صبر حوادث سے جنگ کرتا ہے۔

۲۵۵ — الْجَزَعُ مِنْ أَعْوَانِ الزَّمَانِ
آہ و زاری مصیبت کو تقویت دیتی ہے۔

۲۵۶ — الْإِحْتِكَارُ دَاعِيَةُ الْحِرْمَانِ
ذخیرہ اندوزی محرومی کو دعوت دینے والی ہے۔

۲۵۷ — الصَّبْرُ رَأْسُ الْإِيمَانِ
صبر ایمان کا سر ہے

۲۵۸ — السَّخَاءُ زِينَةُ الْإِنْسَانِ
سخاوت انسان کی زینت ہے۔

۲۵۹ — الْعَفْوُ أَحْسَنُ الْإِحْسَانِ
معاف کر دینا بہترین احسان ہے۔

۲۶۰ — الْفَقْرُ زِينَةُ الْإِيمَانِ
(مومن کا) فقر ایمان کے لیے زینت ہے۔

۲۶۱ — الْقَلْبُ خَازِنُ اللِّسَانِ
دل زبان کا خزانہ دار ہے۔

۲۶۲ — اللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْجَنَانِ
زبان باطن کی ترجمان ہے۔

۲۶۳ — الْإِنْسَانُ عَبْدُ الْإِحْسَانِ
انسان احسان کا غلام ہے۔

۲۶۴ — الْإِنْصَافُ عُنْوَانُ النَّبْلِ
انصاف عظمت کے (افق کی) شہ سرفرازی ہے۔

۲۶۵ — الصِّدْقُ أَخُو الْعَدْلِ
صدق عدل کا بھائی ہے۔

۲۴۷ — اَلْهَوٰی عَدُوُّ الْعَقْلِ
خواہش نفس عقل کی دشمن ہے۔

۲۴۸ — اَللّٰهُمِّنْ شِمَارِ الْجَهْلِ
کھیل کو دھیالت کا شمر ہے۔

۲۴۹ — الْجَوْرُ مَضَاةُ الْعَدْلِ
جور عدل کی ضد ہے۔

۲۵۰ — الْعِلْمُ مِمِّتِ الْجَهْلِ
علم جہل کو مارنے والا ہے۔

۲۵۱ — الْوَقَارُ حِلْيَةُ الْعَقْلِ
وقار عقل کا لباس ہے۔

۲۵۲ — الْوَفَاءُ تَوَامُ الْوَدْقِ
وفا اور صداقت ہم زاد ہیں۔

۲۵۳ — الْعَقْلُ رَسُولُ الْحَقِّ
عقل حق کا رسول ہے۔

۲۷۳ — التَّوْفِيقُ مِفْتَاحُ الرَّفْقِ
توفیق بہرہ بان کی کنجی ہے۔

۲۷۴ — الْحَيَاءُ يَمْنَعُ الرِّزْقَ
دبے با، شرم رزق کو روکنے والی ہے۔

۲۷۵ — الصِّدْقُ لِسَانُ الْحَقِّ
سچائی حق کی زبان ہے۔

۲۷۶ — الْكُذْبُ عَدُوُّ الصِّدْقِ
جھوٹ سچ کا دشمن ہے۔

۲۷۷ — الْبَاطِلُ مُضَادُّ الْحَقِّ
باطل حق کی ضد ہے۔

۲۷۸ — الْحِلْمُ زِينَةُ الْخُلُقِ
حلم اخلاق کی زینت ہے۔

۲۷۹ — الْخِيَانَةُ أَخُو الْكُذْبِ
خیانت جھوٹ کا بھائی ہے۔

الْحَرَصُ مَطِيَّةُ التَّعَبِ — ۲۸۰
لاپک پریشانی کی سواری ہے۔

الرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ — ۲۸۱
رغبت و آمادگی و شواریوں کی کنجی ہے۔

الظُّفْرُ شَافِعُ الْمُذْتَبِ — ۲۸۲
فتح مندی خطا کار کے لیے باعثِ شفاعت (ہونی چاہیے)

الْخَرَسُ خَيْرٌ مِنَ الْكُذْبِ — ۲۸۳
گوں گاہیں جھوٹ سے بہتر ہے۔

الْعِلْمُ زَيْنُ الْحَسَبِ — ۲۸۴
علم حَسَب کی زینت ہے۔

الْمُودَّةُ اقْرَبُ نَسَبِ — ۲۸۵
محبت سب سے قریب کا رشتہ ہے۔

الْأَدَبُ أَفْضَلُ حَسَبِ — ۲۸۶
ادب سب سے افضل حسب (سرمایہ افتخار) ہے

۲۸۷ — الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ الْقُرْبِ
صدقہ سب سے افضل قربت ہے (اللہ کی)۔

۲۸۸ — النَّاسُ أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا
انسان دشمن ہے اس بات کا جس کے بارے میں
وہ جاہل ہے۔

۲۸۹ — النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا تَفَنَّاوَلَوْا
انسان اس وقت تک چیں سے ہے جب تک ان
میں حفظِ مراتب قائم ہیں۔

۲۹۰ — الْوَفَاءُ سَجِيَّةُ الْكِرَامِ
وفاداری کرمیوں کا زیور ہے۔

۲۹۱ — الْغَدْرُ شِيمَةُ اللَّئِمِ
غداری کینوں کی خوش ہے۔

۲۹۲ — الْأَعْمَالُ ثِمَارُ النِّيَّاتِ
اعمال نیتوں کے ثمر ہیں۔

۲۹۳ — الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ
صدقہ سب سے افضل نیکی ہے۔

الرِّفْقُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ ————— ۲۹۳
مہربانی کامیابی کی کنجی ہے۔

التَّوْفِيقُ قَائِدُ الصَّالِحِ ————— ۲۹۵
توفیق سنوارنے تک لے جانے والا قائد ہے۔

البَشَرُ أَوَّلُ الْبِرِّ ————— ۲۹۶
خسندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے۔

الطَّمَعُ أَوَّلُ الشَّرِّ ————— ۲۹۷
لاچ ابتدا کے شر ہے۔

الْكِتَابُ تَرْجُمَانُ النِّيَّةِ ————— ۲۹۸
تحریر نیت کی ترجمان ہوتی ہے۔

الْعَمَلُ عُنْوَانُ الطَّوْبَةِ ————— ۲۹۹
عمل ضمیر کی خبر دیتا ہے۔

الْوَقَارُ يَنْجِدُ الْحِلْمَ ————— ۳۰۰
وقارِ علم کو چار پائند لگاتا ہے۔

۳۰۱ — التَّوَّاضِعُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ
علم کا ثمر انکساری ہے۔

۳۰۲ — الْعَدْلُ خَيْرُ الْحُكْمِ
عدل سب سے اچھا فیصلہ ہے۔

۳۰۳ — الْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علمِ حِلْم کو کھینچ (ری) لیتا ہے۔

۳۰۴ — الصِّدْقُ خَيْرُ الْقَوْلِ
سچائی سب سے بہترین گفتگو ہے۔

۳۰۵ — الْإِخْلَاصُ خَيْرُ الْعَمَلِ
اخلاص بہترین عمل ہے۔

۳۰۶ — السَّخَاءُ يَزْرَعُ الْمَحَبَّةَ
سخاوت محبت کی سٹرکاری کرتی ہے۔

۳۰۷ — الشُّحُّ يَكْسِبُ الْمَسِيَّةَ
کنجوسی بدننامی کو جنم دیتی ہے۔

- ۳۰۸ — الطَّمَعُ فَقْرٌ حَاصِرٌ
لاپنج ایک قنید کر لینے والی پریشانی ہے۔
- ۳۰۹ — الْيَأْسُ غِنَاءٌ حَاصِرٌ
امید ایک (ہر وقت) موجود تو نگرہی ہے۔
- ۳۱۰ — التَّوَاضُّعُ يَرْفَعُ الْوَضِيعَ
تواضع پست مرتبہ کو بلند کرتی ہے۔
- ۳۱۱ — التَّكْبَرُ يَضَعُ الرَّفِيعَ
تکبر بلند مرتبہ کو پست کر دیتا ہے۔
- ۳۱۲ — الرِّفْقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ
نرمی اور مہربانی صحیح فیصلوں کی کنجی ہے۔
- ۳۱۳ — السَّفَهُ مِفْتَاحُ السَّابِ
جہالت دشنامی کی کنجی ہے
- ۳۱۴ — الْهَوَىٰ أَفَةُ الْإِلْبَابِ
خواہش عقل کے لیے ایک آفت ہے۔

۳۱۵ — الْعِتَابُ حَيَوَةُ الْمَوَدَّةِ
شکوہ محبت کے لیے زندگی ہے۔

۳۱۶ — الْهَدِيَّةُ تَجْلِبُ الْمَحَبَّةَ
تحفہ محبت کو جنم دینے کا سبب ہے۔

۳۱۷ — الْمَوْتُ رَقِيبٌ غَافِلٌ
موت ایک غافل (غافل) رہنما (موت) ہے

۳۱۸ — الدُّنْيَا ظِلٌّ زَائِلٌ
دنیا ایک گھٹ جانے والا سایہ ہے۔

۳۱۹ — الْمَوْتُ بَابُ الْآخِرَةِ
موت آخرت کا دروازہ ہے

۳۲۰ — التَّجَمُّدُ مَرُوءَةٌ ظَاهِرَةٌ
زینت کرنا ایک ظاہری انسانیت ہے۔

۳۲۱ — الْمَوَاعِظُ حَيَاةُ الْقُلُوبِ
وعظ دلوں کی زندگی ہے۔

الذِّكْرُ مَجَالِسَةُ الْمَحْبُوبِ ————— ۳۲۲
یاد در حقیقت محبوب کی ہم نشینی ہے۔

الدِّينُ أَفْضَلُ مَطْلُوبِ ————— ۳۲۳
دین سب سے افضل طلب ہے۔

العَقْلُ صَدِيقٌ مُقْطُوعِ ————— ۳۲۴
عقل ایک متروک دوست ہے۔

الْهَوَىٰ عَدُوٌّ مُتَّبِعٌ ————— ۳۲۵
خواہش ایک اطاعت کردہ دشمن ہے۔

الْعَاقِلُ يَأْلِفُ مِثْلَهُ ————— ۳۲۶
صاحب عقل اپنے جیسے ہی کو پسند کرتا ہے۔

الْجَاهِلُ يَمِيلُ إِلَى شَكْلِهِ ————— ۳۲۷
جاہل اپنے ہمشکل کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔

السَّلَامَةُ فِي التَّفَرُّدِ ————— ۳۲۸
سلامتی تنہائی میں ہے۔

۳۲۹ — الرَّاحَةُ فِي الزُّهْدِ
راحت در اصل زہد میں ہے۔

۳۳۰ — الْجُودُ عِزٌّ مَوْجُودٌ
سخاوت ہر وقت ملنے والی عزت ہے۔

۳۳۱ — الْعَمَالُ فِي الدُّنْيَا مَفْقُودٌ
دنیا میں کمال ناپید ہے۔

۳۳۲ — الْحَسَدُ شَرُّ الْأَمْرَاضِ
حسد بدترین مرض ہے۔

۳۳۳ — الْجُودُ حَارِسُ الْأَعْرَاضِ
بخشش جاہ و منصب کی حفاظت کرتی ہے۔

۳۳۴ — الْإِقْتِصَادُ يَنْعِي الْقَتْلِيلَ
میانہ روی سے قلیل (چیزیں) برکت ہوتی ہے۔

۳۳۵ — الْإِسْرَافُ يَفْنِي الْجَزِيلَ
فضول خرچی بے پناہ کو (بھی) فنا کر دیتی ہے۔

۳۳۶ — السَّاعَاتُ مَكْمَنُ الْآفَاتِ
گھڑیاں آفتوں کی کین گاہیں ہیں۔

۳۳۷ — الْعَمْرُ تَفْنِيهِ اللَّحْظَاتِ
عمر کو لمحے فنا کر دیتے ہیں۔

۳۳۸ — الصَّادِقُ مَكْرَمٌ جَلِيلٌ
سچ بولنے والا ایک محترم بزرگ ہے۔

۳۳۹ — الْكَاذِبُ مُهَانٌ ذَلِيلٌ
جھوٹ بولنے والا پست کیا گیا ایک ذلیل ہے۔

۳۴۰ — الْحَيَاءُ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ
حیا ہر نیکی کی کنجی ہے۔

۳۴۱ — الْقِحَّةُ عَنَوَانُ الشَّرِّ
بے حیائی ہر شر کا عنوان ہے۔

۳۴۲ — الْإِسْتِغْفَارُ يَمْحُو الْأَوْزَارَ
استغفار (گناہوں کو) محو کر دیتا ہے۔

- ۲۲۳ — الْأَصْرَارُ شِيْمَةُ الْفُجَّارِ
پے در پے (گناہ کرنا) فاجروں کی خصلت ہے۔
- ۲۲۴ — السَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْأَعْمَارَ
گھڑیاں عمروں کو فنا کیے جاتی ہیں۔
- ۲۲۵ — الْبِطْنَةُ تَمْنَعُ الْفِطْنَةَ
شکم سیری ذہانت کے لیے زہر قاتل ہے۔
- ۲۲۶ — الرِّيْبَةُ تَوْجِبُ الْبِطْنَةَ
شک باعث تہمت بن جاتا ہے۔
- ۲۲۷ — الصَّبْرُ جَنَّةُ الْفَاقَةِ
صبر غربت کی سپر ہے۔
- ۲۲۸ — الْعَجَبُ رَأْسُ الْحَمَاقَةِ
خود بینی حماقت کی بنیاد ہے۔
- ۲۲۹ — الْهَيْبَةُ مَقْرُونَةٌ بِالْخَيْبَةِ
ہیبت اور ناامیدی ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

۳۵۰ — الْحَيَاءُ مَقْرُونٌ بِالْجِرْمَانِ
بھبھک محرومی سے منسلک ہے۔

۳۵۱ — الْيَقِينُ عَنَوَانُ الْإِيمَانِ
یقین ایمان کا عنوان ہے۔

۳۵۲ — الْحَرَمُ عَلَامَةُ الْفَقْرِ
لاپ غربت کا نشان ہے۔

۳۵۳ — الشَّرُّ دَاعِيَةُ الشَّرِّ
شرکی شر کو دعوت دیتی ہے۔

۳۵۴ — الصِّدْقُ حَيَوَةُ التَّقْوَى
سچائی تقویٰ کی حیات ہے۔

۳۵۵ — الْكِتْمَانُ مِلَاكُ النَّجْوَى
پوشیدہ رکھنا راز رکھنے کی بنیاد ہے۔

۳۵۶ — الْقِسْطُ رُوحُ الشَّهَادَةِ
عدالت گواہی کی رُوح ہے۔

۳۵۷ — الْفَضِيلَةُ غَلَبَةُ الْعَادَةِ
عادت پر قابو پالینا (باعث) فضیلت ہے۔

۳۵۸ — الْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفَرِ
معاف کر دینا فتح مندی کی زکوٰۃ ہے۔

۳۵۹ — اللَّحْبَاجُ بَذْرُ الشَّرِّ
ہٹ دھری شر کے بیج کو بونے کے مترادف ہے۔

۳۶۰ — الْمَنِيَّةُ وَلَا الدَّيْنَةَ
صرف موت چاہیے پستی نہیں چاہیے (صرف) موت
نہ کہ پستی (لے)

۳۶۱ — الْمَوْتُ وَلَا ابْتِذَالُ الْخِزْيَةِ
صرف موت (چاہیے) نہ کہ خواری اور رسوائی چاہیے۔

۳۶۲ — التَّقَلُّلُ وَلَا التَّذَلُّلُ
کم گوارہ ہو مگر ذلت گوارہ نہ ہو۔

۳۶۳ — الْمَرْوَعَةُ الْقَنَاعَةُ وَالتَّجَمُّلُ
مروت و انانیت قناعت اور تجمل سے وابستہ ہے۔

التَّجَارِبُ لَا تَنْقُضِي — ۳۶۳
تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے۔

الْحَرِيصُ لَا يَكْتَفِي — ۳۶۵
لاپچی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

الْعَيْنُ رَأِيْدُ الْفِتَنِ — ۳۶۶
نظر فتنوں کی قاصد ہے۔

الْهَمُّ يَنْجِلُ الْبَدَنَ — ۳۶۷
اندیشہ جسم کو گھلا دیتا ہے۔

الْعَيْنُ بَرِيْدُ الْقَلْبِ — ۳۶۸
نظر دل کی قاصد ہے۔

الْفِكْرُ يَنْبِرُ اللَّبَّ — ۳۶۹
فکر عقلوں کو نورانی کرتی ہے۔

الْمَرَضُ حَبْسُ الْبَدَنِ — ۳۷۰
بیماری جسم کی قید ہے۔

- ۳۴۱ — الْقِنِيَّةُ تَجْلِبُ الْحَزْنَ
جمع کردہ پونجی غموں کو دعوت دیتی ہے۔
- ۳۴۲ — الْحَسَدُ حَبْسُ الرُّوحِ
حسد روح کی گرفتاری ہے۔
- ۳۴۳ — الْهَمَازُ مَذْمُومٌ مَجْرُوحٌ
عیب گو مذمت اور طعنہ کا شکار ہوتا ہے۔
- ۳۴۴ — الْغَمُّ مَرَضُ النَّفْسِ
غم نفس کا مرض ہے۔
- ۳۴۵ — اللَّجَاجُ يَشْتِيْنُ النَّفْسَ
ہٹ دھری نفس کو عیب دار بناتی ہے۔
- ۳۴۶ — الْأَيَّامُ تَفْقِدُ التَّجَارِبَ
گردش ایام تجربات کو فروغ دیتی ہے۔
- ۳۴۷ — الْمَالُ نَهْبُ الْحَوَادِثِ
مال حادثات کی زد پر ہمیشہ رہتا ہے۔

۳۷۸ — الْمَالُ سَلْوَةُ الْوَارِثِ
دولت وارثوں کے لیے تسلی ہے۔

۳۷۹ — الشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ
شفاعت کرنے والا درحقیقت مانگنے والے کے لیے
پرو بال کا کام کرتا ہے۔

۳۸۰ — الْحِسَابُ قَبْلُ الْعِقَابِ
حساب قبل سزا ہوتا ہے۔ اور
الشَّوَابُ بَعْدَ الْحِسَابِ
ثواب بعد حساب ملتا ہے۔

۳۸۱ — الْمَنُ يَسْوُدُ الْمِنَّةَ
احسان جتنا ناشیکی کو تاریک کر دیتا ہے۔

۳۸۲ — الْبَغْيُ يَسْلُبُ النِّعْمَةَ
حدود سے تجاوز و نفرت کے سلب ہونے کا سبب ہے

۳۸۳ — الظُّلَمُ يَجْلِبُ النِّقْمَةَ
ظلم غصبِ الہی کا باعث ہے

۳۸۴ — الْمَوَدَّةُ اقْرَبُ رَحِمٍ
محبت سب سے قریبی رشتہ ہے۔

۳۸۵ — الشُّكْرُ يَدُومُ النِّعَمَ
شکر نعمت کے دائمی رہنے کا سبب ہے۔

۳۸۶ — الْعَدْلُ حَيَاةُ الْاِحْكَامِ
عدل احکام کی زندگی ہے۔ (مضبوطی کی بھی)

۳۸۷ — الصِّدْقُ رُوحُ الْكَلَامِ
سچائی کلام کی روح ہے۔

۳۸۸ — الْقِسْطُ خَيْرُ الشَّهَادَةِ
سچی گواہی سب میں بہترین گواہی ہے۔

۳۸۹ — السَّخَاءُ اشْرَفُ عَادَةٍ
سخاوت شریف ترین عادت ہے۔

۳۹۰ — الْاِخْلَاصُ ثَمَرَةُ الْعِبَادَةِ
اخلاص عبادت کا ثمر ہے۔

۳۹۱ — الْيَقِينُ أَفْضَلُ الزَّهَادَةِ
یقین سب سے افضل زہد ہے۔

۳۹۲ — الْقَبْرُ خَيْرٌ مِنَ الْفَقْرِ
قبر غربت سے بہتر ہے۔

۳۹۳ — الْمِرَاءُ بَذْرُ الشَّرِّ
مردم دشمنی شر کی تخم کاری ہے۔

۳۹۴ — الْإِلْحَاحُ دَاعِيَةُ الْحَرَمَانِ
نالہ و زاری کرنا، محرومی کو دعوت دیتا ہے۔

۳۹۵ — الْقَنِيَّةُ يَنْبُوعُ الْاِحْزَانِ
جمع کردہ پونجی غموں کا سرچشمہ ہے۔

۳۹۶ — الدُّنْيَا سَوْقُ الْخُسْرَانِ
دنیا خارے کا بازار ہے۔

۳۹۷ — الْجَنَّةُ دَارُ الْاِمَانِ
جنت ہی دارالامان ہے۔

۳۹۸ — الْيَقِينُ عِمَادُ الْإِيمَانِ
یقین ایمان کا ستون ہے۔

۳۹۹ — الْإِيْثَارُ أَشْرَفُ الْإِحْسَانِ
ایثار شریف ترین احسان ہے۔

۴۰۰ — الْمَصَائِبُ مِفْتَاحُ الْأَجْرِ
مصیبتیں اجر و ثواب کی کنجیاں ہیں۔

۴۰۱ — الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الشَّرِّ
دنیا بدی کی کھیتی ہے۔

۴۰۲ — الْحِيلَةُ فَايِدَةُ الْفِكْرِ
چارہ سازی فکر کا فائدہ مند نتیجہ ہے۔

۴۰۳ — الدُّنْيَا ضَحْكَةٌ مُسْتَعْبِرٌ
دنیا روتے ہوئے انسان کا تہقہہ ہے۔

۴۰۴ — الْعَقْلُ مُصْلِحُ كُلِّ أَمْرٍ
عقل ہر کام کی اصلاح کر دیتی ہے۔

- ۴۰۵ — الْعَيُونُ طَلَّاعُ الْقُلُوبِ
آنکھیں دلوں کی جاسوس ہیں
- ۴۰۶ — اللَّجَاجُ مَثَارُ الْحُرُوبِ
ہٹ دھری آتشِ حرب کو بڑھا دیتی ہے
- ۴۰۷ — الصَّدْرُ رَقِيبُ الْبَدَنِ
سینہ بدن کا نگہبان ہے۔
- ۴۰۸ — الْعَمَلُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ
عمل مومن کا کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔
- ۴۰۹ — الدُّنْيَا دَارُ الْمُحَنِّ
دنیا محنتوں کا گھر ہے۔
- ۴۱۰ — الرِّضَا يَنْفِي الْحُزْنَ
راضی رہنا غم غلط کر دیتا ہے۔
- ۴۱۱ — الصَّبْرُ ثَمَرَةُ الْيَقِينِ
صبر یقین کا ثمر ہے۔

۴۱۲ — الزُّهْدُ ثَمَرَةُ الدِّينِ
زہد دین کا ثمر ہے۔

۴۱۳ — الْعَبْدُ حُرٌّ مَا قَنِعَ، الْحُرُّ عَبْدٌ مَا طَمِعَ
غلام اتنا آزاد ہے جتنی وہ قناعت کرتا ہے، آزاد
اتنا ہی غلام ہے جتنا وہ لالچ کرتا ہے۔

۴۱۴ — الْعَجَبُ رَأْسُ الْجَهْلِ
خود بینی جہالت کا سرچشمہ ہے۔

۴۱۵ — التَّوَاضُّعُ عُنْوَانُ النَّبْلِ
تواضع بزرگی کا عنوان ہے۔

۴۱۶ — الْعَجْزُ سَبَبُ التَّضْيِيعِ
سستی اور کمزوری (مقاصد کے) ضائع ہونے کا سبب ہے۔

۴۱۷ — الْجَنَّةُ جَزَاءُ الْمَطِيعِ
جنت اطاعت گزار (بی) کی جزا ہے۔

۴۱۸ — اللِّسَانُ جَمُوحٌ بِصَاحِبِهِ
زبان اپنے صاحب سے بہت سرکشی کرتی ہے۔

- ۴۱۹ — الشَّرِيكُ بَرَاكِيهِ
شر اپنے سوار کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔
- ۴۲۰ — اخوكِ مَوَاسِيكَ فِي الشَّدَةِ
بھائی تیرا وہ ہے جو سختیوں میں تیرا ساتھ دیتا ہے۔
- ۴۲۱ — الْفِشْ سَجِيَّةُ الْمَرْدَةِ
دل کا میلان سرکشوں کی خصلت ہے۔
- ۴۲۲ — الْحَقْدُ شِيْمَةُ الْحَسَدَةِ
کینہ ماسدوں کی سرشت ہے
- ۴۲۳ — الْمَرْءُ عَدُوٌّ مَا جَهِلَ
انسان اس کا دشمن ہے جس کے بارے وہ جاہل ہے۔
- ۴۲۴ — الْمَرْءُ صَدِيقٌ مَا عَقَلَ
انسان ان (حیروں) کا دوست ہے جن کو وہ پہچان لیتا ہے
- ۴۲۵ — اللَّجَاجُ يَنْبُو بَرَاكِيهِ
ہٹ دھرمی انسان کو گرنے والی ایک سواری ہے

- ۴۲۶ — الْبَخْلُ يَزِرُ بِصَاحِبِهِ
 بخل اپنے موصوف کو مرتبہ سے گرا دیتا ہے۔
- ۴۲۷ — الْعَقْلُ لَا يَنْخَدِعُ
 عقل کبھی بھی دھوکہ نہیں دیتی۔
- ۴۲۸ — الْجَاهِلُ لَا يَرْتَدِعُ
 جاہل کبھی برائی سے باز نہیں رہتا۔
- ۴۲۹ — الظُّلْمُ وَخِيَمُ الْعَاقِبَةِ
 ظلم کا انجام ہیبت ناک ہے۔
- ۴۳۰ — الْحَرَمُ ذِمِيمُ الْمَغْصَبَةِ
 حرم کا نتیجہ ہیبت قابل مذمت ہے۔
- ۴۳۱ — الْإِعْذَارُ يُوجِبُ الْإِعْتِذَارَ
 عذرخواہی معذرت قبول کرنے کو واجب کر دیتی ہے۔
- ۴۳۲ — الْعَجَلُ يُوجِبُ الْعِثَارَ
 عجلت لغزش کھانے کو لازمی کر دیتی ہے۔

۴۳۳ — التَّائِبُ يُوجِبُ الْإِسْتِظْهَارَ
فکر و تامل مددگاری کے لازمی ذرائع ہیں۔

۴۳۴ — الْإِصْرَارُ يُوجِبُ النَّارَ
پے در پے (تغزیشن) باعثِ آتش و ناب ہے۔

۴۳۵ — الْأَمَانِيُّ شِيعَةُ الْحَقِّ
آرزو مند رہنا احمقوں کی خصلت ہے۔

۴۳۶ — التَّوَانِي سَجِيَّةُ النَّوْكَى
سستی اور کمالی کم عقلوں کی فطرت ہے۔

۴۳۷ — الدُّنْيَا دَارُ الْأَشْقِيَاءِ
دنیا بد بختوں کا مکن ہے۔

۴۳۸ — الْجَنَّةُ دَارُ الْآتِقِيَاءِ
جنت صاحبانِ تقویٰ کا گھر ہے۔

۴۳۹ — الدُّنْيَا مَعْبَرَةُ الْآخِرَةِ
دنیا آخرت کی گزرگاہ ہے۔

الطَّعَمَ مَذَلَّةً حَاضِرَةً

لاپچ ہر وقت بلائی جانے والی ذلت ہے۔

الدُّنْيَا مُطْلَقَةً الْأَكْيَاسِ

دنیا اہل دانش کے نزدیک حلاق شدہ ہے۔

الْعَاجِلَةُ مَنِةُ الْارْحَاسِ

دنیا کا جلد ملنے والا نفع پلید لوگوں کی آرزو ہے۔

الْعِزُّ مَعَ النَّيَّاسِ

عزت (مخلوق سے) امید نہ رکھنے میں وابستہ ہے۔

الذَّلُّ فِي مَسْئَلَةِ النَّاسِ

ذلت انسانوں سے مانگنے میں ہے۔

الذَّلُّ مَعَ الطَّعَمِ

ذلت لاپچ کی ہم نشین ہے۔

الْكَرِيمُ يَتَغَافَلُ وَيَتَخَدَّعُ

انسان اپنے کریم ہونے کی وجہ سے خود غفلت بھی برتا

ہے اور دھوکہ بھی کھاتا ہے۔

۲۴۷ — الْمَرْءُ ابْنُ سَاعَتِهِ
انسان اپنے زمانے کی اولاد ہے (ثقافت اور معاشرے کے اعتبار سے بھی)

۲۴۸ — الْعَاقِلُ عَدُوٌّ لِّذَاتِهِ
عقل مند اپنی لذتوں کا دشمن رہتا ہے۔

۲۴۹ — الْجَاهِلُ عَبْدُ شَهْوَتِهِ
جاہل اپنی خواہشوں کا غلام ہے۔

۲۵۰ — الْقَنِيَّةُ نَهْبُ الْاِحْدَاثِ
مال و دولت تباہی کے کنارے پر ہوتے ہیں۔

۲۵۱ — الْمَالُ سَلْوَةُ الْوَرَاثِ
مال و دولت وارثوں کی تسلی ہوتی ہے۔

۲۵۲ — الصَّمْتُ آيَةُ الْعِلْمِ
خاموشی علم کی نشانی ہے۔

۲۵۳ — الْفَهْمُ آيَةُ الْعِلْمِ
فہم و سمجھ علم کی علامت ہے۔

۴۵۲ — الْفَرَحُ بِالْدُّنْيَا حُمُقٌ
دنیاوی فرحت حماقت ہے۔

۴۵۵ — الْإِغْتِرَارُ بِالْعَاجِلَةِ خُرْقٌ
دنیا کی جلد ملنے والی چیزوں کا فریب سخت کم عقلی ہے۔

۴۵۶ — الْإِسْلَامُ أَبْلَجُ الْمَنَاهِجِ
اسلام سب سے درخشاں راستہ ہے۔

۴۵۷ — الْإِيْمَانُ وَاضِحُ الْوَلَايِجِ
ایمان سب سے واضح حبیب ہے۔

۴۵۸ — الصِّدْقُ لِبَاسُ الدِّينِ
سچائی دین کا لباس ہے۔

۴۵۹ — الزُّهْدُ ثَمَرَةُ الْيَقِينِ
زہد یقین کا ثمر ہے۔

۴۶۰ — الْغِنَى يَسُودُ غَيْرَ السَّيِّدِ
تو بھڑکی ایک کم تر کو سردار بنا دیتی ہے۔

۴۶۱ — الْمَالُ يَقْوَىٰ غَيْرَ الْإِيْدِ
دولت ضعیف کو قوی کر دیتی ہے۔

۴۶۲ — الْحَيَاءُ غَضُّ الطَّرْفِ
حیا آنکھوں کے جھکا لینے کا نام ہے۔

۴۶۳ — النَّزَاهَةُ عَيْنُ الطَّرْفِ
نفاست عینِ ذہانت ہے۔

۴۶۴ — الْبَخِيلُ خَازِنُ لَوْرَثَتِهِ
بخیل اپنے وارثوں کے لیے جوڑنے والا ہے۔

۴۶۵ — الْمُحْتَكِرُ مُحْرَمٌ نِعْمَتِهِ
ذخیرہ اندوزی کرنے والا خود اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

۴۶۶ — الْبَشْرُ أَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے

۴۶۷ — الطَّلَاقُ شِيْمَةُ الْحَرِّ
شگفتہ چہرہ مردِ آزاد کی خصلت ہے

۴۶۸ — الشُّكْرُ حِصْنُ النِّعَمِ
شکر نعمتوں کی (حفاظت کا) حصہ ہے۔

۴۶۹ — الْحَيَاءُ تَمَامُ الْكُرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔

۴۷۰ — الْمَعْرُوفُ زَكَاةُ النِّعَمِ
نیکی نعمتوں کی زکوٰۃ ہے۔

۴۷۱ — الْحَزْمُ أَسَدُ الْأَرْاءِ
دورانِ شہد بے محکم سوچ ہے۔

۴۷۲ — الْغَفْلَةُ أَضْرُ الْأَعْدَاءِ
غفلت ہب سے مضر دشمن ہے۔

۴۷۳ — الْعَقْلُ دَاعِيُ الْفَهْمِ
عقل فہم کو دعوت دیتی ہے۔

۴۷۴ — الْبَخْلُ يَكْسِبُ الذَّمَّ
بخل مذمت کو کھینچ ہی لاتا ہے۔

۴۷۳ — الْعَقْلُ أَقْوَىٰ أَسَاسٍ
عقل سب سے قوی بنیاد ہے۔

۴۷۴ — الْوَرَعُ أَفْضَلُ لِبَاسٍ
پرہیزگاری سب سے افضل لباس ہے۔

۴۷۵ — الْجَنَّةُ غَايَةُ السَّائِقِينَ
جنت (نیل میں) سبقت کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۶ — النَّارُ غَايَةُ الْمَفْرِطِينَ
جہنم تقصیر کرنے والوں کا انجام ہے۔

۴۷۷ — الْعَقْلُ أَفْضَلُ مَرْجُو
عقل سب سے افضل مرکزِ امید ہے۔

۴۷۸ — الْجَهْلُ أَنْكِي عَدُو
جہالت سب سے زیادہ زخم دینے والا دشمن ہے۔

۴۷۹ — الْعِلْمُ أَفْضَلُ شَرَفٍ
علم سب سے افضل شرف ہے۔

۴۸۲ — الْعَمَلُ أَكْمَلُ خَلْقٍ
عمل سب سے کامل جانشین ہے۔

۴۸۳ — النِّفَاقُ أَخُو الشَّرِّ
نفاق شرک کا بھائی ہے۔

۴۸۴ — الْغِيْبَةُ شَرُّ الْإِفْكِ
غیبت شریر ترین بہتان ہے۔

۴۸۵ — الْجَهْلُ يَزِيلُ الْقَدَمَ
جہالت قدموں میں لغزش پیدا کر دیتی ہے۔

۴۸۶ — الْبَغْيُ يَزِيلُ النِّعَمَ
حق سے تجاوزِ نعمت کو زائل کر دیتا ہے۔

۴۸۷ — الزُّهْدُ أَصْلُ الدِّينِ
زہد (دراصل) دین کی جڑ ہے۔

۴۸۸ — الصِّدْقُ لِبَاسُ الْيَقِينِ
صدقت یقین کا لباس ہے۔

۲۸۹ — الدِّینُ اقْوٰی عِمَادِ
دین مضبوط ترین ستون ہے۔

۲۹۰ — التَّقْوٰی خَیْرُ زَادِ
تقویٰ سب سے اچھا زادِ راہ ہے۔

۲۹۱ — الطَّاعَةُ اَحْزَنُ عِتَادِ
اطاعت سب سے محکم حصار ہے۔

۲۹۲ — التَّوَكُّلُ خَیْرُ عِمَادِ
توکل سب سے اچھا ستون ہے۔

۲۹۳ — الْوَرَعُ خَیْرُ فَرِیْنِ
پرہیز گاری سب سے اچھی ہمنشین ہے۔

۲۹۴ — الْاَجَلُ حِصْنُ حِصْنِ
اجل (اللہ کا فیصلہ) سب سے محکم قلعہ ہے۔

۲۹۵ — الْعَقْلُ یَحْسِنُ الرِّوٰیةَ
عقل رائے کو حسین تر بنا دیتی ہے۔

۴۹۶ — الْعَدْلُ يَصْلِحُ الْبَرِيَّةَ
عدل مخلوق کے (احوال) کی اصلاح کرتا ہے۔

۴۹۷ — الْمَعْذَرَةُ بَرَهَانُ الْعَقْلِ
قبولیتِ عذر عقل کی واضح نشانی ہے۔

۴۹۸ — الْحِلْمُ عَنْوَانُ الْفَضْلِ
حلم فضیلت کا عنوان ہے۔

۴۹۹ — الْعَفْوُ عَنْوَانُ النَّبْلِ
معاف کر دینا برتری کا سرنامہ ہے۔

۵۰۰ — الْحَقُّ أَضْرَ الْأَصْحَابِ
حقاقت سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا مصاحب ہے۔

۵۰۱ — الشَّرُّ أَقْبَحُ الْأَبْوَابِ
شر بدترین دروازہ ہے

۵۰۲ — الْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ
عقل مند وہ ہے جس کی زبان اس کے قابو میں ہے

۵.۳ — الْحَازِمُ مَن دَارَى زَمَانَهُ
دورانِ پیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ حُسنِ
سلوک سے رہتا ہے۔

۵.۴ — الشَّرُّ مَنْطِقٌ وَبِیْ
شر کی بات و بیا کی طرح پھیلتی ہے۔

۵.۵ — الْخَرَسُ خَيْرٌ مِنَ الْعِیِّ
گونگانہ کلام کرنے میں عاجزی سے بہتر ہے۔

۵.۶ — الطَّاعَةُ غَنِيْمَةٌ اَلَاكِيَّاسِ
اطاعتِ ذہین لوگوں کے لیے مالِ غنیمت ہے۔

۵.۷ — الْعُلَمَاءُ حُكَّامٌ عَلٰی النَّاسِ
صاحبانِ علم (ہی) انسانوں کے حاکم ہیں۔

۵.۸ — الرِّجَالُ تُفِيْدُ الْمَالَ،
آدمیوں سے دولت مل سکتی ہے۔

الْمَالُ مَا افَادَ الرِّجَالُ
دولت سے آدمیوں کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۵۰۹ — الْجُودُ مِنْ كَرَمِ الطَّبِيعَةِ
جود و سخا کریم طبیعت کا اثر ہے۔

۵۱۰ — الْمَنْ مَفْسِدَةُ الصَّنِيعَةِ
احسان جتنا احسن عمل کو فاسد کر دیتا ہے۔

۵۱۱ — التَّجَنِّيَ اَوَّلُ الْقَطِيعَةِ
اپنے ہی پاس سمیٹ رکھنا قطع رحمی کی ابتدا ہے۔

۵۱۲ — الْعِشَّ يَحُلُو وَيَمُرُ
زندگی کبھی شیریں ہوتی ہے اور کبھی تلخ۔

۵۱۳ — الدُّنْيَا تَغُرُّ وَتَضُرُّ وَتَمُرُّ
(یہ) دنیا فریب دیتی ہے، نقصان پہنچاتی ہے اور
تمنیاں بھی پیدا کرتی ہے۔

۵۱۴ — الْاِقْتِصَادُ يَنْمِي الْيَسِيرَ
میانہ روی کم کو (بھی) زیادہ کر دیتی ہے۔

۵۱۵ — الْاِسْرَافُ يَفْنِي الْكَثِيرَ
فضول خسروچی کثیر کو بھی فنا کر دیتی ہے۔

الزَّهْدُ أَسَاسُ الْيَقِينِ — ۵۱۶
زہد بنیادِ یقین ہے۔

الصِّدْقُ رَأْسُ الدِّينِ — ۵۱۷
صداقت دین کا سر ہے۔

السَّامِعُ شَرِيكَ الْقَائِلِ — ۵۱۸
بات سن لینے والا کہنے والے کا شریک ہے۔

البَشْرُ أَوَّلُ النَّائِلِ — ۵۱۹
چہرے کی ٹکٹنگ سب سے پہلی عطا ہے۔

العَفْوُ تَاجُ الْمَكَارِمِ — ۵۲۰
معاف کر دینا اچھائیوں کا تاج ہے۔

المَعْرُوفُ أَفْضَلُ الْمَغَانِمِ — ۵۲۱
نیکی سب سے افضل مالِ غنیمت ہے۔

التَّوَاضُّعُ يَنْشُرُ الْفَضِيلَةَ — ۵۲۲
انکسار انسانی فضیلتوں کو شہرت دیتا ہے۔

- التَّكْبَرُ يَظْهَرُ الرِّذِيلَةَ — ۵۲۲
تکبر کم مائیگی کو ظاہر کرتے رہتا ہے۔
- الْمُتَعَرِّضُ لِلْبَلَاءِ مَخَاطِرُ — ۵۲۳
اپنے آپ کو بلاؤں میں پھنسانے والا بامِ ہلاکت پر ہے۔
- الْمُعَلِّينَ بِالْمَعْصِيَةِ مُجَاهِدُ — ۵۲۵
اعلانِ نافرمانی کرنے والا غیبت کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔
- اللِّسَانُ تَرْجَمَانُ الْعَقْلِ — ۵۲۶
زبان عقل کی ترجمان ہے۔
- الْتَّنْزَهُ أَوَّلُ النُّبْلِ — ۵۲۷
پاکیزگی سر بلندی کا آغاز ہے۔
- الضِّيَافَةُ رَأْسُ الْمَرْوَةِ — ۵۲۸
ہمان نوازی آدمیت کا سر ہے۔
- الْعِفَّةُ أَفْضَلُ الْفِتْوَةِ — ۵۲۹
پاکبازی سب سے افضل جواں مردی ہے۔

- ۵۳۰ — الْحَقْدُ مَثَارُ الْغَضَبِ
کینہ آتش غضب کا (جہنم) ہے۔
- ۵۳۱ — الشَّرُّ عَنَوَانُ الْعَطَبِ
شر ذلت و بربادی کا عنوان ہے۔
- ۵۳۲ — التَّجَنُّبُ رِسُولُ الْقَطِيعَةِ
مال سمیٹ کر رکھنا قطع رحمی کا پیامی ہے۔
- ۵۳۳ — الصَّبْرُ يَهْوِي الْفَجِيعَةَ
صبر دشواریوں کو آسان تر کر دیتا ہے۔
- ۵۳۴ — الْإِدَابُ حُلٌّ مَجْدُودَةٌ
آداب ہر دور کے جدید لباس ہوتے ہیں۔
- ۵۳۵ — الْعُمْرُ أَنْفَاسٌ مَعْدُودَةٌ
عمر درحقیقت چند گئے ہوئے سانسوں کا نام ہے۔
- ۵۳۶ — الْعِلْمُ مُصْبِحُ الْعَقْلِ
علم عقل کا چراغ ہے۔

- ۵۳۷ — الصَّوَابُ أَسَدُ الْفِعْلِ
فکر و عمل کی صحت محکم ترین فعل ہے۔
- ۵۳۸ — الْمَعْرِفَةُ نُورُ الْقَلْبِ
معرفت دل کی روشنی ہے۔
- ۵۳۹ — التَّوْفِيقُ مِنْ جِذَابَاتِ الرَّبِّ
توفیق درحقیقت رب کا اپنی جانب کھینچنے کا نام ہے۔
- ۵۴۰ — التَّوْحِيدُ حَيَاةُ النَّفْسِ
توحید نفس کی حیات ہے۔
- ۵۴۱ — الذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْإِنْسِ
(اللہ کی) یاد و ذکر انسانیت پیدا کرنے کی کنجی ہے۔
- ۵۴۲ — الْمَعْرِفَةُ الْفَوْزُ بِالْقَدَسِ
معرفت (درحقیقت) مقام پاکیزگی پر فائز ہونے کا نام ہے۔
- ۵۴۳ — الشَّرِيعَةُ رِيَاضَةُ النَّفْسِ
شریعت نفس کی ریاضت ہے۔

التَّوَكَّلْ حِصْنُ الْحِكْمَةِ — ۵۴۳
توکل حکمت کا حصار ہے۔

التَّوْفِيقُ أَوَّلُ النِّعَمِ — ۵۴۵
توفیق سب سے پہلی نعمت ہے۔

الصَّمْتُ رَوْضَةُ الْفِكْرِ — ۵۴۶
خاموشی فکر کا چمن ہے۔

الْفُلُّ بَذْرُ الشَّرِّ — ۵۴۷
دول کا (غبارِ شر کا بیج ہے۔

الْحَقُّ سَيْفٌ قَاطِعٌ — ۵۴۸
حق ایک کاٹنے والی شمشیر ہے۔

الْبَاطِلُ غُرُورٌ خَادِعٌ — ۵۴۹
باطل ایک دھوکہ دینے والا فریب ہے۔

الزُّهْدُ مَتَجَرُّ رَابِعٌ — ۵۵۰
زہد ایک فائدہ مند تجارت ہے۔

۵۵۱ — الْعَمَلُ وَرَعٌ رَاجِحٌ
عمل سب سے وزنی پرہیز گاری ہے۔

۵۵۲ — الْكِذْبُ عَيْبٌ فَاضِحٌ
جھوٹ رسوا کرنے والا عیب ہے۔

۵۵۳ — الْإِيمَانُ شَفِيعٌ مُنْجِحٌ
ایمان نجات دلانے والا شفیع ہے۔

۵۵۴ — الْإِعْمَالُ مُصْلِحٌ
اِثار ایک اصلاح کرنے والا عمل ہے۔

۵۵۵ — الْعَجَبُ عَنْوَانُ الْجِمَاقَةِ
خود بینی حماقت کا عنوان ہے۔

۵۵۶ — الْقَنَاعَةُ عَنْوَانُ الْفَاقَةِ
دہریشکشی پر قناعت کر لینا پریشانی کی علامت ہے۔

۵۵۷ — الْغِلُّ دَاءُ الْقُلُوبِ
میلاپن دلوں کی بیماری ہے۔

۵۵۸ — الحَسَدُ رَأْسُ الْعُيُوبِ
حسد عیبوں کا سر ہے۔

۵۵۹ — الْكِبَرُ شَرُّ الْعُيُوبِ
تکبر بدترین عیب ہے۔

۵۶۰ — الْفِرْقُ يَفْلَحُ حَذَّ الْمُخَالَفَةِ
زمری (ششیر) مخالفت کی دھار کو کند کر دیتی ہے۔

۵۶۱ — الْمَشْرِيطُ فِي نَارِ الْمُعَانَدَةِ
شگفتہ روئی دشمنی کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔

۵۶۲ — الْجَفَاءُ يَفْسِدُ الْإِخَاءَ
جور و جفا بھائی چارہ کو فاسد کر دیتے ہیں۔

۵۶۳ — الْوَفَاءُ عُنْوَانُ الصِّفَاءِ
وفاداری پاک باطنی کاثبوت ہے۔

۵۶۴ — الْمَزِيْعُ وَالْخَائِنُ سَوَاءُ
(حق سے) منہ موڑنے والا اور (حق کے ساتھ) خیانت کرنے والا برابر ہے۔

۵۶۵ — الْإِقْتَصَادُ نِصْفُ الْمُؤْنَةِ
میان روی نصف امداد ہے۔

۵۶۶ — التَّدْبِيرُ نِصْفُ الْمُؤْنَةِ
تدبیر نصف ملک ہے۔

۵۶۷ — الْعَفَافُ أَفْضَلُ شَيْخَةٍ
پرہیزگاری افضل و برتر خصلت ہے۔

۵۶۸ — الْكُرْمُ مَعْدِنُ الْخَيْرِ
جود و کرم خیر کا سرچشمہ ہے۔

۵۶۹ — اللَّؤْمُ رَأْسُ الشَّرِّ
بدکرداری شر کی بنیاد ہے۔

۵۷۰ — الْإِنْصَافُ شَيْمَةُ الْإِشْرَافِ
انصاف اشرف کی خصلت ہے۔

۵۷۱ — الْحَيَاءُ قَرِينُ الْعَفَافِ
حیا پاکبازی کا ساتھی ہے

۵۶۲ — الشَّجَاعَةُ عِزٌّ حَاضِرٌ،

شجاعت ہر وقت موجود عزت ہے،

الْجَبْنُ ذُلٌّ ظَاهِرٌ

بزدلی ایک آشکار ذلت ہے۔

۵۶۳ — الْمَالُ يَسُوبُ الْفَجَارِ

دولت فاجیروں کی آقا ہے۔

۵۶۴ — الْفَجُورُ مِنْ شَيْمِ الْكُفَّارِ

فاسق و فاجر کفر کرنے والوں کی خصلت ہے۔

۵۶۵ — الْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ

دولت خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔

۵۶۶ — الدُّنْيَا مَحَلُّ الْآفَاتِ

دنیا آفتوں کی منزل ہے۔

۵۶۷ — الْمَالُ يَقْوِي الْأَمَالَ

دولت امید کو (اور) مضبوط کرتی ہے۔

۵۷۸ — الْأَجَالُ تَقْطَعُ الْأَمَالَ
(دربانی فیصلے) آرزوؤں کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔

۵۷۹ — الْعَاقِلُ يَطْلُبُ الْكَمَالَ ،

عقل مند طالب ہے کمال کا ،

الْحَبَآءِلُ يَطْلُبُ الْمَالَ

بہاں طالب رہتا ہے مال کا ۔

۵۸۰ — الْهَوَى شَرِيكُ الْعَمَى
خواہش نفس اندھے پن میں (برابر کی)
شریک ہے۔

۵۸۱ — الْأَذَى يَجْلِبُ الْقَلْبُ
اذیت رسانی دشمنی پیدا کرنے کا سبب ہے ۔

۵۸۲ — الْبَلَاءُ رَدِيفُ الرِّخَاءِ
بلائیں عیش و عشرت کی ہم نشین ہیں ۔

۵۸۳ — الشَّهَوَاتُ مَصَائِدُ الشَّيْطَانِ
خواہشات درحقیقت شیطان کے پھندے ہیں ۔

۵۸۳ — الْعَدْلُ فَضِيلَةُ السُّلْطَانِ
عدل و داد رسی ایک سربراہ حکومت کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔

۵۸۵ — الْعَفْوُ أَفْضَلُ الْإِحْسَانِ
معاف کر دینا سب سے افضل احسان ہے۔

۵۸۶ — الْبَذْلُ مَادَّةُ الْإِمْكَانِ
جو دے دینا تمکنت و وقار کا سرچشمہ ہے۔

۵۸۷ — الْإِعْتِذَارُ مُنْذِرُ نَاصِحٍ
عذر خواہی درحقیقت ایک سچا اور کھرا ڈرانے والا ہے۔

۵۸۸ — الطَّاعَةُ مُتَجَرِّدٌ رَاحٍ
اطاعتِ الہی سودمند تجارت ہے۔

۵۸۹ — الْحَقُّ أَفْضَلُ سَبِيلٍ
حق سب سے افضل راستہ ہے۔

۵۹۰ — الْعِلْمُ خَيْرٌ دَلِيلٍ
علم بہترین رہنما ہے۔

۵۹۱ — الْخَشِيَّةُ شَيْمَةُ السَّعْدَاءِ
 (اللہ سے، خشیت نیک نجاتوں کی خصلت ہے۔)

۵۹۲ — الْوَرَعُ شِعَارُ الْأَتْقِيَاءِ
 پرہیز گاری متقین کا کبھی نہ جدا ہونے والا لباس ہے۔

۵۹۳ — اللَّيَّامُ أَصْبَرُ أَجْسَادًا
 بدکردار بدن کے لحاظ سے سب سے زیادہ پروا شت کرنے والا ہے (تکلیفیں)

۵۹۴ — الْكِرَامُ أَصْبَرُ أَنْفُسًا
 کریم نفس کے لحاظ سے سب سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔

۵۹۵ — الْمُؤْمِنُونَ أَكْثَرُ أَحْلَامًا
 صاحبانِ ایمان از لحاظ دانش سب سے عظیم ہیں۔

۵۹۶ — الْبَقِيَّةُ حِلَابُ الْأَكْيَاسِ
 بقیہ ذہین لوگوں کی چادر ہے۔

۵۹۷ — الْإِخْلَاصُ شَيْمَةُ أَفَاخِيلِ النَّاسِ
 اخلاص انسانوں میں بلند ترین لوگوں کی خصلت ہے۔

- ۵۹۸ — الْجَهْلُ يَفْسِدُ الْمَعَادَ
جہالت آخرت کے فساد کا سبب ہے۔
- ۵۹۹ — الْإِعْجَابُ يَمْنَعُ الْإِزْدِيَادَ
خود پسندی فضیلت میں زیادتی نہ ہونے کا سبب ہے۔
- ۶۰۰ — الْعَجَبُ اضْرَقَرَيْنِ
خود بینی سب سے زیادہ ضرر پہنچانے والا غم نشین ہے۔
- ۶۰۱ — الْهَوَى دَاءٌ دَفِينٌ
خواہش نفس ایک پوشیدہ بیماری ہے۔
- ۶۰۲ — الْذِّكْرُ نُورٌ وَرَشْدٌ
یاد (الہی) روشنی بھی ہے اور ایک رہنمائی بھی۔
- ۶۰۳ — النِّسْيَانُ ظِلْمَةٌ وَنَقْدٌ
اللہ کی بھول تاریکی بھی ہے اور باعث پچھتاوا بھی۔
- ۶۰۴ — التَّوَكُّلُ أَفْضَلُ عَمَلٍ
توکل افضل و برتر عمل ہے۔

- ۶۰۵ — الثِّقَّةُ بِاللّٰهِ أَقْوَىٰ أَمَلٍ
اللہ پر اعتماد مضبوط ترین امید ہے۔
- ۶۰۶ — الْإِثْرُ شِيمَةُ الْإِبْرَارِ
ایشار ابرار کی خصلت ہے۔
- ۶۰۷ — الْإِحْتِكَارُ شِيمَةُ الْفَجَّارِ
ذخیرہ اندوزی گناہ گاروں کی زینت ہے۔
- ۶۰۸ — الْإِيْمَانُ بَرِيٌّ مِنَ الْحَسَدِ
ایمان وہ ہے جو حسد سے بہت دور ہو۔
- ۶۰۹ — الْحُزْنُ يَهْدِمُ الْجَسَدَ
غم بدن کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔
- ۶۱۰ — الظَّالِمُ يَنْتَظِرُ الْعُقُوبَةَ
ظالم گویا سزا کا منتظر ہے۔
- ۶۱۱ — الْمَظْلُومُ يَنْتَظِرُ الْمَثُوبَةَ
مظلوم (ہمیشہ) ثواب کا منتظر رہتا ہے۔

۴۱۲ — الْعِلْمُ أَجَلٌ بِضَاعَةٍ
علم برترین سرمایہ ہے۔

۴۱۳ — التَّقْوَىٰ أَزْكَىٰ زِرَاعَةٍ
تقویٰ درحقیقت سب سے زرخیز زراعت ہے۔

۴۱۴ — النَّسِجُ يَثْمُرُ الْمَحَبَّةَ
سادگی محبت کو اور ثمر بار کرتی ہے۔

۴۱۵ — الْغِيْشُ يَكْسِبُ الْمَسْبَةَ
بناوٹ دشمنی کا سبب ہے۔

۴۱۶ — الطَّاعَةُ هِمَّةُ الْاَكْيَاسِ
اطاعت اہل ذہانت کا حوصلہ ہے۔

۴۱۷ — الْمَعْصِيَةُ هِمَّةُ الْاَرْجَاسِ
نافرمانی بے ضمیروں کی ہمت ہے۔

۴۱۸ — الطَّاعَةُ اَوْفَىٰ حِرْزٍ
اطاعت سب سے زیادہ پُر اثر تقویٰ ہے۔

۴۱۹ — الْقَنَاعَةُ أَبْقَى عِزٍّ
قناعت سب سے زیادہ باقی رہنے والی عزت ہے۔

۴۲۰ — الْعِلْمُ أَعْظَمُ كَنْزٍ
علم سب سے زیادہ عظیم خزانہ ہے۔

۴۲۱ — الْإِخْلَاصُ أَعْلَى فَوْزٍ
اخلاص سب سے بلند و برتر کامیابی ہے۔

۴۲۲ — الْمَعْصِيَةُ تَفْرِيطُ الْعَجْزَةَ
راشد کی نافرمانی کمزور (نفسوں) کی تقصیر ہے۔

۴۲۳ — الْمَكْرُ شِيمَةُ الْمَرْدَةِ
مکاری درحقیقت سرکشوں کی خصلت ہے۔

۴۲۴ — الْمُسْتَرِيحُ مِنَ النَّاسِ الْقَانِعُ
انسانوں سے راحت میں رہنے والا وہ ہے جو قناعت کرتا ہے۔

۴۲۵ — الْحَرِيصُ عَبْدُ الْمَطَامِعِ
حرص کرنے والا اپنی لالچ کا خود اسیر ہے۔

— ۶۲۷ — الْحَرَصُ عَلَامَةُ الْأَشْقِيَاءِ
حرص بد بختوں کی علامت ہے۔

— ۶۲۸ — الْقَنَاعَةُ عَلَامَةُ الْأَتْقِيَاءِ
قناعت متقین کی نشانی ہے۔

— ۶۲۹ — الْمَوَاصِلُ لِلدُّنْيَا مَقْطُوعٌ
دنیا سے تعلق جوڑنے والا (اللہ سے) کٹا ہوا ہے۔

— ۶۳۰ — الْمَغْتَرُّ بِالْأَمْوَالِ مَخْدُوعٌ
اپنی امیدوں پر فریفتہ درحقیقت دھوکے میں ہے۔

— ۶۳۱ — الْأَمَانِيُّ بِضَائِعِ النَّوْكَى
آرزوئیں درحقیقت نادانوں کا سرمایہ ہیں۔

— ۶۳۲ — الْأَمْوَالُ غُرُورُ الْحَمَقَى
امیدیں درحقیقت احمقوں کے لیے فریب ہیں۔

— ۶۳۳ — الْأَمْوَالُ تَدْنِي الْأَجَالَ
امیدیں خدائی فیصلوں کو قریب تر کر دیتی ہیں۔

۶۳۳ — الْمَطَامِعُ تُذِلُّ الرِّجَالَ
مقام طمع (در حقیقت) مردوں کے لیے باعثِ ذلت ہے۔

۶۳۴ — الْبَشْرَ اَوَّلُ النَّوَالِ
شگفتہ رومی سب سے پہلا عطیہ ہے۔

۶۳۵ — الْمَطْلُ عَذَابُ النَّفْسِ
معاملات کو (مانا نفس کے لیے ایک عذاب ہے۔

۶۳۶ — الْيَأْسُ يَرِيحُ النَّفْسَ
(مخلوق سے) ناامیدی نفس کے لیے راحت ہے۔

۶۳۷ — الْاَجَلَ يَفْضَحُ الْاَمَلَ
اجل امیدوں کو رسوا کر دیتی ہے۔

۶۳۸ — الْاَجَلَ حِصَادُ الْاَمَلِ
اجل امیدوں کے لیے ایک آرا ہے۔

۶۳۹ — الْاَمَالَ لَا تَنْتَهِي
امیدوں کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

۶۲۰ — الْجَاهِلُ لَا يَرْعَى
جاہل سمجھی (بدی ہے) باز نہیں آتا۔

۶۲۱ — الْحَيُّ لَا يَكْتَفِي
زندہ رہنے والا کبھی کسی نیکی پر محض اکتفا نہیں کرتا۔

۶۲۲ — الْفِيلُ يَحِيطُ الْحَسَنَاتِ
کینہہ نیکیوں کو جسم کر دیتا ہے۔

۶۲۳ — الْغَدْرُ يَضَافُ السَّيِّئَاتِ
بے وفائی بُرائی کو دوچند کر دیتی ہے۔

۶۲۴ — الْمَكْرُ سَجِيَّةُ اللَّئَامِ
مکاری کینوں کی خصلت ہے۔

۶۲۵ — الشَّرْحَمَالُ الْأَشَامُ
بدی گناہوں کے لادنے والی صفت ہے۔

۶۲۶ — اللَّؤْمُ جَمَاعُ الْمَذَامِ
نجلی مذمتوں کو بہت اکٹھا کر دیتی ہے۔

- ۶۴۷ — المودة نسب مستفاد
محبت ایک نسب بخش رشتہ ہے۔
- ۶۴۸ — الفکر یهدی إلى الرشاد
فکر راہِ راست تک پہنچا دیتی ہے۔
- ۶۴۹ — المودة اقرب رحيم
دوستی قریب ترین رشتہ ہے۔
- ۶۵۰ — الصفح احسن الشيم
درگزر کرنا نیک ترین فعلت ہے۔
- ۶۵۱ — التهمة تفسيده الحكمة
شکم سیری حکمت کے لیے باعثِ فساد ہے۔
- ۶۵۲ — البطنة تحجب الفطنة
شکم سیری ذہانت کے لیے ایک حجاب ہے۔
- ۶۵۳ — الجزع يعظم المحنة
نالہ و زاری محنت کو بڑھا دیتی ہے۔

۴۵۴ — الصَّبْرُ يَمْحُصُ الرِّزْقَ
صبر پریشان کو ہلکا کر دیتا ہے۔

۴۵۵ — الْعَجْزُ شَرُّ مَطِيَّةٍ
عجز و ناتوانی شر کی کسرش سواری ہے۔

۴۵۶ — الْبَشَرُ شِيمَةُ الْحَرِّ
شگفتہ روئی مروانِ آزاد کی خصلت ہے۔

۴۵۷ — الْعَقْلُ يَنْبُوعُ الْخَيْرِ
عقل چشمہ خیر ہے۔

۴۵۸ — الْجَهْلُ مَعْدِنُ الشَّرِّ
جہالت بدی کی کان ہے۔

۴۵۹ — الشَّبَعُ يَفْسِدُ الْوَرَعَ
شکم پیری پر سبز گاری کے لیے باعثِ فساد ہے۔

۴۶۰ — الشَّرُّهُ أَوَّلُ الطَّمَعِ
زیادہ طلب لالچ کی ابتدا ہے۔

- ۶۶۱ — الْإِنْفِرَادُ رَاحَةُ الْمُتَعَبِّينَ
تنہائی عبادت گزاروں کی راحت ہے۔
- ۶۶۲ — الزُّهْدُ سَجِيَّةُ الْمُخْلِصِينَ
زُہد صاحبانِ اخلاص کا زیور ہے۔
- ۶۶۳ — الشُّوقُ شِيْمَةُ الْمُوقِنِينَ
شوق اہل یقین کی خصلت ہے۔
- ۶۶۴ — الْخَوْفُ جَلْبَابُ الْعَارِفِينَ
خوف اہل معرفت کی چادر ہے۔
- ۶۶۵ — الْفِكْرُ نَزْهَةٌ الْمُتَّقِينَ
فکر صاحبانِ تقویٰ کی سیرگاہ ہے۔
- ۶۶۶ — السَّهَرُ رَوْضَةُ الْمُشْتَاقِينَ
شب بیداری اہل شوق کا گلستان ہے۔
- ۶۶۷ — الْإِخْلَاصُ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِينَ
اخلاص مقربین کی عبادت ہے۔

۴۶۸ — الْوَجَلَ شِعَارَ الْمُؤْمِنِينَ
اللہ کا خوف اہل ایمان کے کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۴۶۹ — الْبُكَاءُ سَجِيَّةُ الْمُسْتَغْفِرِينَ
گریہ و بکا (اللہ سے) مہیت رکھنے والوں کا زیور ہے۔

۴۷۰ — الذِّكْرُ لَذَّةُ الْمُحِبِّينَ
(اللہ کی) یاد اہل محبت کے لیے لذت ہے۔

۴۷۱ — الْهَوَىٰ آفَةُ الْأَلْبَابِ
خواہش نفس عقلوں کی آفت ہے۔

۴۷۲ — الْإِعْجَابُ ضِدُّ الصَّوَابِ
خود پسندی فکر و عمل کی صحت کی ضد ہے۔

۴۷۳ — الْعَقْلُ حِفْظُ التَّجَارِبِ
عقل تجربات کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

۴۷۴ — الصَّدِيقُ اقْرَبُ الْأَقْرَابِ
دوست قریب ترین رشتہ دار ہے۔

۴۶۵ — المَرءُ أَحْفَظُ لِسِرِّهِ
مرد (خود آگاہ) اپنے رازوں کا سب سے بڑا محافظ ہے۔

۴۶۶ — الْحَرِیصُ مَتَعُوبٌ فِی مَا یُضِرُّهُ
لاچی اپنے آپ کو (ہمیشہ) اس چیز میں پھنساتا ہے
جو اس کے لیے ضرر رساں ہے۔

۴۶۷ — الْعَاقِلُ یَضَعُ نَفْسَهُ فِی رَفِیعٍ
عقل مند اپنے نفس کو پست رکھتا ہے اور خود
بلندی پاتا ہے۔

۴۶۸ — الْجَاهِلُ یَرْفَعُ نَفْسَهُ فِی تَضَعٍ
جاہل اپنے نفس کو بلند رکھتا ہے اور خود پستی
سے ہم کنار ہوتا ہے۔

۴۶۹ — الصَّبْرُ شَعْرَةُ الْإِیْمَانِ
صبر ایمان کا اثر ہے۔

۴۷۰ — الْمَنْ یَنْکِدِ الْإِحْسَانَ
احسان جتنا احسان کو کم اور ہلکا کر دیتا ہے۔

- ۶۸۱ — الْكِذْبُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ
جھوٹ ایمان سے دوری پیدا کرتا ہے۔
- ۶۸۲ — الصِّدْقُ نَجَاتٌ وَكَرَامَةٌ
سچائی نجات بھی ہے اور کرامت بھی۔
- ۶۸۳ — الْكِذْبُ مَهَانَةٌ وَخِيَانَةٌ
جھوٹ خواری بھی ہے اور خیانت بھی۔
- ۶۸۴ — الصَّمْتُ وَقَارٌ وَسَلَامَةٌ
خاموشی میں وقار بھی ہے اور سلامتی بھی۔
- ۶۸۵ — الْعَدْلُ فَوْزٌ وَكَرَامَةٌ
عدل میں کامیابی بھی ہے اور برتری بھی۔
- ۶۸۶ — الْعَدْلُ أَغْنَى الْغِنَاءِ
عدل سب سے بڑی دولت مندی ہے۔
- ۶۸۷ — الْحَقُّ أَدْوَأُ الدَّاءِ
حقاقت سب سے بڑی بیماری ہے۔

- ۶۸۸ — الْعِلْمُ حَيَاةٌ وَشِفَاءٌ
علم حیات بھی ہے اور شفا بھی۔
- ۶۸۹ — الْجَهْلُ دَاءٌ وَعِيَاءٌ
جہل بیماری بھی ہے اور پیچھے رہ جانا بھی۔
- ۶۹۰ — الْقَنَاعَةُ عِزٌّ وَغِنَاءٌ
قناعت عزت بھی ہے اور تو نگرہی بھی۔
- ۶۹۱ — الْحِرْصُ ذُلٌّ وَغِنَاءٌ
لاچ زلت بھی ہے اور باعثِ رنج بھی۔
- ۶۹۲ — الْبَخِيلُ مُتَعَجِّلُ الْفَقْرِ
کنجوس غربت کو جلد بلا لیتا ہے۔
- ۶۹۳ — الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الشَّرِّ
دنیا کشت زارِ بدی ہے (دنیا بدی کی کھیتی ہے)
- ۶۹۴ — الدُّنْيَا مَنِيَّةُ الْأَشْقِيَاءِ
دنیا بد بختوں کی آرزو ہے۔

- ۶۹۵ — الْآخِرَةُ فَوْزُ السَّعْدَاءِ
آخرت نیک بختوں کی فتح ہے۔
- ۶۹۶ — الْمُلُوكُ حِمَاةُ الدِّينِ
فرماؤ دین کے حامی ہوتے ہیں۔
- ۶۹۷ — الْعَدْلُ قِوَامُ الرِّعَايَةِ
عدل ے عوام یک قوم ہوتے ہیں۔
- ۶۹۸ — الشَّرِيعَةُ صَالِحُ الْبَرِيَّةِ
شریعت میں مخلوق کی بھلائی پر مشیدہ ہے۔
- ۶۹۹ — التَّوَكُّلُ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِينِ
توکل قوت یقین کا ایک حصہ ہے۔
- ۷۰۰ — الشُّكُّ يَفْسِدُ الدِّينَ
شک دین کو فاسد کر دیتا ہے۔
- ۷۰۱ — الْجُنُودُ حِصُونُ الرِّعَايَةِ
فوج عوام کے لیے قلعے ہیں۔

- ۴۰۲ — الْعَادَةُ طَبَعُ ثَانٍ
عادت طبیعتِ ثانی ہے۔
- ۴۰۳ — الْعَدْلُ فَضِيلَةُ السُّلْطَانِ
عدل حاکم کے لیے باعثِ فضیلت ہے۔
- ۴۰۴ — الْاِحْزَانُ سَقَمُ الْقُلُوبِ
غم و آلام دلوں کی بیماریاں ہیں۔
- ۴۰۵ — الْخَلْفُ مِثَارُ الْحُرُوبِ
مخالفت جنگ کے شعلوں کو براہِ بجھتہ کرتی ہے۔
- ۴۰۶ — الْخَطُّ لِسَانُ الْيَدِ
تحریر ہاتھ کی زبان ہے۔
- ۴۰۷ — الْفِكْرُ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ
فکر درست راہ کی نشان دہی کرتی ہے۔
- ۴۰۸ — السَّاعَاتُ تَنْهَبُ الْاَجَالَ
گھڑیاں (وقت) اجل (عمر) کی غارت گاہ ہیں۔

۷۰۹ — الْأَجَالُ تَقْطَعُ الْأَمَالَ
خدا کی فیصلے اُمیدوں کو توڑ دیتے ہیں۔

۷۱۰ — الظُّلَمُ يَطْرُدُ النِّعَمَ
ظلم نعمتوں کو غارت کر دیتا ہے۔

۷۱۱ — الْبَغْيُ يَجْلِبُ النِّقَمَ
سرکشی سزا کو لازمی کر دیتی ہے۔

۷۱۲ — الْعِجْزُ يَثْمُرُ الْهَلَكَةَ
عجز و در ماندگی سے ہلاکت کا ثمر جنم لیتا ہے۔

۷۱۳ — الْكَرِيمُ يَجْمِلُ الْمَلِكَةَ
کریم اپنے سُبھز کو اور جمال دے دیتا ہے۔

۷۱۴ — الْمُؤْمِنُ كَيْسٌ عَاقِلٌ
مومن (بہت) ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے۔

۷۱۵ — الْكَافِرُ فَاجِرٌ جَاهِلٌ
کافر گناہگار اور جاہل ہوتا ہے۔

- ۷۱۶ — الْحَقُّ أَقْوَمُ ظَهِيرٌ
حق سب سے طاقتور مددگار ہے۔
- ۷۱۷ — الْبَاطِلُ أضعَفُ نَصِيرٌ
باطل سب سے کمزور مددگار ہے۔
- ۷۱۸ — التَّوْفِيقُ مِمْدُ الْعَقْلِ
توفیق عقل کی امداد کرتی رہتی ہے۔
- ۷۱۹ — الْخِذْلَانُ مِمْدُ الْجَهْلِ
خذلان (سلب توفیق) جہالت کی مدد کرتی ہے۔
- ۷۲۰ — الْعِلْمُ حِجَابٌ مِنَ الْآفَاتِ
علم آفتوں کے لیے ایک حجاب ہے۔
- ۷۲۱ — الْوَرَعُ جَنَّةٌ مِنَ السَّيِّئَاتِ
پرہیزگاری گناہوں کی ڈھال ہے۔
- ۷۲۲ — التَّقْوَى رَأْسُ الْحَسَنَاتِ
تقویٰ نیکیوں کا سر ہے۔

- ۴۲۳ — الشَّكُّ يَحِيطُ الْإِيْمَانَ
شک ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔
- ۴۲۴ — الْحِرْصُ يَفْسِدُ الْإِيْقَانَ
لاپختیتین کو خراب کر دیتا ہے۔
- ۴۲۵ — الشَّكُّ ثَمَرَةُ الْجَهْلِ
شک جہالت کا ثمر ہے۔
- ۴۲۶ — الْعَجْبُ يَفْسِدُ الْعَقْلَ
خود بینی عقل کو فاسد کر دیتی ہے۔
- ۴۲۷ — الْإِخْلَاصُ غَايَةُ الدِّينِ
اخلاص دین کا مقصود ہے۔
- ۴۲۸ — الرِّضَا ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
رضا (الہی) دین کا ثمر ہے۔
- ۴۲۹ — الْعِفَّةُ شِيْمَةُ الْاَكْيَاسِ
پاکبازی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

- ۷۳۰ — الشَّوْرَةُ سَجِيَّةُ الْأَرْجَاسِ
حرص کا غلبہ ناپاکوں کی خصلت ہے۔
- ۷۳۱ — الْعِلْمُ أَعْلَىٰ فَوْزٍ
علم سب سے برتر کامیابی ہے۔
- ۷۳۲ — الطَّاعَةُ أَبْقَىٰ عِزٍّ
اطاعت سب سے دیر پا عزت ہے۔
- ۷۳۳ — الْكَيْسُ مَنْ قَصَرَ أَمَالَهُ
دانا وہ ہے جس کی اُمیدیں کوتاہ ہیں۔
- ۷۳۴ — الشَّرِيفُ مَنْ شَرَفَتْ خِلَالُهُ
شریف وہ ہے جس کی خصلتیں شریف ہو گئی ہوں۔
- ۷۳۵ — النِّفَاقُ شَيْنٌ الْأَخْلَاقِ
ظاہر و باطن کا فرق اخلاق کے لیے (ایک) دھبہ ہے۔
- ۷۳۶ — الْبَشَرُ يُوْنِسُ الرِّفَاقِ
چہرے کی تازگی دوستوں کے انس کا سبب ہے۔

- ۴۳۷ — النِّفَاقُ أَخُو الشَّرِّ
نفاق دراصل، شرک کا بھائی ہے۔
- ۴۳۸ — الْخِيَانَةُ صِنُّو الْإِفْلَکِ
خیانت اور بہتان ایک درخت کی دو شاخیں ہیں۔
- ۴۳۹ — النِّفَاقُ تَوَامُّ الْکُفْرِ
نفاق اور کفر ایک ہی بطن سے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔
- ۴۴۰ — الْغِشُّ شَرُّ الْمَكْرِ
ظاہر اور باطن کا فرق بدترین مکر ہے۔
- ۴۴۱ — النِّفَاقُ يَفْسِدُ الْإِيْمَانَ
نفاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے۔
- ۴۴۲ — الْکِذْبُ يَرْدِي بِالْإِنْسَانِ
جھوٹ انسان کو عیب دار کر دیتا ہے۔
- ۴۴۳ — الرِّفْقُ عَنَوَانُ النِّبْلِ
نرمی اور مہربانی بڑے پن کی علامت ہے۔

- ۴۳۲ — الْإِحْسَانُ رَأْسُ الْفَضْلِ
احسانِ فضل و برتری کا سر ہے۔
- ۴۳۳ — الْحَقُّ أَوْضَحُ سَبِيلٍ
حق سب سے واضح راستہ ہے۔
- ۴۳۴ — الصِّدْقُ أَنْجَحُ دَلِيلٍ
سچائی سب سے کامیاب رہنما ہے۔
- ۴۳۵ — الْكِذْبُ يُوجِبُ الْوَقِيعَةَ
جھوٹ انسان کو لازمی طور پر بے وقعت کر دیتا ہے۔
- ۴۳۶ — الْمَنُ يَفْسِدُ الصَّنِيعَةَ
احسان جتنا نیکی کو خراب کر دیتا ہے۔
- ۴۳۷ — الزُّهْدُ مِفْتَاحُ صَلَاحٍ
ترکِ دنیا فلاح و بہتری کی کنجی ہے۔
- ۴۳۸ — الْوَرَعُ مَصْبَاحُ نَجَاحٍ
پرہیزگاری چراغِ کامیابی ہے۔

۴۵۱ — التَّقْوَى رَئِيسُ الْإِحْلَاقِ
تقویٰ کل احلاق کا سردار ہے۔

۴۵۲ — الْإِحْتِمَالُ زِينَةُ الرَّفَاقِ
برداشت رفاقت کی زینت ہے۔

۴۵۳ — الْوَرَعُ خَيْرُ قَرِينٍ
پرہیزگاری سب سے بہتر ہمراہی ہے۔

۴۵۴ — التَّقْوَى حِصْنٌ حَصِينٌ
خوفِ رب سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

۴۵۵ — الطَّمَعُ رِقٌّ مَخْلُودٌ
لاالچ دائمی غلامی ہے۔

۴۵۶ — الْيَأْسُ عِتْقٌ مُجَدِّدٌ
(مخلوق سے) مایوسی ہر وقت تروتازہ رہنے والی
آزادی ہے۔

۴۵۷ — الصَّبْرُ عِدَّةٌ لِلْبَلَاءِ
صبر بلاؤں کے لیے عطا کیا گیا ہے۔

- ۴۵۸ — الشُّكْرُ زِينَةٌ لِلنَّعْمَاءِ
شکر نعمتوں کے لیے زینت ہے۔
- ۴۵۹ — الْقَنُوعُ عُنْوَانُ الرِّضَا
اللہ کی تقسیم پر اطمینان رضا کا عنوان ہے۔
- ۴۶۰ — الصَّبْرُ كَفِيلٌ بِالظَّفَرِ
صبر کامیابی کا کفیل ہے۔
- ۴۶۱ — الصَّبْرُ عُنْوَانُ النُّصْرِ
صبر نصرت و فیروزی کا عنوان ہے۔
- ۴۶۲ — الصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلْبَلَاءِ
صبر سب سے زیادہ بلاؤں کا دور کرنے والا ہے۔
- ۴۶۳ — الصَّبْرُ يَرْغِمُ الْاَعْدَاءَ
صبر دشمنوں کی ناک رگڑوا دیتا ہے۔
- ۴۶۴ — الصَّبْرُ اَدْفَعُ لِلضَّرْرِ
صبر شدت و سختی کو سب سے زیادہ دور کرتا ہے۔

۴۶۵ — الصَّبْرُ عِدَّةُ الْفَقْرِ
صبر غنبت کے (مقابلے کے) لیے مہیا کیا گیا ہے۔

۴۶۶ — الصَّبْرُ عَوْنٌ عَلَى كُلِّ أَمْرٍ
صبر ہر کام میں مددگار ہے۔

۴۶۷ — الصَّبْرُ أَفْضَلُ الْعَدَدِ
صبر (سب سے) افضل ذخیرہ ہے۔

۴۶۸ — الْكُرْمُ أَفْضَلُ السُّودِ
کرم (سب سے) افضل بزرگی ہے۔

۴۶۹ — التَّوَاضُّعُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ
انکساری علم کا ثمر ہے۔

۴۷۰ — الْكِبْرُ ثَمَرَةُ الْحِلْمِ
غصے کو کچلنا حلم کا ثمر ہے۔

۴۷۱ — الْحِلْمُ رَأْسُ الرِّيَاسَةِ
بردباری ریاست کا سرچشمہ ہے۔

۴۴۲ — الْإِحْتِمَالُ زَيْنُ السِّيَاسَةِ
تمحل و برداشت سیاست کی زینت ہے۔

۴۴۳ — الْعَفْوُ زَيْنُ الْقُدْرَةِ
عفو و درگزر قدرت و توانائی کی زینت ہے۔

۴۴۴ — الْعَدْلُ نِظَامُ الْأَمْرِ
عدل (ہی) سرمانروائی کا نظام ہے۔

۴۴۵ — الْعَفْوُ يُوْجِبُ الْمَجْدَ
عفو و درگزر بڑے پن کا باعث ہے۔

۴۴۶ — الْبَذْلُ يَكْسِبُ الْحَمْدَ
داد و عطا تعریف پانے کا سبب ہے۔

۴۴۷ — السَّخَاءُ خَلْقُ الْأَنْبِيَاءِ
سخاوت انبیاء کا خلق ہے۔

۴۴۸ — الدَّعَاءُ سِلَاحُ الْأَوْلِيَاءِ
دعا اللہ کے دوستوں کا ہتھیار ہے۔

۷۷۹ — السَّخَاءُ يَشْمُرُ الصَّفَاءَ
سفاوت دل کی صفائی کو اور شمر دیتی ہے۔

۷۸۰ — الْبَخْلُ يُوجِبُ الْبَغْضَاءَ
کنجوسی بغض کا سبب بن جاتی ہے۔

۷۸۱ — الْبَخِيلُ أَبَدًا ذَلِيلٌ
کنجوس ہمیشہ ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۷۸۲ — الْحَسَدُ أَبَدًا عَلِيلٌ
حسد ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔

۷۸۳ — الْإِحْسَانُ يَسْتَعِيدُ الْإِنْسَانَ
احسان انسان کو غلام بنا لیتا ہے۔

۷۸۴ — الْمَنُ يَفْسِدُ الْإِحْسَانَ
احسان جتنا احسان کو فاسد کر دیتا ہے۔

۷۸۵ — السَّكِينَةُ عَنَوَانُ الْعَقْلِ
وقار و آرام عقل کا عنوان ہے۔

- ۴۸۷ — الْوَقَارُ بِرَهَانِ النَّبْلِ
وقتار بڑے پن کا ثبوت ہے۔
- ۴۸۸ — الْخَرَقُ شَيْنُ الْخُلُقِ
بے ہودگی اخلاق کا عیب ہے۔
- ۴۸۹ — الْخَرَقُ شَرُّ خُلُقٍ
بے ہودگی بدترین خصلت ہے۔
- ۴۹۰ — الطِّيشُ يَنْكِدُ الْعِيشَ
طیش زندگی کو دشوار کر دیتا ہے۔
- ۴۹۱ — اللَّؤْمُ يُوْجِبُ الْغُشَّ
بدخصلتی بدباطنی کو جنم دیتی ہے۔
- ۴۹۲ — الْمَتَانِي حَرِيٌّ بِالْإِصَابَةِ
سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزل مراد تک پہنچنے کا زیادہ مستحق ہے۔
- ۴۹۳ — الْمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْإِجَابَةَ
نافرمانی قبولیت دعا میں مانع ہے۔

۴۹۳ — الْمَخْلَصُ حَرِيٌّ بِالْإِجَابَةِ
مخلص اجابت دعا کا زیادہ مستحق ہے۔

۴۹۴ — الظُّلْمُ يُوجِبُ النَّارَ
ظلم آگ کو لازمی کر دیتا ہے۔

۴۹۵ — الْبَغْيُ يُوجِبُ الدَّمَارَ
سرکشی کا لازمی انجام ہلاکت ہے۔

۴۹۶ — التَّقْوَىٰ ذَخِيرَةٌ مَعَآدٍ
تقویٰ روزِ بازگشت کا ذخیرہ ہے۔

۴۹۷ — الرِّفْقُ عُنْوَانُ سَدَادٍ
 نرمی اور مہربانی راہِ راست کا عنوان ہے۔

۴۹۸ — الْيَمْنُ مَعَ الرِّفْقِ
برکت نرمی سے وابستہ ہے۔

۴۹۹ — النَّجَاةُ مَعَ الصِّدْقِ
نجات سچائی سے وابستہ ہے۔

- ۸۰۰ — الشَّرُّ يَكْثُرُ الْغَضَبَ
شرارت غضب کو بڑھا دیتی ہے۔
- ۸۰۱ — اللَّجَّاجُ عَنْوَانُ الْعَطَبِ
ہٹ دھرمی رنج و معن کا عنوان ہے۔
- ۸۰۲ — الْعَسْرُ يَفْسِدُ الْاِخْلَاقَ
(حالات کی) سختی اخلاق کو فاسد کر دیتی ہے۔
- ۸۰۳ — التَّسَهُّلُ يَدْرَأُ الرِّزْقَ
(معاملات میں) آسانی (بڑھتا) رزق کو جاری کر دیتا ہے۔
- ۸۰۴ — الظُّلْمُ اِلَامُ الرِّذَالِ
ظلم کین ترین خباثت ہے۔
- ۸۰۵ — الْاِنْصَافُ اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ
انصاف افضل و برتر خوبیوں میں ہے۔
- ۸۰۶ — الْعَدْلُ قِوَامُ الْبَرِيَّةِ
عدل مخلوق کی زندگی ہے۔

۸۰۷ — الظُّلُمُ بَوَارُ الرَّعِيَّةِ
ظلم عوام کی موت ہے۔

۸۰۸ — الغَضَبُ مَرْكَبُ الطَّيْشِ
غضب طیش کی سواری ہے۔

۸۰۹ — الْحَسَدُ يَنْكِدُ الْعَيْشَ
حسد زندگی کو بے مزا کر دیتا ہے۔

۸۱۰ — الْغَفْلَةُ أَضْرَا الْأَعْدَاءَ
غفلت سب سے نقصان دہ دشمن ہے۔

۸۱۱ — الْإِصْرَارُ شَرُّ الْأَرَاءِ
(غلطی پر) اصرار سب سے بُری سوچ ہے۔

۸۱۲ — الْعِلْمُ أَفْضَلُ قِنِيَّةٍ
علم (سب سے) افضل کمائی ہے۔

۸۱۳ — الْعَقْلُ أَحْسَنُ حِلْيَةٍ
عقل سب سے حسین زینت ہے۔

۸۱۴ — الْعَقْلُ يُوجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمی نتیجہ احتیاط ہے۔

۸۱۵ — الْجَهْلُ يَجْلِبُ الْغُرْرَ
جہالت کا لازمی نتیجہ دھوکا کھانا ہے۔

۸۱۶ — الْعَقْلُ مَرْكَبُ الْعِلْمِ
عقل علم کی سواری ہے۔

۸۱۷ — الْعِلْمُ مَرْكَبُ الْحِلْمِ
علم حلم (برودباری) کی سواری ہے۔

۸۱۸ — الْعِلْمُ أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ
علم ہر سبھلانی کی جڑ ہے۔

۸۱۹ — الْجَهْلُ أَصْلُ كُلِّ شَرٍّ
جہل تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

۸۲۰ — الْجَهْلُ أَدْوَاءُ الدَّاءِ
جہل سب سے بُری بیماری ہے۔

۸۲۱ — الشَّهْوَةُ أَضَرُّ الْأَعْدَاءِ
خواہش نفس سب سے زیادہ خطرناک دشمن ہے۔

۸۲۲ — التَّقْوَىٰ أَقْوَىٰ أَسَاسٍ
تقویٰ سب سے مضبوط بنیاد ہے۔

۸۲۳ — الصَّبْرُ أَقْوَىٰ لِبَاسٍ
صبر سب سے دیرپا لباس ہے۔

۸۲۴ — الْعَقْلُ حَسَامٌ قَاطِعٌ
عقل شمشیرِ بُراں ہے۔

۸۲۵ — الصِّدْقُ حَقٌّ صَادِعٌ
سچائی بالکل آشکار حقیقت ہے۔

۸۲۶ — الْيَقِينُ يَرْفَعُ الشَّكَّ
یقین سے شک رفع ہو جاتا ہے۔

۸۲۷ — الْإِرْقِيَابُ يُوجِبُ الشِّرْكَ
تردد باعثِ شرک ہے۔

- ۸۲۸ — الْعِلْمُ عُنْوَانُ الْعَقْلِ
علم عقل کا عنوان ہے۔
- ۸۲۹ — الْمَعْرِفَةُ بَرَهَانُ الْفَضْلِ
معرفت فضیلت کا واضح ثبوت ہے۔
- ۸۳۰ — الْعِلْمُ لِقَاحُ الْمَعْرِفَةِ
علم معرفت میں غرق ہونے کا سبب ہے۔
- ۸۳۱ — النَّزَاهَةُ آيَةُ الْعِفَّةِ
(برائی سے) دوری پاکبازی کی علامت ہے۔
- ۸۳۲ — الْعِلْمُ يَنْجِدُ الْفِكْرَ
علم فکر کو قوت دیتا ہے۔
- ۸۳۳ — الْإِحْتِمَالُ يَجْلِسُ الْقَدْرَ
تحمل و برداشت قدر و قیمت کو بڑھاتا ہے۔
- ۸۳۴ — السَّفَهُ يَجْلِبُ الشَّرَّ
کمینہ پن کا لازمی نتیجہ شر ہوتا ہے۔

الذِّكْرُ يَشْرَحُ الصَّدْرَ — ۸۳۵
یاد (اللہ کی) سینے کو کشادہ کرتی ہے۔

الْعَقْلُ سِلَاحُ كُلِّ امْرِءٍ — ۸۳۶
عقل ہر کام کے لیے ہتھیار ہے۔

الْعِلْمُ نِعَمٌ دَلِيلٌ — ۸۳۷
علم بہت اچھا رہنما ہے۔

الْحَيَاءُ خُلُقٌ جَمِيلٌ — ۸۳۸
حیا ایک جمیل خصلت ہے۔

الْمَرِيْبُ اَبَدًا عَلِيْلٌ — ۸۳۹
شک کرنے والا دائمی مریض ہے۔

الطَّامِعُ اَبَدًا ذَلِيْلٌ — ۸۴۰
لاالچ کرنے والا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

الْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ — ۸۴۱
علم قائدِ حلم ہے۔

- ۸۲۲ — الْحِلْمُ ثَمَرَةُ الْعِلْمِ
علم علم کا پھل ہے۔
- ۸۲۳ — الْيَقِينُ ثَمَرُ الزُّهْدِ
یقین سے زہد کا پھل برآمد ہوتا ہے۔
- ۸۲۴ — النَّصِيحَةُ ثَمَرُ الْوُدِّ
نصیحت سے شجر الفت بار آور ہوتا ہے۔
- ۸۲۵ — الْمَرْوَةُ إِنْجَازُ الْوَعْدِ
مردانگی وعدہ کی ایفا ہے۔
- ۸۲۶ — الْعِلْمُ أَفْضَلُ هِدَايَةٍ
علم سب سے افضل ہدایت ہے۔
- ۸۲۷ — الصِّدْقُ أَشْرَفُ رِوَايَةٍ
سچائی سب سے شریف روایت ہے۔
- ۸۲۸ — الْجَهْلُ يَفْسِدُ الْمَعَادَ
جہالت آخرت کو فاسد کر دیتی ہے۔

۸۴۹ — الْعَجَبُ يَمْنَعُ الْإِزْدِيَادَ
خود بینی اضافہ کو روک دیتی ہے۔

۸۵۰ — الْإِيْمَانُ أَعْلَىٰ غَايَةٍ
ایمان سب سے بلند غایت ہے۔

۸۵۱ — الْإِخْلَاصُ أَشْرَفُ نِهَآيَةٍ
اخلاص سب سے زیادہ شرف والی انتہا ہے۔

۸۵۲ — الْيَقِيْنُ رَأْسُ الدِّيْنِ
یقین دین کا سر ہے۔

۸۵۳ — الْإِخْلَاصُ ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
اخلاص یقین کا ثمر ہے۔

۸۵۴ — الْحُزْنُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ
غم صاحبانِ ایمان سے کبھی جدا نہ ہونے والا لباس ہے۔

۸۵۵ — الشُّوْقُ خُلُصَانُ الْعَارِفِيْنَ
شوق (ملاقات) اہل معرفت کا خلیل ہے۔

- ۸۵۷ — اَلْيَقِيْنُ اَفْضَلُ عِبَادَةٍ
یعنین سب سے افضل عبادت ہے۔
- ۸۵۸ — اَلْمَعْرُوْفُ اَشْرَفُ مَسِيَدَةٍ
نیکی سب سے بزرگ سرداری ہے۔
- ۸۵۹ — اَلتَّوْفِيْقُ رَأْسُ السَّعَادَةِ
توفیق سعادت کا سر ہے۔
- ۸۶۰ — اَلْاِخْلَاصُ مِلَاكُ الْعِبَادَةِ
اخلاص بنائے عبادت ہے۔
- ۸۶۱ — اَلْاِخْلَاصُ اَعْلٰی الْاِيْمَانِ
اخلاص ایمان اعلیٰ ہے۔
- ۸۶۲ — اَلْاِيْثَارُ غَايَةُ الْاِحْسَانِ
ایثار احسان کی غایت و انتہا ہے۔
- ۸۶۳ — اَلْيَقِيْنُ جَلْبَابُ الْاَكْيَاسِ
یعنین اہل ذہانت کی پوشاک ہے۔

- ۸۶۳ — الْعَدْلُ أَقْوَىٰ أَسَاسٍ
عدل سب سے قوی بنیاد ہے۔
- ۸۶۴ — النَّعْمُ يَسْلُبُهَا الْكُفْرَانُ
نعمتوں کو کفران سلب کر دیتا ہے۔
- ۸۶۵ — الْقُدْرَةُ يَزِيلُهَا الْعَدْوَانُ
قدرت و توانائی کو عداوت زائل کر دیتی ہے۔
- ۸۶۶ — الْإِسَاءَةُ يَمْحَاهَا الْإِحْسَانُ
بدی کو احسان مٹا دیتا ہے۔
- ۸۶۷ — الْكُفْرُ يَمْحَاهُ الْإِيمَانُ
کفر کو ایمان مٹا دیتا ہے۔
- ۸۶۸ — الشَّرُّ يَزِيْرِي وَيُرْدِي
شر عیب دار (بھی) کرتا ہے اور ہلاک بھی۔
- ۸۶۹ — الْحَرَمُ يَذِلُّ وَيَشْقِي
حرم ذلیل بھی کرتی ہے اور بد بخت بھی۔

- ۸۷۰ — الزَّهْدُ مُتَجَرِّدٌ رَابِعٌ
زُہد سُورِ مَنہ تجارت ہے۔
- ۸۷۱ — الْبِرُّ عَمَلٌ صَالِحٌ
البر (نیکی) عملِ صالح ہے۔
- ۸۷۲ — الزَّهْدُ قَصْرُ الْأَمَلِ
زُہد امید کے کوتاہ کر لینے کا نام ہے
- ۸۷۳ — الْإِيْمَانُ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ
ایمان عمل کے اخلاص کو کہتے ہیں۔
- ۸۷۴ — الْأَمَلُ يَنْسِي الْأَجَلَ
امیدیں اجل کو فراموش کر دیتی ہیں۔
- ۸۷۵ — الظُّلْمُ تَبَعَاتُ مَوْبِقَاتٍ
ظلم غضب کردہ حق ہے اور ہلاکت کا سبب ہے۔
- ۸۷۶ — الشَّهَوَاتُ سُمُومٌ قَاتِلَاتٌ
خواہشِ نفس زہرِ قاتل ہے۔

۱۷۷ — الْفُوتُ حَسْرَاتٍ مُحْرِقَاتٍ
ہاتھ سے نکل جانے کے بعد سوز و پیش دینے
والی حسرت رہ جاتی ہے۔

۱۷۸ — الْفِكْرُ يَفِيدُ الْحِكْمَةَ
فکر حکمت کے ملنے کا ذریعہ ہے۔

۱۷۹ — الْإِعْتِبَارُ ثَمَرُ الْعِصْمَةِ
عبرت پاکبازی کو جنم دیتی ہے۔

۱۸۰ — الْإِصْرَارُ اعْظَمُ حُوبَةٍ
تکرار گناہ کو عظیم تر کرتی ہے۔

۱۸۱ — الْبَغْيُ أَعْجَلُ عِقُوبَةٍ
سرکشی کی سزا سب سے پہلے ملتی ہے۔

۱۸۲ — الْإِشَارُ شِيمَةُ الْإِبْرَارِ
اشار ابرار انسانوں کی خصلت ہے۔

۱۸۳ — الْإِحْتِكَارُ شِيمَةُ الْفُجَّارِ
ذخیرہ اندوزی فاجروں کی فطرت ہے۔

۸۸۳ — الْحَسُودُ لَا يَبْرَأُ
حاسد کبھی بھی صحت نہیں پاتا۔

۸۸۵ — الْمَشْرَةُ لَا يَرْضَى
حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۸۸۶ — الْحَسُودُ لَا خَلَّةَ لَهُ
حاسد سے دوستی ہو ہی نہیں سکتی۔

۸۸۷ — اللَّجُوجُ لَا رَأْيَ لَهُ
ہٹ دھرم کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

۸۸۸ — الْخَائِنُ لَا وِفَاءَ لَهُ
خائن میں وفا نہیں۔

۸۸۹ — التَّكْبَرُ عَيْنُ الْحِمَاقَةِ
تکبر حماقت کا سرچشمہ ہے۔

۸۹۰ — التَّبْذِيرُ عُنْوَانُ الْفَاقَةِ
اسراف فقر و فاقہ کا عنوان ہے۔

۸۹۱ — النَّجَاةُ مَعَ الْإِيْمَانِ
نجات ایمان کے ساتھ ہے۔

۸۹۲ — الْفَضْلُ مَعَ الْإِحْسَانِ
برتری احسان کے ساتھ ہے۔

۸۹۳ — اللَّؤْمُ مَعَ الْإِمْتِنَانِ
ملامت (چھڑانا) احسان جتانے کے ساتھ ہے۔

۸۹۴ — النَّدَمُ عَلَى الْخَطِيئَةِ يَمْحُوهَا
خطا پر ندامت اس کو محو کر دیتی ہے۔

۸۹۵ — الْعَجَبُ بِالْحَسَنَةِ يَحْبِطُهَا
نیکی پر اترانا اس کو حبط (اکارت) کر دیتا ہے۔

۸۹۶ — الْعَاجِلَةُ غُرُورُ الْحَمَقِ
دنیا احمقوں کا دھوکا ہے۔

۸۹۷ — الْغَفْلَةُ شِيْمَةُ النَّوْكَى
غفلت بے خرد لوگوں کی خصلت ہے۔

۸۹۸ — الْإِصْرَارُ سَجِيَّةُ الْهَلَكَى
تکرار (گناہ کی) ہلاک ہونے والوں کی عادت ہے۔

۸۹۹ — الْغَيْبَةُ آيَةُ الْمُنَافِقِ
غیبت (کرنا) منافق کی علامت ہے۔

۹۰۰ — النَّيْمَةُ شِيْمَةُ الْمَارِقِ
نچھپائی دین سے خارج ہونے والوں کی خصلت ہے۔

۹۰۱ — السِّلْمُ ثَمَرَةُ الْحِلْمِ
سلامتی سے علم کا ثمر بھوٹتا ہے (یعنی اسن و آشتی)

۹۰۲ — الرَّفْقُ يُوْدِي إِلَى السِّلْمِ
نرمی اور مہربانی امن و آشتی کو جنم دیتی ہے۔

۹۰۳ — التَّجْوَعُ أَنْفَعُ الدَّوَاءِ
بھوکا رہنا سب سے فائدہ مند دوا ہے۔

۹۰۴ — الشَّيْبُ يَكْثُرُ الْإِدْوَاءَ
شکم سیری بیماری کو بڑھا دیتی ہے۔

۹۰۵ — اَلْاِسْتِغْفَارُ دَوَاءُ الذُّنُوبِ
استغفار گناہوں کی دوا ہے۔

۹۰۶ — اَلْمَسْخَاةُ سِتْرُ الْعُيُوبِ
سخاوت عیبوں کا پردہ ہے۔

۹۰۷ — اَلْكَرَمُ اَفْضَلُ الشِّيمِ
جوہد و کرم سب سے برتر خصلت ہے۔

۹۰۸ — اَلْاِثَارُ اَشْرَفُ الْكَرَمِ
اِثار کرنا شریف ترین کرم ہے۔

۹۰۹ — اَلْخَيْرُ لَا يَفْنَى
نیکی کبھی فنا نہیں ہوتی۔

۹۱۰ — اَلشَّرِيعَا قَبْ عَلَيْهِ وَيُخْزَى
شر کے سبب سزا بھی ملتی ہے اور رولائی بھی۔

۹۱۱ — اَلْاَعْمَالُ ثَمَارُ النِّيَّاتِ
اعمال نیتوں کا ثمر ہیں۔

- ۹۱۲ — الْعُقَابُ بِشَمَارِ السَّيِّئَاتِ
سزائیں بُرائیوں کے ثمر ہیں۔
- ۹۱۳ — الدُّنْيَا مَصْرَعُ الْعُقُولِ
دنیادنیاء عقلوں کی لغزش گاہ ہے۔
- ۹۱۴ — السَّهَوَاتُ تَسْتَرْقُ الْجَهْلُولُ
جسمانی خواہشیں جاہلوں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں۔
- ۹۱۵ — الْإِنصَافُ زِينُ الْإِمْرَةِ
انصاف حکومت کی زینت ہے۔
- ۹۱۶ — الْعَفْوُ زَكَاةُ الْقُدْرَةِ
قدرت و توانائی کی زکوٰۃ، معاف کر دینا ہے۔
- ۹۱۷ — الْمَوْعِظَةُ نَصِيحَةُ شَافِيَةٍ
موعظہ وہ نصیحت ہے جو شفا دیتی ہے۔
- ۹۱۸ — الْفِكْرَةُ مِرَاةٌ صَافِيَةٌ
فکر ایک شفاف آئینہ ہے۔

۹۱۹ — الْعَجَلَةُ تَمْنَعُ الْإِصَابَةَ
عجلت منزلِ مراد تک پہنچنے میں مانع ہے۔

۹۲۰ — الْمَعْصِيَةُ تَمْنَعُ الْإِجَابَةَ
نافرانِ قبولیتِ دعا کو روک لیتی ہے۔

۹۲۱ — اللَّحْجَاجُ بَذَرُ الشَّرِّ
باطل پسندی برائیوں کا بیج ہے۔

۹۲۲ — الْجَهْلُ فِئَادُ كُلِّ أَمِيرٍ
جہالت ہر کام میں فساد ڈالتی ہے۔

۹۲۳ — الْيَأْسُ عِتْقُ مَرِيحٍ
(مخلوق سے) بے پرواہی راحت دینے والی آزادی ہے۔

۹۲۴ — الْإِحْتِمَالُ خَلْقٌ سَجِيحٌ
تمحل و برداشت ایک نرم اور معتدل خصلت ہے۔

۹۲۵ — الْقَنَاعَةُ أَهْنَاءُ عَيْشٍ
قناعت سب سے خوشگوار زندگی ہے۔

- ۹۲۷ — الْغَضَبُ يُشِيرُ الطَّيِّشَ
غضب طیش میں اضافہ کر دیتا ہے۔
- ۹۲۸ — الْفِكْرُ جَلَاءُ الْعُقُولِ
فکر ع عقلوں کو جلا ملتی ہے۔
- ۹۲۸ — الْحَقُّ يُوْجِبُ الْفَضْلَ
حماقت کا لازمی نتیجہ فضول پن ہے (باتوں میں یا کام میں)
- ۹۲۹ — اللَّهُ قُوَّةُ الْحِمَاةِ
کھیل کود دراصل حماقت کی روزی ہے۔
- ۹۳۰ — الْعَجَبُ رَأْسُ الْحِمَاةِ
خود پسندی سر حماقت ہے۔
- ۹۳۱ — التَّوَاضُّعُ زَكَاةُ الشَّرَفِ
تواضع شرف کی زکوٰۃ ہے۔
- ۹۳۲ — الْعَجَبُ أَفَّةُ الشَّرَفِ
خود پسندی شرف کے لیے آفت ہے۔

التَّقْوَىٰ مِفْتَاحُ الصَّلَاحِ — ۹۳۳
تقویٰ درستگی کی کنجی ہے۔

التَّوْفِيقُ رَأْسُ النَّجَاحِ — ۹۳۴
توفیق سرِ سعادت و خیر ہے۔

الْحَسَدُ يَضْنِي الْجَسَدَ — ۹۳۵
حسد بدن کو لاغر کر دیتا ہے۔

الْكَرَمُ بَرِيءٌ مِنَ الْحَسَدِ — ۹۳۶
جود و کرم حسد سے (بالکل) پاک و پاکیزہ ہے۔

الْمَنَایَا تَقْطَعُ الْأُمَالَ — ۹۳۷
موت (قصر) امید کو مسمار کر دیتی ہے۔

الْأَمَانِي هِمَّةُ الرِّجَالِ — ۹۳۸
آرزوئیں بقدرِ ہمتِ مردان ہوتی ہیں۔

الْقَنَاعَةُ سَيْفٌ لَا يَنْبُو — ۹۳۹
قناعت کبھی نہ کند ہونے والی شمشیر ہے۔

۹۴۰ — الْإِيمَانُ شِهَابٌ لَا يَخْبُو
ایمان تمہی نہ ٹھنڈا ہونے والا انگارہ ہے۔

۹۴۱ — الصَّبْرُ مَطِيَّةٌ لَا تَكْبُو
صبر (در حقیقت) وہ اونٹ ہے جو اپنے سوار کو کبھی نہیں گراتا۔

۹۴۲ — الْعَيُونُ مَصَائِدُ الشَّيْطَانِ
آنکھیں شیطان کے پھندے ہیں۔

۹۴۳ — الْإِيْثَارُ أَعْلَى الْإِحْسَانِ
ایثار احسانِ اعلیٰ ہے۔

۹۴۴ — التَّوْفِيقُ عِنَايَةُ الرَّحْمَنِ
توفیق رحمان کی عنایت ہے۔

۹۴۵ — الْقُدْرَةُ تَنْسِي الْحَفِيفَةَ
(فعل انجام دینے کی) قدرت کے وقت انسان اپنی
حمیت کو بھی بھلا دیتا ہے۔

۹۴۶ — الْعَجَبُ يَظْهَرُ النَّقِیْصَةَ
خود پسندی انسان کے نقائص کا اظہار کر دیتی ہے۔

۹۴۷ — السِّلْوُ حَاصِدُ الشَّوْقِ
فراموشی شوق کو منقطع کر دیتی ہے۔

۹۴۸ — الصِّدْقُ لِبَاسُ الْحَقِّ
راست گوئی حق کا لباس ہے۔

۹۴۹ — الْهُوَى قَرِينٌ مَهْلِكٌ
ہوس (نفس) ایک ہلاک کر دینے والا ہمراہی ہے۔

۹۵۰ — الْعَادَةُ عَدُوٌّ مَتَمَلِّكٌ
عادت ایک مالک بن جانے والا دشمن ہے۔

۹۵۱ — الْعَاقِلُ مَهْمُومٌ مَغْمُومٌ
عقل مند ہمیشہ اندوہناک اور غمگین رہتا ہے۔

۹۵۲ — التَّكْرَمُ مَعَ الْإِمْتِنَانِ لَوْثٌ
احسان جتانے کے ساتھ خود کو کریم سمجھنا حقیقت
بخیلی ہے۔

۹۵۳ — الْحَزْمُ حِفْظُ التَّجَرُّبَةِ
دور اندیشی تجربے کو یاد رکھنے کا نام ہے۔

التَّوْفِيقُ أَفْضَلُ مَنْقِبَةٍ — ۹۵۴

توفیق سب سے افضل منقبت ہے۔

الشَّرَفُ اصْطِنَاعُ الْعَشِيرَةِ — ۹۵۵

قربت داروں کے ساتھ من سلوک شرف ہے۔

الْكُرْمُ احْتِمَالُ الْجَرِيرَةِ — ۹۵۶

کرم خطا کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

الغَضَبُ نَارُ الْقُلُوبِ — ۹۵۷

غصہ دلوں کی آگ ہے۔

الْحَقْدُ الْإِمَامُ الْعَيُوبِ — ۹۵۸

کینہ پست ترین عیبوں میں سے ہے۔

الْأَدَبُ أَحْسَنُ سَجِيَّةٍ — ۹۵۹

ادب سب سے اچھی خصلت ہے۔

الْمَرْوَةُ إِجْتِنَابُ الدُّنْيَا — ۹۶۰

مروت پستی سے اجتناب برتنے کا نام ہے

۹۶۱ — الْخِيَانَةُ رَأْسُ الْبَغَايِ
خیانت نفاق کا سر ہے

۹۶۲ — الْكُذْبُ شَيْنُ الْأَخْلَاقِ
جھوٹ اخلاق کا عیب ہے۔

۹۶۳ — الْإِنْصَافُ أَفْضَلُ الشِّيمِ
انصاف سب سے افضل خصلت ہے۔

۹۶۴ — الْإِفْضَالُ أَفْضَلُ الْكُرَمِ
افضال افضلیتِ کرم ہے۔

۹۶۵ — الْعَافِيَةُ أَهْنَى النِّعَمِ
عافیت سب سے خوشگوار نعمت ہے۔

۹۶۶ — الرِّفْقُ أَخُو الْمُؤْمِنِ
نرمی و مہربانی مومن کا برادر (حقیقی) ہے۔

۹۶۷ — الْعَمَلُ رَفِيقُ الْمُؤْمِنِ
عمل صاحبِ یقین کا رفیق ہے۔

۹۶۸ — الْعَقْلُ أَشْرَفُ مَزِيَّةٍ
عقل اشرف حسن ہے۔

۹۶۹ — الْعَدْلُ أَفْضَلُ سَجِيَّةٍ
عدل سب سے افضل سجاوٹ ہے۔

۹۷۰ — الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ
آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

۹۷۱ — الْكَرِيمُ مَنْ بَدَأَ بِإِحْسَانِهِ
کریم وہ ہے جو احسان کے ساتھ ابتدا کرے۔

۹۷۲ — الْمَعْرُوفُ ذَخِيرَةُ الْآبِدِ
بھلائی ایک ابد کا ذخیرہ ہے۔

۹۷۳ — الْحَسَدُ يَذِيبُ الْجَسَدَ
حسد جسد کو گھلا دیتا ہے۔

۹۷۴ — الْحِرْصُ عَنَاءٌ مُؤَبَّدٌ
حرص باعث پریشانی اور سبب رنج ہے۔

- ۹۷۵ — الطَّمْعُ رِقٌّ مَخْلَدٌ
لاپنج ہمیشہ کی غلامی ہے۔
- ۹۷۶ — التَّوَاضُّعُ أَشْرَفُ السُّودِ
تواضع سب سے شریف و برتر سرداری ہے۔
- ۹۷۷ — الْبُغْزِيْمَةُ الْحَازِمُ
نیکی مرد و دراندیش کا مال غنیمت ہے۔
- ۹۷۸ — الْإِيْشَارَةُ عَلَى الْمَكَارِمِ
ایشارہ مکارم اعلیٰ ہے۔
- ۹۷۹ — التَّقْرِیْطُ مُصِیْبَةُ الْقَادِرِ
بقدر قدرت کام نہ کرنا قناعت دار کی مصیبت ہے۔
- ۹۸۰ — الْقَدْرُ یَغْلِبُ الْحَازِرَ
(اللہ کی) قدر احتیاط کرنے والے پر غالب آجاتی ہے
- ۹۸۱ — الْأَطْرَافُ مَجَالِسُ الْأَشْرَافِ
ہمسایہ کے گوشے شرفا کی نشست گاہ ہیں۔

- ۹۸۲ — الْوَرَعُ ثَمَرَةُ الْعَفَافِ
پرہیزگاری پاک دامنی کا ثمر ہے۔
- ۹۸۳ — الْكُتُبُ بَسَائِتُ الْعُلَمَاءِ
کتابیں صاحبانِ علوم کے گلستان ہیں۔
- ۹۸۴ — الْحِكْمُ رِيَاضُ النَّبَلَاءِ
حکمتیں بڑے لوگوں کے چمن ہیں۔
- ۹۸۵ — الْعُلُومُ نَزْهَةُ الْأَدْبَاءِ
علوم اہل ادب کی سیرگاہیں ہیں۔
- ۹۸۶ — الْجَلَمُ فَنَادِمُ السَّفِيهِ
جلم کہنے کے مُنہ کو بند کر دیتا ہے۔
- ۹۸۷ — الْوَرَعُ شَيْعَةُ الْفَقِيهِ
پرہیزگاری فقیہ اور وانا کی خصلت ہے۔
- ۹۸۸ — الْأَدَبُ صُورَةُ الْعَقْلِ
ادب عقل کی صورت گری ہے۔

۹۸۹ — الْأَمَلُ حِجَابُ الْأَجَلِ
امید کے پردے میں اجل پوشیدہ ہے۔

۹۹۰ — الْأَدَبُ كَمَالُ الرَّجُلِ
ادب مرد کا مقام کمال ہے۔

۹۹۱ — الْمَرْءُ لَا يَصْحَبُهُ إِلَّا الْعَمَلُ
مردوں کا سوائے عمل کے کوئی بھی ساتھی نہیں

۹۹۲ — التَّكَبُّرُ فِي الْوِلَايَةِ ذُلٌّ فِي الْعِزْلِ
دور حکومت میں تکبر دور معزولی میں ذلت ہے۔

۹۹۳ — التَّعَزُّزُ بِالتَّكَبُّرِ ذُلٌّ
تکبر کے ذریعہ عزت پانا ذلت ہے۔

۹۹۴ — التَّكَبُّرُ بِالدُّنْيَا قُلٌّ
دنیا کے ساتھ تکبر بہت قلیل ہے۔

۹۹۵ — الْعِلْمُ أَصْلُ الْحِلْمِ
علم کی جڑ علم ہے۔

- ۹۹۷ — الْحِلْمُ زِينَةُ الْعِلْمِ
علم کی زینتِ حلم ہے۔
- ۹۹۷ — الْحَسُّودُ لَا شِفَاءَ لَهُ
حسد کرنے والا کبھی شفا نہیں پاتا۔
- ۹۹۸ — الْخَائِنُ لَا وِفَاءَ لَهُ
خیانت کرنے والے میں وفا نہیں ہوتی۔
- ۹۹۹ — الْحَقُّودُ لَا رَاحَةَ لَهُ
کینہ رکھنے والا راحت نہیں پاتا۔
- ۱۰۰۰ — الْمُعْجَبُ لَا عَقْلَ لَهُ
خود پسند عقل سے محروم رہتا ہے۔
- ۱۰۰۱ — الْمَلُوكُ لَا مَوَدَّةَ لَهُ
بادشاہ میں محبت نہیں ہوتی۔
- ۱۰۰۲ — الْأَمَلُ لَا غَايَةَ لَهُ
امید کی کوئی حد نہیں پائی جاتی۔

۱۰۰۳ — الْخَائِفُ لَا عِيشَ لَهُ
خوف زدہ کی کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

۱۰۰۴ — اللَّئِيمُ لَا مَرْوَةَ لَهُ
کمین میں ذرا مروت نہیں ہوتی۔

۱۰۰۵ — الْفَاسِقُ لَا غِيبَةَ لَهُ
فاسق کی عیب (جوئی) غیبت نہیں۔

۱۰۰۶ — الْمُرْتَابُ لَا دِينَ لَهُ
شکوہ و شبہات میں مبتلا دین سے محروم رہتا ہے۔

۱۰۰۷ — الشَّاكُ لَا يَفْتِنُ لَهُ
شک میں مبتلا دین سے عاری رہتا ہے۔

۱۰۰۸ — الْفَجُورُ لَا تَقِيَّةَ لَهُ
فسق و فجور کا ارتکاب تقیہ میں بھی جائز نہیں۔

۱۰۰۹ — الْحَسُودُ لَا يَسُودُ
حاسد محرومی سرداری ہے۔

- ۱۰۱۰ — الْفَائِتُ لَا يَعُودُ
ہاتھ سے نکل جانے والی چیز کبھی واپس نہیں آتی۔
- ۱۰۱۱ — الْمَسْئَلَةُ مِفْتَاحُ الْفَقْرِ
سوال کرنا غربت کی کھنٹی ہے۔
- ۱۰۱۲ — اللَّحَاجُ يَعْقِبُ الضَّرَّ
ہٹ دھرمی نقصان کا پیش خیمہ ہے۔
- ۱۰۱۳ — الْإِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهِدَايَةِ
مشورہ عین ہدایت ہے۔
- ۱۰۱۴ — الصِّدْقُ أَفْضَلُ رَوَايَةٍ
سچائی روایت کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔
- ۱۰۱۵ — الْعِلْمُ أَشْرَفُ هِدَايَةٍ
علم سب سے زیادہ شرف والی ہدایت ہے۔
- ۱۰۱۶ — الْجَنَّةُ أَفْضَلُ غَايَةٍ
جنت سب سے فضیلت والی غایت و انجام ہے۔

۱۰۱۷ — الْقَدْرُ يَغْلِبُ الْحَذَرَ
(اللہ کی) قدر احتیاط پر غالب آجاتی ہے۔

۱۰۱۸ — الزَّمَانُ يُرِيكَ الْعَبْرَ
(اے انسان) گردشِ ایام تجھے کو عبرتیں دکھا رہی ہیں۔

۱۰۱۹ — الدُّنْيَا مَحَلُّ الْغَيْرِ
دنیا مقامِ تغیر ہے۔

۱۰۲۰ — الْعَقْلُ يُوْجِبُ الْحَذَرَ
عقل کا لازمہ احتیاط ہے۔

۱۰۲۱ — الْهَوَىٰ ضِدُّ الْعَقْلِ
خواہشِ نفس عقل کی ضد ہے۔

۱۰۲۲ — الْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ
علم جہالت کا قاتل ہے۔

۱۰۲۳ — الْغَفْلَةُ ضِدُّ الْحَزْمِ
غفلت دُراندیشی کی ضد ہے۔

- ۱۰۲۳ — الْعِلْمُ دَاعِيُ الْفَهْمِ
علم فہم کو دعوت دیتا ہے۔
- ۱۰۲۵ — الْعَقْلُ مَرْكَبُ الْعِلْمِ
علم کی سواری عقل ہے۔
- ۱۰۲۶ — الصِّدْقُ خَيْرُ مَبْنِي
صداقت کی بنیاد خیر پر ہے۔
- ۱۰۲۷ — الْحَيَاءُ خَلْقُ مَرْضِي
حیا ایک پسندیدہ اخلاق ہے۔
- ۱۰۲۸ — التَّجَارِبُ عِلْمُ مُسْتَفَادٍ
تجربات ایک آزمودہ علم ہیں۔
- ۱۰۲۹ — الْإِعْتِبَارُ يَفِيدُ الرَّشَادَ
عبرت رشد و ہدایت کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔
- ۱۰۳۰ — الْحَسَدُ يَنْشِئُ الْكَمَدَ
حسد (ظاہر و باطن کے) رنگ کو متغیر کر دیتا ہے۔

- ۱۰۳۱ — اَلْهَمُّ يَذِيبُ الْجَسَدَ
غم بدن کو گھلا دیتا ہے۔
- ۱۰۳۲ — النَّيَّةُ اَسَاسُ الْعَمَلِ
نیت عمل کی اساس ہے۔
- ۱۰۳۳ — الْاَجَلَ حَصَادُ الْاَمَلِ
اُجل اُمید کی کھیتی کو کاٹ دیتی ہے۔
- ۱۰۳۴ — الْاَمَلُ رَفِيقُ مَوْتٍ
اُمید ایک مونس و رفیق بھی ہے۔
- ۱۰۳۵ — التَّبَذِيرُ قَرِيبٌ مِّنْ مَّفْلِسٍ
خرچہ مفلسی کا ہمراہی ہے۔
- ۱۰۳۶ — الْوَفَاءُ حِصْنُ السُّودِ
وفا سرداری کا قلعہ ہے۔
- ۱۰۳۷ — الْاِخْوَانُ اَفْضَلُ الْعَدُوِّ
مجاہدوں کا وجود سب سے زیادہ فضیلت
والی ملک ہے۔

- ۱۰۳۸ — التَّقْوَىٰ حِصْنُ الْمُؤْمِنِ
پرہیزگاری مومن کا قلعہ ہے۔
- ۱۰۳۵ — اللَّحْظُ رَأْسُ الْفِتَنِ
نگاہوں کے کنارے فتنوں کے تیر ہیں۔
- ۱۰۳۰ — الْهُوَى اس السَّيِّئِ
خواہش نفس بنائے محنت ہے۔
- ۱۰۴۱ — الْحَيَاءُ تَمَامُ الْكِرَمِ
حیا کرم کو پورا کرتی ہے۔
- ۱۰۴۲ — الصَّحَّةُ أَفْضَلُ النِّعَمِ
صحت افضل نعمت ہے۔
- ۱۰۴۳ — التَّوَاضُّعُ سَلَمُ الشَّرَفِ
تواضع شرف و برتری کی سیڑھی ہے۔
- ۱۰۴۴ — التَّكْبَرُ اس التَّلَفِ
تکبر بنائے بربادی ہے۔

۱۰۴۵ — اللَّيْمُ لَا يَسْتَحْيِي
کین و بخیل کبھی شرم کا شکار نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶ — الْعِلْمُ لَا يَنْتَهِي
علم کوئی انتہا نہیں رکھتا۔

۱۰۴۷ — الْحِلْمُ تَمَامُ الْعَقْلِ
حلم عقل کو پورا کرتا ہے۔

۱۰۴۸ — الصِّدْقُ كَمَالُ النَّبْلِ
راست گوئی کمالِ بزرگی ہے۔

۱۰۴۹ — الْعَفْوُ أَحْسَنُ الْإِحْسَانِ
عفو و درگزر سب سے اچھا احسان ہے۔

۱۰۵۰ — الْإِحْسَانُ يَسْتَرْقِي الْإِنْسَانَ
احسان انسان کو زیر بار کر دیتا ہے۔

۱۰۵۱ — الْفِتْنَةُ مَقْرُونَةٌ بِالْعَنَاءِ
فتنہ رنج و محن کے قریب رہتے ہیں۔

۱۰۵۲ — الْمِحْنَةُ مَقْرُونَةٌ بِحُبِّ الدُّنْيَا
محنت واصل دنیا کی محبت کے بہت قریب ہے۔

۱۰۵۳ — الْهَوَىٰ مَطِيَّةُ الْفِتَنِ
خواہش نفس فتنے کی سواری ہے۔

۱۰۵۴ — الدُّنْيَا دَارُ الْمِحْنِ
دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

۱۰۵۵ — الطَّاعَةُ عِزُّ الْمَعْسِرِ
(اللہ کی) اطاعت ایک پریشان حال شخص کی عزت ہے۔

۱۰۵۶ — الصَّدَقَةُ كَنْزُ الْمُؤْسِرِ
صدقہ دینا مرد تو نگر کے لیے (ایک) خزانہ ہے۔

۱۰۵۷ — الْمُقْرِيبُ بِالذُّنُوبِ تَائِبٌ
گناہوں کا اعتراف کرنے والا دراصل توبہ کرنے والا ہے۔

۱۰۵۸ — الْمَغْلُوبُ بِالْحَقِّ غَالِبٌ
حق پر رہتے ہوئے مغلوب ہونا حقیقت غالب ہونا۔

- ۱۰۵۹ — السَّاعَاتُ تَنْقُصُ الْأَعْمَارَ
ساعتیں عمروں کو کم کرتی چلی جاتی ہیں۔
- ۱۰۶۰ — الظُّلُمُ يَدْمُرُ الدِّيَارَ
ظلم آبادیوں کو اُجاڑ دیتا ہے۔
- ۱۰۶۱ — التَّوْبَةُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ
توبہ سببِ نزولِ رحمت ہے۔
- ۱۰۶۲ — الْإِصْرَارُ يَجْلِبُ النِّقْمَةَ
گناہ کی تکرار وجہِ ناراضگی (رب) ہے۔
- ۱۰۶۳ — الطَّاعَةُ تَسْتَدِرُّ الْمَثُوبَةَ
اطاعتِ اللہ کے ثواب کو نازل کرتی ہے۔
- ۱۰۶۴ — الْمَعْصِيَةُ تَجْتَلِبُ الْعُقُوبَةَ
(اللہ کی) نافرمانی سزا کے نازل ہونے کا سبب ہوتی ہے۔
- ۱۰۶۵ — الْغَيْبَةُ جَهْدُ الْعَاجِزِ
غیبت ایک ناتوان کی جدوجہد ہے۔

- ۱۰۶۶ — الْجَنَّةُ مَالُ الْفَائِزِ
بہشت (فتح مند) فائزین کا انجم ہے۔
- ۱۰۶۷ — الْبَشَاشَةُ حِبَالَةُ الْمَوَدَّةِ
چہرے کی تازگی محبت کا پھندا ہے۔
- ۱۰۶۸ — الْإِنْصَافُ يَسْتَدِيمُ الْمَحَبَّةَ
انصاف سے محبت دائم و پائندہ رہتی ہے۔
- ۱۰۶۹ — الْحَزْمُ بِإِجَالَةِ الرَّأْيِ
دورانہ پیشی بقدر ظرفِ رائے ہے۔
- ۱۰۷۰ — اللَّحْجَاجُ يَفْسِدُ الرَّأْيَ
انسان دشمنی یا اہل پسندی رائے میں فساد پیدا کرتی ہے۔
- ۱۰۷۱ — الْعَجْزُ يَطْمِيعُ الْأَعْدَاءَ
عجز و ناتوانی دشمنوں کو (حاوی ہونے کی) لالچ پر آمادہ کرتی ہے۔

- ۱۰۶۲ — الخِلافُ يَهْدِمُ الْأَرَءَ
مخالفت تجویزوں کو برباد کر دیتی ہے۔
- ۱۰۶۳ — الرَّأْيُ بِتَحْصِينِ الْأَسْرَارِ
رائے کا (فائدہ) رازوں کی سختی کے ساتھ حفاظت
کرنے سے وابستہ ہے۔
- ۱۰۶۴ — الْإِذَاعَةُ شِيْمَةُ الْأَغْيَارِ
رازوں کا فاش کرنا اغیار کی خصلت ہے۔
- ۱۰۶۵ — إِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ
فرصت کا ضائع ہو جانا غصہ میں مبتلا ہونے
کی وجہ ہے۔
- ۱۰۶۶ — أَوْقَاتُ السَّرْوِ خِلْسَةٌ
اوقاتِ سرور لمحات ہوتے ہیں۔
- ۱۰۶۷ — الْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوبٌ
شر اور بدی کے ذریعہ غالب آنے والا
درحقیقت مغلوب ہے۔

- ۱۰۷۸ — الْمَحَارِبُ لِلْحَقِّ مُحَرَّوْبٌ
حق سے لڑنے والا جنگ کا ہارت ہے۔
- ۱۰۷۹ — الْقَلْبُ مُصَحَّفُ الْفِكْرِ
دل صحیفہ فکر ہے۔
- ۱۰۸۰ — الْيَعْمُ تَدْوَمُ بِالشُّكْرِ
نعمتیں شکر کی وجہ سے دائمی اور پائندہ رہتی ہیں۔
- ۱۰۸۱ — الْوَلَايَاتُ مَصَانِيْدُ الرِّجَالِ
حکومت و انتظام مردوں کے لیے میدانِ آزمائش ہے۔
- ۱۰۸۲ — الْأَعْمَالُ تُسْتَقِيمُ بِالْعَمَالِ
اعمال (امور) کی درستگی اور استقامت کارکنوں (انتظامیہ) سے وابستہ ہے۔
- ۱۰۸۳ — الْيَأْسُ يَعْزِلُ الْأَسِيرَ
(مخلوق سے) ناامیدی اسیر (دنیا) کے لیے باعثِ عزت ہے۔

الطَّمَعُ يُذِلُّ الْأَمِيرَ — ۱۰۸۴
 لالچ منہ مانروا کو (بھی) ذلیل کر دیتی ہے۔

السَّخَاةُ يَكْسِبُ الْحَمْدَ — ۱۰۸۵
 سخاوت مدح و ستائش کو حاصل کرتی ہے۔

الْعَفْوُ يُوْجِبُ الْمَجْدَ — ۱۰۸۶
 عفو و درگزر کا لازمی نتیجہ مجد و بزرگی ہے۔

الْإِمَامَةُ نِظَامُ الْأُمَّةِ — ۱۰۸۷
 امامت درحقیقت نظام امت ہے۔

الطَّاعَةُ تَعْظِيْمُ الْإِمَامَةِ — ۱۰۸۸
 اطاعت درحقیقت تعظیم امامت ہے۔

الدُّنْيَا دَارُ الْمِحْنَةِ — ۱۰۸۹
 دنیا رنج و محن کا گھر ہے۔

الْهَوَى مَطِيَّةُ الْفِتْنَةِ — ۱۰۹۰
 خواہش نفسِ فتنے کی سواری ہے۔

- ۱۰۹۱ — العفو احسن الانتصار
عفو و درگزر سب سے بڑا انتقام ہے۔
- ۱۰۹۲ — الباطل یزل براكه
باطل اپنے سوار کو گرا دیتا ہے۔
- ۱۰۹۳ — الظلم یردی صاحبہ
ستم اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے۔
- ۱۰۹۴ — الکرم حسن الاصطبار
کرم صبر کرنے کے بہترین طریقہ میں پایا جاتا ہے۔
- ۱۰۹۵ — الحزم شدة الاستظهار
دورانِ دشمنی پشت پناہی کو مضبوط کر دیتی ہے۔
- ۱۰۹۶ — التجربة تثمر الاعتبار
تجربے کا (شجر) عبرت کے ثمر عطا کرتا ہے۔
- ۱۰۹۷ — العزادرك الانتصار
عزت انتقام کو اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنے میں ہے۔

القَنَاعَةُ رَأْسُ الْغِنَى

قناعت سر تو نگری ہے۔

۱۰۹۸

الْوَرَعُ أَسَاسُ التَّقْوَى

پسینہ نگاری تقویٰ کے لیے بنیاد ہے۔

۱۰۹۹

الْحِرْصُ يَزِرُ بِالْمُرُوءَةِ

حرص مروت و مردانگی کو عیب دار کر دیتی ہے۔

۱۱۰۰

الْمَلَلُ يَفْسِدُ الْأَخُوَّةَ

دل دکھانا اخوت کو فاسد کر دیتا ہے۔

۱۱۰۱

الْعِزَّةُ حَسَنُ التَّقْوَى

گوشہ نشینی حسن تقویٰ ہے۔

۱۱۰۲

الدُّنْيَا غَنِيمَةُ الْحَقِّ

دنیا کم عقلوں کا مالِ غنیمت ہے۔

۱۱۰۳

الْحَلِيمُ مِنْ أَحْتَمَلِ إِخْوَانَهُ

علیم وہ ہے جو اپنے بھائی بندوں کو برداشت کرتا رہتا ہے۔

۱۱۰۴

۱۱۰۵ — الْكَاطِمُ مِّنْ أَمَاتِ أَضْغَانِهِ
 کاظم (غمے کو کچلنے والا) وہ ہے جو اپنے کینے کو
 مار ڈالتا ہے۔

۱۱۰۶ — الْعَاقِلُ مِّنْ أَحْرَزِ أَمْرِهِ
 عاقل وہ ہے جو اپنے امور کی خود حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۰۷ — الْجَاهِلُ مِّنْ جَهْلِ قَدَرِهِ
 جاہل وہ ہے جو اپنی قدر و قیمت نہیں جانتا۔

۱۱۰۸ — الصَّدَقُ صَاحِبُ كُلِّ شَيْءٍ
 سچائی ہر شے کے لیے خوبی ہے۔

۱۱۰۹ — الْكِذْبُ فَسَادُ كُلِّ شَيْءٍ
 جھوٹ ہر شے کے لیے فساد ہے۔

۱۱۱۰ — الْمَوْتُ يَأْتِي عَلَى كُلِّ حَيٍّ
 موت کا گزر ہر ذی حیات پر ہے۔

۱۱۱۱ — الصَّدَقُ يُنْجِيكَ وَإِنْ خِفْتَهُ
 سچائی تجھے نجات دے گی اگرچہ کہ تو اس
 سے ڈرتا ہی کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۲ — الْكَذِبُ يُرْدِيكَ وَإِنْ أَمِنَتْهُ
 جھوٹ تجھے ہلاک کر دے گا اگرچہ کہ تو اس سے
 کتنا مطمئن کیوں نہ ہو۔

۱۱۱۳ — التَّزْهَدُ يُوْدِي إِلَى الزُّهْدِ
 زہد کی طرف میلان زہد تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۱۱۴ — الْإِعْتِبَارُ يَقُودُ إِلَى الرُّشْدِ
 عبرت حاصل کرنا راہِ رشد کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۱۱۵ — السَّعَادَةُ مَا أَفْضَتْ إِلَى الْفَوْزِ
 نیک بختی وہ ہے جو کامیابی کی طرف لے جائے۔

۱۱۱۶ — الْقَنَاعَةُ تُؤَدِّي إِلَى الْعِزِّ
 قناعت انسان کو عزت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۱۷ — الْعَالِمُ حَيٌّ وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا
 صاحبِ علم زندہ ہے اگرچہ کہ وہ مر گیا ہو۔

۱۱۱۸ — الْجَاهِلُ مَيِّتٌ وَإِنْ كَانَ حَيًّا
 جاہل مردہ ہے اگرچہ کہ وہ زندہ ہو۔

— ۱۱۱۹ المَوَاعِظُ كَهْفُ لِمَنْ وَعَاهَا
مواظظ اس کے لیے ایک حصار ہے جس نے انہیں یاد رکھا۔

— ۱۱۲۰ الْأَمَانَةُ فَوْزٌ لِمَنْ رَعَاهَا
امانت اس کے لیے کامیابی ہے جس نے اس کی رعایت کی

— ۱۱۲۱ التَّقْوَى حِرْزٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا
تقویٰ اس کے لیے حصار ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

— ۱۱۲۲ الشَّرُّ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوبِ
غلۃ حص عیبوں کی برائی جمع کر دیتی ہے۔

— ۱۱۲۳ الْإِنصَافُ يَأْلِفُ الْقُلُوبَ
انصاف دلوں کی الفت ہے۔

— ۱۱۲۴ الْحِرْصُ مَوْقِعٌ فِي كَثِيرٍ الْعُيُوبِ
حرص انسان کو کثیر عیبوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

— ۱۱۲۵ الْكِبَرُ مَصِيدَةُ إِبْلِيسَ الْعَظْمَى
تکبر شیطان کا سب سے بڑا پھندا ہے۔

- ۱۱۲۶ — الحسد مقنصۃ ابلیس الکبریٰ
حسد شیطان کا سب سے بڑا شکار کا ہتھیار ہے۔
- ۱۱۲۷ — الوعد مرض والبرء انجازہ
وعدہ ایک مرض ہے جس کی صحت اس کے پورا کرنے میں ہے۔
- ۱۱۲۸ — الإحسان ذخیر والکریم من حازہ
احسان ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اسے جمع کرے۔
- ۱۱۲۹ — الارتقاء إلى الفضائل صعب منج
فضائل کی طرف ارتقاء ایک سنجات دینے والا
مشکل کام ہے۔
- ۱۱۳۰ — الإنحطاط إلى الرذائل سهل مرد
رذائل کی طرف انحطاط ایک آسان اور ہلاکت
میں ڈالنے والا کام ہے۔
- ۱۱۳۱ — المحسن من صدق أقواله أفعاله
محسن وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی
تصدیق کرتے ہوں۔

۱۱۳۲ — الْكَيْسُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَاخْلَصَ أَعْمَالَهُ
ہوشیار وہ ہے جس نے اپنے نفس کی معرفت
حاصل کی اور اپنے عمل کو خالص کیا۔

۱۱۳۳ — اِظْهَارُ الْغِنَى مِنَ الشُّكْرِ
اظہار تو نگرہی شکر کا (ایک) حصہ ہے۔

۱۱۳۴ — اِظْهَارُ التَّوَّابِ يَجْلِبُ الْفَقْرَ
اظہار پریشانی غربت کو دعوت دیتی ہے۔

۱۱۳۵ — الْمَعِينُ عَلَى الطَّاعَةِ خَيْرُ الْأَصْحَابِ
(اللہ کی) فرمانبرداری میں مدد کرنے والا بہترین
ساتھی ہے۔

۱۱۳۶ — الْقُرْصُ تَمْرٌ مِنَ السَّحَابِ
فرصت اس طرح گزرتی ہے جس طرح بادل
گزر جاتا ہے۔

۱۱۳۷ — الْغَيْبَةُ قُوَّةُ كِلَابِ النَّارِ
غیبت جہنم کے کتوں کی غذا ہے۔

۱۱۳۸ — الْأَمَلُ خَادِعٌ غَارِضٌ
امید مکر کرنے والی، فریب دینے والی اور ضرر پہنچانے والی ہے۔

۱۱۳۹ — إخْفَاءُ الْفَاقَةِ وَالْأَمْرَاضِ مِنَ الْمُرُوءَةِ
مبھوک اور مرض کا چھپانا مردانگی ہے۔

۱۱۴۰ — التَّفَكُّرُ فِي آلَاءِ اللَّهِ يُغْنِي عَنِ الْعِبَادَةِ
اللہ کی بخششوں میں فکر کرنا کتنی اچھی عبادت ہے۔

۱۱۴۱ — الْإِيْشَارَةُ أَفْضَلُ عِبَادَةٍ وَأَجَلُ سَيَادَةٍ
ایشارہ افضل عبادت اور سب سے
عالی مرتبت بزرگی ہے۔

۱۱۴۲ — الْوَاحِدُ مِنَ الْأَعْدَاءِ كَثِيرٌ
دشمن ایک بھی بہت ہوتا ہے۔

۱۱۴۳ — الْمَلِكُ الْمُنْتَقِلُ الزَّائِلُ حَقِيرٌ بَيْسِيرٌ
بادشاہی جو کہ منتقل و زائل ہوتی ہے بہت ہی
حقیر اور چھوٹی چیز ہے۔

- ۱۱۴۳ — الصَّدِيقُ مَنْ صَدَقَ غَيْبَهُ
دوست وہ ہے جس کا نہان (بالن) سچا ہے۔
- ۱۱۴۵ — العنقوصُ مستور عنه عیہ
کئی اس میں ہے جس کے عیب اس سے پوشیدہ ہیں۔
- ۱۱۴۶ — القدرةُ تظهر محمود الخصال
طاقت اور قدرت میں انسان کی پسندیدہ
وَمَذْمُومَهَا
اور ناپسندیدہ خصلتیں ظاہر ہوتی ہیں۔
- ۱۱۴۷ — الغنی والفقر یکشفان جواهر
تو نگری اور غربت میں مردوں کے جوہر
الرِّجَالِ وَأَوْصَافُهَا
اور اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔
- ۱۱۴۸ — المالُ یبدي جواهر الرجال وخالقها
پیسے سے مردوں کے جوہر اور ان کی
طبیعت کا پتہ لگتا ہے۔

۱۱۴۹ — النِّفَاقُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمِينِ
نفاق وہ ہے جس کی بنیاد جھوٹ ہے۔

۱۱۵۰ — الْبَغْيُ سَائِقٌ إِلَى الْحَيْنِ
بغاوت انسان کو ہلاکت و محنت کی طرف لے جاتی ہے۔

۱۱۵۱ — الْفَقْدُ الْمَمْرُضُ فَقْدُ الْأَحْبَابِ
دوستوں کا فقدان مریض بنا دینے والا فقدان ہے۔

۱۱۵۲ — الثَّوَابُ عِنْدَ اللَّهِ سَبْحَانَهُ وَتَعَالَى
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک ثواب

عَلَى قَدْرِ الْمَصَابِ
بقدر مصیبت ہے۔

۱۱۵۳ — السَّكُوتُ عَلَى الْإِحْمَقِ أَفْضَلُ جَوَابِهِ
احمق کے سامنے خاموشی سب سے بہترین
جواب ہے۔

۱۱۵۴ — التَّعْرِیْضُ لِلْعَاقِلِ أَشَدُّ عِتَابِهِ
عقلمند کے لیے اشارہ و کنایہ ہی سب سے بڑی ملامت ہے۔

۱۱۵۵ —————
 الْجَاهِلُ كَزَلَّةِ الْعَالِمِ صَوَابُهُ
 جاہل کی درستگی عالم کی لغزش کی مانند ہے۔

۱۱۵۶ —————
 التَّوْحِيدُ أَنْ لَا تَتَوَهَّمُ
 توحید یہ ہے کہ کسی وابہ میں مبتلا نہ ہو۔

۱۱۵۷ —————
 التَّسْلِيمُ أَنْ لَا تَتَّهِمُ
 تسلیم یہ ہے کہ پھر کوئی تہمت (الٹ پر) نہ لگاؤ۔

۱۱۵۸ —————
 الْمَكْرِيْمُ أَنْ تَتَمَنَّكَ كُفْرٌ
 جس نے تجھے اس میں قرار دیا اس کے ساتھ مکر کفر ہے۔

۱۱۵۹ —————
 إِذَاعَةُ سِرٍّ أَوْ دَعْوَتُهُ غَدْرٌ
 وہ راز جو تجھے ودیعت کیا گیا تھا اس کا فاش
 کرنا غداری ہے۔

۱۱۶۰ —————
 الشَّرُّ أَنْ كُلُّ شَيْءٍ
 غلبہ حرس ہر شر کی بنیاد ہے۔

۱۱۶۱ —————
 الْعِفَّةُ أَنْ كُلُّ خَيْرٍ
 پاک دامنی ہر نیکی کا سر ہے۔

— ۱۱۶۲ المَوَاعِظُ شِفَاءُ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا
مواظظ اس کے لیے شفا ہیں جو ان پر عمل کرے۔

— ۱۱۶۳ الْأَمَانَةُ فُضِيلَةٌ لِمَنْ أَدَّاهَا
امانت اس کے لیے فضیلت ہے جو اُسے ادا کرے۔

— ۱۱۶۴ السَّامِعُ لِلْغَيْبَةِ كَالْمُعْتَابِ
غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کی مانند ہے۔

— ۱۱۶۵ الْمَصِيبَةُ بِالصَّبْرِ اعْظَمُ الْمَصَابِ
مصیبت میں صبر (کا دامن) چھوٹنا سب سے بڑی
مصیبت ہے۔

— ۱۱۶۶ الدَّهْرُ مَوْكِلٌ بِتَشْتِ الْآلَافِ
دہر باہم الفت کرنے والوں کو بھیرنے کے لیے
وکیل مقرر کیا گیا ہے۔

— ۱۱۶۷ الْأُمُورُ الْمُنْتَظِمَةُ يَفْسِدُهَا الْخِلَافُ
امور ایک نظم میں (ہیں) مگر انہیں مخالفت
فسد کر دیتی ہے۔

التَّجَمُّلُ مِنَ اخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ — ۱۱۶۸
تجمل مومنین کے اخلاق میں شامل ہے۔

التَّكَلُّفُ مِنَ اخْلَاقِ الْمُنَافِقِينَ — ۱۱۶۹
تکلف منافقین کے اخلاق کی نشانی ہے۔

الْجِدَلُ فِي الدِّينِ يَفْسِدُ الْيَقِينَ — ۱۱۷۰
دین میں جنگ و جدل یقین کو فاسد کر دیتا ہے۔

النَّاسُ ابْنَاءُ مَا يَحْسِنُونَ — ۱۱۷۱
انسان اپنے حسنِ عمل کے فرزند ہیں۔

الصَّاحِبُ كَالرَّقْعَةِ فَاتَّخِذْهُ مَشَاكِلًا — ۱۱۷۲
ساتھی تعویذ کی مانند ہوتا ہے پس لازمی طور پر اپنا جیسا منتخب کر۔

الرَّفِيقُ كَالصَّدِيقِ فَاخْتَرْهُ مُوَافِقًا — ۱۱۷۳
رفیق ہمزاد دوست ہے پس اپنے موافق فکر اختیار کر۔

الْكِذْبُ تَوْدِي إِلَى النِّفَاقِ — ۱۱۷۴
جھوٹ نفاق تک لے جاتا ہے۔

- ۱۱۴۵ — الشَّرَّاءُ مِنَ مَسَاوِي الْأَخْلَاقِ
غلبدہ حرص بُرے اخلاق میں شامل ہے۔
- ۱۱۴۶ — إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ حُمْقٌ
آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا حماقت ہے۔
- ۱۱۴۷ — الْإِفْرَاطُ فِي الْمَزْجِ خَرَقٌ
مذاق میں زیادتی کینہ پن ہے۔
- ۱۱۴۸ — الْحِلْمُ نَوْرُ جَوْهَرَةِ الْعَقْلِ
حلم ایک نور ہے جس کا جوہر عقل ہے۔
- ۱۱۴۹ — السَّخَاءُ عَنَوَانُ الْمَرْوَةِ وَالنَّبْلِ
سخاوت آدمیت اور بڑے پن کا عنوان ہے۔
- ۱۱۵۰ — الصَّوَابُ مِنْ فُرُوعِ الرَّوِيَّةِ
فکر و قائل کی ایک شاخ درستگی ہے۔
- ۱۱۵۱ — الْمَرْوَةُ مِنْ كُلِّ خَنَاءٍ عَرِيَّةٌ بَرِيَّةٌ
آدمیت و انسانیت ہر خناسے و دشنام سے عاری اور بری ہے۔

۱۱۸۲ — الْعَاقِلُ مَنْ وَعَظَتْهُ التَّجَارِبُ
عقلمند وہ ہے جسے تجربات سکھادیتے ہیں۔

۱۱۸۳ — الْجَاهِلُ مَنْ خَدَعَتْهُ الْمَطَالِبُ
جاہل وہ ہے کہ جس کو اس کے مقاصد دھوکہ دیتے
رہتے ہیں۔

۱۱۸۴ — السُّلْطَانُ الْجَائِرُ يَخِيفُ الْبَرِيَّ
سلطانِ جابر بے گناہ کو (بھی) خوف میں مبتلا رکھتا ہے۔

۱۱۸۵ — الْأَمِيرُ السُّوءُ يَصْطَنِعُ الْبَذِيَّ
برائے مزداغش گوؤں کی پرورش کرتا ہے

۱۱۸۶ — الْجَمَالُ الظَّاهِرُ حَسَنُ الصُّورَةِ
ظاہری جمال صورت کا حسن ، اور

الْجَمَالُ الْبَاطِنُ حَسَنُ السَّرِيرَةِ
باطنی جمال سیرت کا حسن ہے۔

۱۱۸۷ — الْعَاقِلُ مَنْ أَمَاتَ شَهْوَتَهُ
عقلمند وہ ہے جس نے اپنی (اروا) جسمانی
خواہشوں کو مار دیا ہے۔

۱۱۸۸ — الْقَوِيُّ مِنْ قَمَعَ لَذَّتْهُ
قدرت والا وہ ہے جس نے اپنی لذتوں کو کچل دیا ہے۔

۱۱۸۹ — الْيَفَاقُ مِنْ أَثَا فِي الذِّلِّ
نفاق زلت کی ریگ کے نیچے رکھے جانے والا ایک تھیر ہے۔

۱۱۹۰ — الْحَمَقُ مِنْ شِمَارِ الْجَهْلِ
حمات جہالت کا ثمر ہے۔

۱۱۹۱ — الْجَزَعُ اتَّعَبَ مِنَ الصَّبْرِ
نالہ و زاری صبر سے زیادہ مشکل تر ہے (نتیجہ میں)

۱۱۹۲ — الْخَيْرُ أَسْهَلُ مِنْ فِعْلِ الشَّرِّ
نیکی کا کام بدی کے کام کرنے سے آسان تر ہے۔
(معاشرتی اور سماجی اعتبار سے)

۱۱۹۳ — الْإِسْتِغَالُ بِالْفَائِتِ يَضِيعُ الْوَقْتُ
فوت ہو جانے والی چیز میں مشغول رہنا وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۱۹۴ — الرِّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تَوْجِبُ الْمَقْتِ
دنیا کی طرف رغبت باعثِ تاراضگی (رب) ہے۔

- ۱۱۹۵ — المَشِيبُ رَسُوْلُ الْمَوْتِ
بڑھاپا موت کا قاصد ہے۔
- ۱۱۹۶ — الْمَجْرِبُ أَحْكَمُ مِنَ الطَّيِّبِ
تجربہ شدہ (نسخہ) طیب سے زیادہ محکم ہوتا ہے۔
- ۱۱۹۷ — الْغَرِيبُ مِنْ لَيْسَ لَهُ حَبِيبٌ
غریب وہ ہے جس کا کوئی حبیب نہ ہو۔
- ۱۱۹۸ — الدُّنْيَا كَيَوْمٍ مَضَى وَشَهْرٌ انْقَضَى
دنیا گزرے ہوئے دن یا گزرنے والے مہینے کی مانند ہے۔
- ۱۱۹۹ — الدُّنْيَا دَارُ الْغُرَبَاءِ وَمَوْطِنُ الْأَشْقِيَاءِ
دنیا غریبوں کا گھر اور بدبختوں کا وطن ہے۔
- ۱۲۰۰ — الْمُسْتَشِيرُ مَتَّحِصِنٌ مِنَ السَّقَطِ
مشورہ کرنے والا ٹھوکر کھانے سے پناہ میں ہے۔
- ۱۲۰۱ — الْمُسْتَعِدُّ مَتَهَوِّرٌ فِي الْخَطَايَا وَالْغَلَطِ
خود راہی کرنے والا خطا اور غلطی میں اچانک
گرفتار ہو سکتا ہے۔

۱۲۰۲ — اِطْرَاحُ الْكَلْبِ اشْرَفُ قِنِيَةٍ
دنیاوی (زندگی کی) تکلیفوں سے باز رہنا
شریف ترین ذخیرو ہے۔

۱۲۰۳ — اَوَّلُهُ بِالدُّنْيَا اعْظَمُ فِتْنَةٍ
دنیا کی فریفتگی عظیم ترین فتنہ ہے۔

۱۲۰۴ — النَّدَمُ عَلَى الْخَطِيئَةِ اِسْتِغْفَارُ
خطا پر ندامت اِستغفار ہے۔

۱۲۰۵ — الْمَعَاوِدَةُ إِلَى الذَّنْبِ اِصْرَارُ
گناہ کا دوبارہ ارتکاب اصرار ہے۔

۱۲۰۶ — الرَّأْيُ كَثِيرٌ وَالْحُزْمُ قَلِيلٌ
رائے کی کثرت ہے اور احتیاط کی قلت ہے۔

۱۲۰۷ — الْبَرِّ صَحِيحٌ وَالْمَرِيْبُ عَلِيلٌ
پاک دامن تندرست ہے جب کہ شک
کرنے والا بیمار ہے۔

۱۲۰۸ — الحقُّ اِحقُّ انْ يَتَّبِعَ
حق اس بات کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے
کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۱۲۰۹ — الوَعظُ النَّافِعُ مَارِدِعٌ
نفع بخش وعظ وہ ہے جو از کتاب (جزم) سے روک دے۔

۱۲۱۰ — الْمُسْتَشِيرُ عَلَى طَرَفِ النَّجَاحِ
مشورہ کرنے والا کامیابی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۱ — الْمُسْتَدْرِكُ عَلَى شِفَا صَاحِبِ
تدارک کرنے والا درستگی کے کنارے پر ہے۔

۱۲۱۲ — اللِّسَانُ سَبْعُ اِنْ اُطْلِقَتْهُ عَقْرٌ
زبان ایک درندہ ہے اگر تو نے اس کو آزاد
کیا تو زخمی کر دے گا۔

۱۲۱۳ — الْغَضَبُ شَرٌّ اِنْ اطْعَمْتَهُ دَمْرٌ
غضب وہ بدی ہے کہ اگر تو اس کی اطاعت
کرے گا تو وہ برباد کر دے گی۔

الْبَغْيُ أَعْجَلَ شَيْءٍ عِقُوبَةً ————— ۱۲۱۳
کسرشی سب سے زیادہ جلد سزا لانے والی شے ہے۔

الْبِرُّ أَعْجَلَ شَيْءٍ مَشُوبَةً ————— ۱۲۱۵
خود کو محروم رکھ کے دوسرے کو عطا کرنا سب سے جلدی ملنے والا ثواب ہے۔

الْعِلْمُ كَثِيرٌ وَالْعَمَلُ قَلِيلٌ ————— ۱۲۱۶
علم کثرت سے ہے اور عمل بہت قلت سے ہے۔

الْدِّينُ ذَخْرٌ وَالْعِلْمُ دَلِيلٌ ————— ۱۲۱۷
دین ذخیرہ ہے علم رہنما ہے۔

الْكَرِيمُ يَشْكُرُ الْقَلِيلَ، ————— ۱۲۱۸
کریم قلیل کا شکر گزار ہوتا ہے،
وَاللَّيْمُ يَكْفُرُ الْجَزِيلَ
اور کمین بہت زیادہ کا بھی کفران کرتا ہے۔

الدَّوْلَةُ كَمَا تَقْبَلُ تَنْدِيرُ ————— ۱۲۱۹
دولت جس طرح رخ کرتی ہے اسی طرح پیٹھ بھی دکھاتی ہے۔

۱۲۲۰ — الدُّنْيَا كَمَا تَجِبُرُ تَكْسِرُ
دنیا جس طرح جبر کرتی ہے اسی طرح ٹوٹ بھی جاتی ہے۔

۱۲۲۱ — الْعَجُولُ مَخْطِئٌ وَإِنْ مَلَكَ
عجلت کرنے والا خطا کر کے ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ
کتنا ہی ملکہ بھی رکھتا ہو۔

۱۲۲۲ — الْمَتَانِي مُصِيبٌ وَإِنْ هَلَكَ
غور و فکر سے کام لینے والا درست ہوتا ہے اگرچہ کہ
وہ کتنا ہی ہلاکت میں مبتلا ہو۔

۱۲۲۳ — أَمَارَاتُ الدُّوَلِ، انْشَاءُ الْحِيلِ
حکومتوں کی سربراہی مکرو فریب کی انشا پر دازی ہے۔

۱۲۲۴ — أَمَارَاتُ السَّعَادَةِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ
سعادت کا نشان اخلاص عمل ہے۔

۱۲۲۵ — اصْطِنَاعُ الْعَاقِلِ أَحْسَنُ فُضِيلَةٍ
عقلمند کی نیکی بہترین فضیلت ہے۔

۱۲۲۶ — اصْطِنَاعُ اللَّئِيمِ أَقْبَحُ رَذِيلَةٍ
کینے کی نیکی بدترین رذالت ہے۔

۱۲۲۷ — الْعِلْمُ كَنْزٌ عَظِيمٌ لَا يَفْنَى
علم وہ عظیم خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا ہے۔

۱۲۲۸ — الْعَقْلُ ثَوْبٌ جَدِيدٌ لَا يَبْلَى
عقل وہ جدید لباس ہے جو کبھی میلنا نہیں ہوتا۔

۱۲۲۹ — الْاِحْمَقُ لَا يَحْسُنُ بِالْهَوَانِ
احمق توہین کے باوجود نیکی اختیار نہیں کرتا۔

۱۲۳۰ — الْجَزَاءُ عَلَى الْاِحْسَانِ بِالْاِسَاءَةِ
مان کی جزا بدی کے ساتھ دینا
كُفْرَانٌ۔

کفرانِ نعمت ہے۔

۱۲۳۱ — الْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قُدْرَةَ
عالم وہ ہے جس نے اپنی قدر (قیمت)
پہچان لی ہے۔

۱۲۳۲ — الْجَاهِلُ مَنْ جَهِلَ امْرَأَةً
جاہل وہ ہے جو اپنے معاملات سے کبھی غافل ہے۔

الْعَاقِلُ يَعْتَمِدُ عَلَى عَمَلِهِ ————— ۱۲۳۳

عقلمند اپنے عمل پر بھروسہ کرتا ہے،

الْجَاهِلُ يَعْتَمِدُ عَلَى أَمَلِهِ

جاہل اپنی امیدوں پر اعتماد رکھتا ہے۔

الْعَالِمُ يَنْظُرُ بِقَلْبِهِ وَخَاطِرِهِ ————— ۱۲۳۴

عالم اپنے دل اور اپنی توجہات سے دیکھتا ہے،

الْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِهِ وَنَاطِرِهِ

جاہل اپنی آنکھوں اور اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔

الشَّكُّ يَطْفِئُ نُورَ الْقَلْبِ ————— ۱۲۳۵

شک دل کے نور کو بجھا دیتا ہے۔

الطَّاعَةُ تَطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ ————— ۱۲۳۶

اطاعت اللہ کے غضب کو ٹھنڈا

کر دیتی ہے۔

الْإِيمَانُ بَرِيٌّ مِنَ النِّفَاقِ ————— ۱۲۳۷

ایمان نفاق سے بیزار رہتا ہے۔

۱۲۳۸ — الْمُؤْمِنُ مَنْزِلَةٌ عَنِ الزَّيْغِ وَالشَّقَاقِ
مؤمن دل کے میل اور دشمنی سے پاک و پاکیزہ رہتا ہے۔

۱۲۳۹ — الصَّادِقُ عَلَى شَرَفٍ مِنْ جِلَّةٍ وَكَرَامَةٍ
سچ بولنے والا نجات اور کرامت کے شرف کی بلندی پر ہے

۱۲۴۰ — الْكَاذِبُ عَلَى شَفَا مَهْوَاةٍ وَمَهَانَةٍ
جھوٹ بولنے والا گہرے کنوئیں اور توہین کے کنارے پر ہے۔

۱۲۴۱ — الصَّبْرُ عَوْنٌ شَيْءٌ عَلَى الدَّهْرِ
صبر زمانے کی ناسازگاریوں پر سب سے بڑا
مددگار ہے۔

۱۲۴۲ — الْحَزْمُ وَالْفَضِيلَةُ فِي الصَّبْرِ
صبر میں دو رائدشی اور مرتبہ کی بلندی پائی جاتی ہے۔

۱۲۴۳ — الْعَقْلُ مَنْزِلَةٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
عقل منکرات سے دور کرنے والی اور

أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ
مہلایوں کا حکم دینے والی ہے۔

العقل حيث كان ألف مالف — ۱۲۳۲
عقل جہاں بھی ہوا اس دینی ہے اور قابلِ الفت ہوتی ہے۔

الصبر خير جنود المؤمنين — ۱۲۳۵
صبر مومن کے لشکروں میں سب سے بہترین (لشکر) ہے۔

الصدق اشرف خلائق الموقن — ۱۲۳۶
صداقت صاحب یقین کا سب سے شریف ترین خلق ہے۔

العقل شجرة ثمرها السخاء والحياء — ۱۲۳۷
عقل وہ درخت ہے جس کا ثمر سخاوت اور حیا ہے۔

الدين شجرة اصلها التسليم والرضا — ۱۲۳۸
دین وہ درخت ہے جس کی جڑ تسلیم و رضا ہے۔

آلة الرياسة سعة الصدر — ۱۲۳۹
سینہ کی وسعت حکومت کرنے کا ایک آلہ ہے۔

أول العبادۃ انتظار الفرج بالصبر — ۱۲۵۰
صبر کے ساتھ اچھے وقت کا انتظار عبادت کا آغاز ہے۔

۱۲۵۱ — البخل بالموجود سوء الظن بالمعبود
حاضر اور موجود میں بخل کرنا معبود کے ساتھ بدگمانی ہے۔

۱۲۵۲ — الزهد ان لا تطلب المفقود
موجود کے ختم ہونے تک مفقود (مزید) کا
حتیٰ بعدم الموجود
طلب نہ کرنا زہد کہلاتا ہے

۱۲۵۳ — الکریم من بذل إحسانه
کریم اپنے احسان میں تسلسل کا پہلو نہ نظر رکھتا ہے۔

۱۲۵۴ — اللئیم من کثر امتنانه
کین وہ ہے جس کا احسان جتنا کثرت سے ہو۔

۱۲۵۵ — العاقل من بذل نداءه
عاقل وہ ہے جو اپنے (کرم) کی بارش برساتا رہے۔

۱۲۵۶ — الحازم من کف اذاه
دور اندیش وہ ہے جو اپنی اذیت رسانیوں کو
قابو کیے ہوئے ہے۔

۱۲۵۷ — إِخْلَاصُ التَّوْبَةِ يَسْقِطُ الْحَوْبَةَ
توبہ کا اخلاص بُرائیوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

۱۲۵۸ — إِحْسَانُ النِّيَّةِ يُوْجِبُ الْمَثُوبَةَ
احسان کرنے کی نیت ہی سے ثواب واجب ہو جاتا ہے۔

۱۲۵۹ — الْحَصْرُ خَيْرٌ مِنَ الْهَذَرِ
(گفتگو میں) عاجز رہنا چھپوری گفتگو سے بہتر ہے۔

۱۲۶۰ — الْهَذَرُ مَقْرِبٌ مِنَ الْغَيْبِ
فضول گفتگو حادثات کو قریب تر کر دیتی ہے۔

۱۲۶۱ — الْحَصْرُ يَضْعِفُ الْحُجَّةَ
ضعف کلام محبت کو کمزور کر دیتا ہے۔

۱۲۶۲ — الْهَذَرُ يَأْتِي عَلَى الْمَوْجَةِ
مسخرہ پن کبھی زندگی یا روح پر وبال بن جاتا ہے۔

۱۲۶۳ — الْحَسُودُ غَضَبَانٌ عَلَى الْقَدَرِ
حسد کرنے والے دراصل (اللہ کی) قدر (تقدیر) پر غضبناک ہوتے ہیں۔

۱۲۶۳ — المَخَاطِرُ مَتَهَجِّمٌ عَلَى الْغُرَرِ
اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنے والا ہی دراصل اپنے
آپ کو فریب کاریوں میں دھکیلنے والا ہے۔

۱۲۶۵ — الْغِنَى مِنَ اسْتِغْنَى بِالْقَنَاعَةِ
غنی وہ ہے کہ جس نے قناعت کے ذریعہ تو نگری پائی ہو۔

۱۲۶۶ — الْعَزِيزُ مَنْ اعْتَزَّ بِالطَّاعَةِ
عزت دار وہ ہے جو اطاعت کے ذریعہ صاحب عزت بنا ہو۔

۱۲۶۷ — الْبَاطِلُ مَوْقِعَةٌ فِي الْإِضْطِلَالِ
باطل امور گمراہی میں پھنسا دیتے ہیں۔

۱۲۶۸ — الْبَخِيلُ مَتَحَجِّجٌ بِالْمَعَاذِيرِ
کبجوس غدر خواہی اور دجوات پیش کر کے

وَالْتَعَالِيلُ
حجت ڈھونڈتا ہے۔

۱۲۶۹ — الْعَقْلُ زَيْنٌ لِمَنْ رَزَقَهُ
عقل اس کے لیے زینت ہے جس کو یہ رزق عطا کیا گیا ہے۔

۱۲۶۰ — الْعِلْمُ رُشْدٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهِ
علم اس کے لیے باعثِ رُشد ہے جو اس پر عمل کرے۔

۱۲۶۱ — الْفِكْرُ فِي غَيْرِ الْحِكْمَةِ هَوَسٌ
حکمت کے علاوہ کسی اور چیز کی فکر ہوس ہے۔

۱۲۶۲ — الصَّمْتُ بِغَيْرِ تَفَكُّرٍ خَرَسٌ
فکر کے بغیر خاموشی گونگا پن ہے۔

۱۲۶۳ — الْخَلْقُ الْمَحْمُودُ مِنْ ثَمَارِ الْعَقْلِ
اخلاقِ محمودہ عقل کا ثمر ہیں

۱۲۶۴ — الْخَلْقُ الْمَذْمُومُ مِنْ ثَمَارِ الْجَهْلِ
قابلِ ملامت اخلاق (در اصل) جہالت کا ثمر ہیں

۱۲۶۵ — اللِّسَانُ مِيزَانُ الْإِنْسَانِ
زبان انسان کے (تولنے کی) میزان ہے۔

۱۲۶۶ — الْكَذِبُ شَيْنُ اللِّسَانِ
جھوٹ زبان کے لیے ایک عیب ہے۔

۱۲۷۷ — الْعَاقِلُ مِنَ اتَّعَظَ بِغَيْرِهِ
عقلمند وہ ہے جو نصیحت میں اپنے غیر کا محتاج نہیں ہے۔

۱۲۷۸ — الْجَاهِلُ مِنَ اخْتَدَعَ لِهَوَاهُ وَغُرُورِهِ
جاہل وہ ہے جس نے اپنی خواہش نفس اور غرور سے دھوکا کھایا ہے۔

۱۲۷۹ — الْمَغْبُوطُ مِنْ قَوَىٰ يَقِينِهِ
رشک کیے جانے کے قابل وہ ہے جس کو اپنے یقین نے قوی کر دیا ہو۔

۱۲۸۰ — الْمَغْبُورُ مِنْ فُسْدِ دِينِهِ
فریب خوردہ وہ ہے جس نے اپنے دین کو فاسد کر دیا ہو۔

۱۲۸۱ — الْمُؤْمِنُ مِنْ مَنِيبِ مُسْتَغْفِرِ تَوَابِ
مومن انابت کرنے والا استغفار کرنے والا اور توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۲ — الْمُصَانِفُ مَكُورٌ مُضِرٌ مَرْتَابِ
منافق مکر کرنے والا ضرر پہنچانے والا اور رشک کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۲۸۳ — أَصَابَ مُتَانٍ أَوْكَادَ
سوچ سمجھ کر کام کرنے والا منزل یا اس کے نزدیک ہے،

أَخْطَا مُسْتَعِجِلٌ أَوْكَادَ
عجلت پسند خطا پر یا خطا کے قریب ہے۔

۱۲۸۴ — الْعَقْلُ فِي الْغُرْبَةِ قَرِيبٌ
عقل دراصل بے وطنی میں ہم نشین ہے۔

۱۲۸۵ — الْحَقُّ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ
وطن میں حماقت دراصل وطن سے دوری ہے۔

۱۲۸۶ — السَّعِيدُ مَنْ أَخْلَصَ الطَّاعَةَ
سعادت مند وہ ہے جس نے اپنی اطاعت
کو خالص کر لیا ہو۔

۱۲۸۷ — الْفَنَى مِنْ أَشْرَاقِنَاةٍ
تو بیکر وہ ہے جو قناعت پر تکیہ کیے بیٹھا ہو۔

۱۲۸۸ — الدِّينُ يَصْدُ عَنِ الْمَحَارِمِ
دین انسان کو حرام کاری سے روکتا ہے۔

۱۲۸۹ — الْمَرْوَّةُ تَحْتُ عَلَى الْمَكَارِمِ
مردانگی انسان کو مکارم (اعلیٰ اخلاق) پر
برائے نیکمندی کرتی ہے۔

۱۲۹۰ — الْكَرَمُ تَحْمِلُ أَعْبَاءَ الْمَغَارِمِ
(اللہ اور بندوں کے) قرضوں کے بوجھ کو اٹھا
لینا ایک کرم ہے۔

۱۲۹۱ — النَّصِيحَةُ مِنْ أَخْلَاقِ الْكِرَامِ
نصیحت کرنا کریم لوگوں کے اخلاق میں داخل ہے۔

۱۲۹۲ — الْفِشُّ مِنْ أَخْلَاقِ اللَّئِمَاتِ
بناوٹی پن کمینوں کے اخلاق میں شامل ہے۔

۱۲۹۳ — الشُّكْرُ تَرْجَمَانُ النَّيَّةِ وَلِسَانُ الطُّوَيَّةِ
شکر نیت کا ترجمان اور باطن کی زبان ہے۔

۱۲۹۴ — إِخْلَاصُ الْعَمَلِ مِنْ قُوَّةِ الْيَقِينِ وَصَلَحِ النَّيَّةِ
عمل کا اغلاص، یقین کی قوت اور نیت کی درستگی
کا نتیجہ ہے۔

۱۲۹۵ — الْمَصَائِبُ بِالسَّوِيَّةِ مَقْسُومَةٌ
مصیبتیں برابری کے ساتھ خلافت میں تقسیم

بَيْنَ الْبَرِيَّةِ
کی گئی ہیں۔

۱۲۹۶ — الْعَالِمُ الَّذِي لَا يَمْلُ مِنْ
عالم وہ ہے جو علم سیکھنے سے کبھی

تَعْلَمُ الْعِلْمُ
دل تنگ نہیں ہوتا۔

۱۲۹۷ — الْحَلِيمُ الَّذِي لَا يَشْقُ عَلَيْهِ
حلیم وہ ہے جس پر حلم کی دشواریاں

مَوْنَةُ الْحَلِيمِ
شاق نہ گزریں۔

۱۲۹۸ — الْمُؤْمِنُ غَرِيْبُهُ النَّصْحُ وَ
مومن وہ ہے جس کی خصلت بے کھوٹ اور

سَجِيَّتُهُ الْكَظْمُ
جس کی خُوف غفے کو کچلنے والی ہو۔

۱۲۹۹ — الْاَيَّامُ تَوْضِیْحُ السَّرَائِرِ الْكَامِنَةِ
(گردش ایام) پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔

۱۳۰۰ — الْأَعْمَالُ فِي الدُّنْيَا تِجَارَةٌ الْآخِرَةِ
دنیا کا عمل آخرت کی تجارت ہے۔

۱۳۰۱ — الْفَقْرُ مَعَ الدِّينِ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ
غربت میں قرض سُرخ موت ہے (بہت بُری موت)

۱۳۰۲ — الْفَقْرُ مَعَ الدِّينِ الشَّقَاءُ الْأَكْبَرُ
غربت میں قرض سب سے بڑی بد بختی ہے۔

۱۳۰۳ — السَّائِي فِي الْفِعْلِ يَوْمِنُ الْخَطْلُ
کام کی رفتار میں اعتدال اس کو بگڑنے سے روکتا ہے۔

۱۳۰۴ — التَّرْوِي فِي الْقَوْلِ يَوْمِنُ الزَّلُّ
سوچ کر کلام کرنا خطا سے بچاتا ہے۔

۱۳۰۵ — الْمَوَاسَاةُ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ
مجاہل چارگی رکھنا افضل اعمال ہے۔

۱۳۰۶ — الْمُدَارَاةُ أَحْمَدُ الْخِلَالِ
خاطر مدارات کرنا سب سے زیادہ قابل تعریف
خصلت ہے۔

۱۳۰۷ — أَخُو الْعِزِّ مَنْ تَحَلَّى بِالطَّاعَةِ
عزت کا بھائی وہی ہے جو اطاعت (الہی) سے
آراستہ ہو۔

۱۳۰۸ — أَخُو الْغِنَى مِنَ التَّحَفِ بِالْقَنَاعَةِ
تو نگرے کا بھائی وہ ہے جو (ردائے) قناعت
میں پوشیدہ رہتا ہو۔

۱۳۰۹ — الزَّهْدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاحَةُ الْعَظْمَى
دنیا میں زہد اختیار کرنا راحتِ عظمیٰ ہے۔

۱۳۱۰ — الْإِسْتِهْتَارُ بِالنِّسَاءِ شَيْعَةُ النَّوْكَى
عورتوں کا پرستار ہونا کم عقلوں کی خصلت ہے۔

۱۳۱۱ — الْإِتِّكَالُ عَلَى الْقَضَاءِ أَرْوَحُ
قضائے الہی پر اعتماد سب سے بڑی راحت ہے۔

۱۳۱۲ — الْإِسْتِغَالُ بِتَهْذِيبِ النَّفْسِ أَصْلَحُ
 نفس کو مہذب بنانے میں مشغول رکھنا سب سے اچھی اصلاح ہے۔

۱۳۱۳ — الْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ أَرْبَحُ
 اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرنا سب سے سودمند تجارت ہے۔

۱۳۱۴ — الرَّجَاءُ لِرَحْمَةِ اللَّهِ أَنْجَحُ
 اللہ کی رحمت سے امید رکھنا سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۱۳۱۵ — اَلْحُرُّ حُرٌّ اِنْ مَسَّهُ الضَّرُّ
 آزاد ستمیوں میں گھر کر بھی آزاد رہتا ہے،
 الْعَبْدُ عَبْدٌ اِنْ سَاعَدَهُ الْقَدَرُ
 غلام پھر بھی غلام رہتا ہے اگرچہ کہ اس کی مددگار اللہ کی قدر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۱۶ — الْكُرمُ اِیْشَارُ الْعَرَضِ عَلَی الْمَالِ
 عزت نفس کو مال پر ترجیح دینا کرم ہے۔

اللُّؤْمُ إِیْشَارُ الْمَالِ عَلَى الرِّجَالِ — ۱۳۱۷
 آدمی پر مال کو ترجیح دینا کمینہ پن ہے۔

الْعَقْلُ رَقِيٌّ إِلَى عِلِّيِّينَ — ۱۳۱۸
 عقل انسان کو آسمانِ ہفتم کی بلندی تک
 لے جاتی ہے۔

الْهَوَىٰ هَوَىٰ إِلَىٰ اسْفَلَ سَافِلِينَ — ۱۳۱۹
 خواہش نفس انسان کو اسفلِ سافلین تک
 گرا دیتی ہے۔

التَّعَاوُنُ عَلَىٰ إِقَامَةِ الْحَقِّ — ۱۳۲۰
 قیامِ حق کے لیے تعاونِ امانت و
 امانۃ و دیانۃ
 دیانت ہے۔

التَّظَاْفَرُ عَلَىٰ نَصْرِ الْبَاطِلِ — ۱۳۲۱
 باطل کی مدد کے لیے یاری و مددگاری
 لؤم و خیانۃ
 ملامت بھی ہے اور خیانت بھی۔

۱۳۲۲ — الْمَعْرُوفُ اَنْمَى زَرْعًا وَافْضَلُ كَنْزٍ
مہلانی سب سے زیادہ بڑھنے والی زراعت اور
افضل و برتر خزانہ ہے۔

۱۳۲۳ — التَّقْوَى اَوْفَقُ حِمَى وَاقِي حِرْزٍ
تقویٰ سب سے محکم قلعہ اور سب سے طاقتور
حصار ہے۔

۱۳۲۴ — الْغِنَى عَنِ الْمُلُوكِ اَفْضَلُ مُلْكٍ
اہل حکومت سے بے نیازی سب سے افضل
بادشاہی ہے۔

۱۳۲۵ — الْجِرَاءَةُ عَلَى السُّلْطَانِ اَعْجَلَ هَلَكٍ
صاحب حکومت سے جرات اختیار کرنا ہلاکت کو
بہت جلد لاتا ہے۔

۱۳۲۶ — الْعَجَلُ قَبْلَ الْاِمْكَانِ يُوْجِبُ الْغَضَبَ
کسی کام کے وقوع سے پہلے عجلت غصے کا سبب بن جاتی ہے

۱۳۲۷ — الصَّبْرُ عَلَى الْمَضْضِ يُوْدِي
رنج و مصیبت پر صبر کرنا ثواب و نیکی کے

إِلَى إِصَابَةِ الْفُرْصَةِ
(آبِ حیات) تک لے جاتا ہے۔

السَّلَامُ عَلَیْهِ السَّلَامَةُ وَ — ۱۳۲۸
صلح و سلامتی امن و آشتی کا سبب اور
عَلَامَةُ الْإِسْتِقَامَةِ
اور استقامت کا نشان ہے۔

الْحِلْمُ حِلْيَةُ الْعِلْمِ وَعِلَّةُ السَّلَامِ — ۱۳۲۹
بردارِ علم کی زینت اور صلح و آشتی کی علت ہے۔

الْغَضَبُ عَدُوٌّ فَلَا تُفْلِكْهُ نَفْسُكَ — ۱۳۳۰
غضب دشمن ہے اس کو اپنے نفس کا مالک نہ بننے دے۔

اللَّؤْمُ قَبِيحٌ فَلَا تَجْعَلْهُ لِبَسَكَ — ۱۳۳۱
بخیل بُری ہے پس تو اس کو اپنا لباس نہ بنا۔

الْجَهْلُ يَزِلُّ الْقَدَمَ وَيُورِثُ النَّدَمَ — ۱۳۳۲
جہالت قدموں کو لڑکھڑاتی ہے اور
ندامت کو بلا دیتی ہے۔

۱۳۳۳ — الحياء تمام الکرم واحسن الشيم
حیا کرم کا پورا ہونا اور خصلت کا سب سے
بہترین ہونا ہے۔

۱۳۳۴ — الدين لا يصلحه الا العقل
دین کی کوئی چیز اصلاح نہیں کر سکتی مگر عقل۔

۱۳۳۵ — الرعية لا يصلحها الا العدل
عوام کی کوئی چیز اصلاح نہیں کر سکتی مگر عدل۔

۱۳۳۶ — الصمت آية النبيل وثمرته العقل
خاموشی سبابت کا نشان اور عقل کا ثمر ہے۔

۱۳۳۷ — الاحسان الى المصبي احسن الفضل
برے کے ساتھ احسان سب سے اچھا فضل ہے۔

۱۳۳۸ — التودد الى الناس رأس العقل
انسان دوستی (بی) سر عقل ہے۔

۱۳۳۹ — الجهاد عماد الدين ومنهاج السعداء
جہاد دین کا ستون اور نیک بختوں کی روشن راہ ہے۔

۱۳۲۰ — الْمَجَاهِدُونَ تَفْتَحُ لَهُمْ
مَجَاهِدُ وہ ہیں جن کے لیے آسمان کے
أَبْوَابُ السَّمَاءِ
دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

۱۳۲۱ — الْمُتَّقُونَ قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ وَ
مُتَّقِينَ وہ ہیں جن کے دل غمگین اور
شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ
جن کے شر سے لوگ امن میں ہیں۔

۱۳۲۲ — الْمُؤْمِنُونَ خَيْرٌ أَمْوَالَهُمْ مَأْمُونَةٌ
مُؤْمِنِينَ وہ ہیں جن سے نیکوں کی امید رکھی جاتی ہے
وَشُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ
اور جن کے شر سے لوگوں کو امن ہے۔

۱۳۲۳ — الْإِيمَانُ صَبْرٌ فِي الْبَلَاءِ وَ
إِيمَانِ بلاؤں میں صبر اور
شُكْرٌ فِي الرَّخَاءِ
آسانی میں شکر کا نام ہے۔

الشُّكْرُ زِينَةُ الرِّخَاءِ وَحِصْنُ النِّعَمِ — ۱۳۴۲
شکر آسائیں کی زینت اور حفظِ نعمت کے
لیے ایک قلعہ ہے۔

المَغْبُونُ مَنْ بَاعَ جَنَّةَ عَلِيَّةٍ — ۱۳۴۵
غریب خوردہ وہ ہے جس نے بلند جنت کو
بِمَعْصِيَةِ دَنِيَّةٍ
پست نامرمانی کے عوض بیچا ہے۔

إِحْتِمَالُ الدَّنِيَّةِ مِنْ كَرَمِ السَّجِيَّةِ — ۱۳۴۶
کینہہ پن کو برداشت کرنا اخلاق کی خوبصورتی
میں شامل ہے۔

الْمَوَاعِظُ صِقَالُ النُّفُوسِ وَجِلَاءُ الْقُلُوبِ — ۱۳۴۷
موعظ نفسوں کو صاف کرتے ہیں اور دلوں
کو جلا بخشتے ہیں۔

التَّوْبَةُ تَطْهَرُ الْقُلُوبَ وَتَغْسِلُ الذُّلُوبَ — ۱۳۴۸
توبہ دلوں کو پاک اور گناہوں کو
دھو ڈالتی ہے۔

۱۳۴۹ — الْغَضَبُ يَفْسِدُ الْأَلْبَابَ وَ
غیظ و غضب عقلوں کو فاسد اور درست

يُبْعِدُ مِنَ الصَّوَابِ
سوچ سے دور کر دیتا ہے۔

۱۳۵۰ — الْإِعْجَابُ يَنْدُ الصَّوَابَ وَافَةً
خود بینی درستگی کی ضد اور عقلوں

الْأَلْبَابِ
کی آفت ہے۔

۱۳۵۱ — الْأَمَلُ يَفْسِدُ الْعَمَلَ وَيَفْنِي الْأَجَلَ
امید عمل کو فاسد اور اجل (عمر کو) فنا کر دیتی ہے۔

۱۳۵۲ — التَّثَبُّتُ فِي الْقَوْلِ يُؤْمِنُ الْعِثَارَ
گفتگو میں ثابت کلامی ٹھوکر اور لغزش

وَالزَّلَلُ

سے بچاتی ہے۔

۱۳۵۳ — إِخْوَانُ الدِّينِ أَبْقَى مَوَدَّةً
دینی بھائیوں کی محبت سب سے زیادہ دیر پا ہوتی ہے۔

الصَّدَقُ أَفْضَلُ عَدَّةٍ

سچائی بہترین تیاری ہے۔

۱۳۵۴

اخْتُسِفِيْدَا خَيْرِ مِّنْ اخْتُسِفِيْدَا

وہ بھائی (دوست) جس سے تو استفادہ کرے بہتر ہے اس بھائی (دوست) سے جسے تو کچھ دے۔

۱۳۵۵

إِدْمَانُ الشَّيْبِ يُوْرِثُ أَنْوَاعَ الْوَجَعِ

ہمیشہ شکم سیر رہنا مختلف درد پیدا کرتا ہے۔

۱۳۵۶

الشَّيْبُ يُوْرِثُ الْإِشْرَاقَ وَيَنْسِدُ الْوَرَعُ

شکم سیری باعثِ مستی اور پرہیزگاری کو فاسد کر دیتی ہے۔

۱۳۵۷

أَسْبَابُ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ وَ

دنیا کے اسباب کاٹ دیے گئے ہیں اور اس کی

۱۳۵۸

عَوَارِيْهَا مُرْتَجِعَةٌ

عارضی چیزیں (ہمیشہ) دوسروں کو دے دی گئی ہیں۔

إِثَارُ الدَّعَةِ يَقْطَعُ أَسْبَابَ الْمَنْفَعَةِ

آسائشوں کی ترجیح اسبابِ منفعت کو کاٹ دیتی ہے۔

۱۳۵۹

۱۳۶۰ — الْإِطْرَاءُ يُحْدِثُ الزَّهْوَ وَ

حد سے زیادہ تعریف انسان میں تکبر پیدا کرتی

يُدْنِي مِنَ الْغُرَّةِ

ہے اور فریب خوردگی کے قریب کر دیتی ہے۔

۱۳۶۱ — الْقَنَاعَةُ وَالطَّاعَةُ تَوْجِبَانِ الْغِنَى وَالْعِزَّةَ

تقاعد اور اطاعت تو نگری اور عزت کا لازمی سبب ہیں۔

۱۳۶۲ — الْحِرْصُ وَالشَّرُّ يَكْسِبَانِ الشَّقَاءَ وَالذِّلَّةَ

حرص اور سستی بد بختی اور ذلت کو جنم دیتی ہیں۔

۱۳۶۳ — الْحَرِيسُ أَسِيرٌ مَهَانَةٌ لَا يَفُكُ اسْرَهُ

حرص وہ اسیر ذلت ہے کہ جو اپنی قید سے بچھٹ نہیں سکتا۔

۱۳۶۴ — الْمُسْتَقْبَلُ النَّائِمُ تَكْذِيبُهُ أَحْلَامُهُ

بھرا پیٹ سونے والے کے خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۵ — الْمُتَجَبِّرُ الظَّالِمُ تَوْبِقُهُ أَثَامُهُ

جبر اور ظلم کرنے والے کے گناہ خود اس کو

ہلاک کر دیتے ہیں۔

المؤمن مغموم بفكرته ضنين بخلته
 ۱۳۶۶ — مومن اپنی فکر میں غمگین اور دوستی کرنے میں بخیل ہے۔

الفقر يخرس الفطن عن حجته
 ۱۳۶۷ — غربت ذہن انسان کو دلیل دینے سے عاجز کر دیتی ہے۔

الاماني تعمي عيون البصائر
 ۱۳۶۸ — آرزو میں بصیرت کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں۔

اللسن تترجم عما تجننه الضمائر
 ۱۳۶۹ — زبانیں اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں جس کو ضمیر چھپائے ہوئے ہیں۔

الذكر جلاء البصائر ونور السرائر
 ۱۳۷۰ — (اللہ کی) یاد بصیرت کی چلا اور باطن کا نور ہے۔

الحسد مرض لا يؤسى
 ۱۳۷۱ — حسد ایک مشکل العلاج مرض ہے۔

الظلم جرم لا ينسى
 ۱۳۷۲ — ظلم وہ جرم ہے جو سبھلایا نہیں جاتا۔

- ۱۳۴۳ — النَّمِيمَةُ ذَنْبٌ لَا يَنْسَى
نکتہ چینی وہ گناہ ہے جو فراموش نہیں کی جاتی۔
- ۱۳۴۴ — الْمُؤْمِنُ لَيْنٌ الْعَرِيكَ سَهْلُ الْخَلِيقَةِ
مومن نرم خو اور بھوار طبیعت ہوتا ہے۔
- ۱۳۴۵ — الْكَافِرُ شَرُّ الْخَلِيقَةِ سِوَى الطَّرِيقَةِ
کافر سخت طبیعت اور بد طریقہ ہوتا ہے۔
- ۱۳۴۶ — الْمُؤْمِنُ لَا يَظْلِمُ وَلَا يَتَأْتَمُ
مومن نہ تو ظلم کرتا اور نہ ہی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔
- ۱۳۴۷ — الدُّنْيَا حُلُمٌ وَالْإِغْتِرَارُ بِهَا نَدَمٌ
دنیا تو ایک خواب ہے جس پر غور ہونا باعش
ندامت ہے۔
- ۱۳۴۸ — الْمُصِيبَةُ بِالدِّينِ اعْظَمُ الْمُصَاصِبِ
دین پر مصیبت عظیم ترین مصیبت ہے۔
- ۱۳۴۹ — الظَّنُّ الصَّوَابُ مِنْ شَيْمٍ أُولَى الْأَلْبَابِ
خیال کی درستگی صاحبانِ عقل کا خاصہ ہے۔

۱۳۸۰ — الْكَفُّ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ
لوگوں کے ہاتھوں میں جو ہے اس سے اپنے آپ کو روکو

عِفَّةٌ وَكِبْرُهُمَّةٌ
عِفَّت اور بڑا ہمت والا کام ہے۔

۱۳۸۱ — الْفِعْلُ الْجَمِيلُ يَنْبَغِي عَنْ عُلُوِّ الْهَمَّةِ
کردار نیک (فعل جمیل) کی بنیاد بلند ہمتی پر قائم ہے۔

۱۳۸۲ — الْكَرِيمُ مَنْ سَبَقَ نَوَالَهُ سَوْأَلَهُ
کریم وہ ہے جس کی عطا سوال سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳ — الْعَاقِلُ مَنْ صَدَّقَ أَقْوَالَهِ أَفْعَالَهُ
عقل مند وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کرتے ہوں۔

۱۳۸۴ — الْعَاقِلُ مَنْ وَقَفَ حَيْثُ عَرَفَ
عاقل وہ ہے جو اس مقام پر کھڑا ہوتا ہے جکو وہ پہچانتا ہے

۱۳۸۵ — الْحَازِمُ مَنْ أَطْرَحَ الْمُؤَنَ وَالْكَفْلَ
دورانڈیش اپنے فاضل اخراجات اور تکلفات کو چھوڑ دیتا ہے

۱۳۸۷ — الْحَيَاءُ يَصُدُّ عَنِ فِعْلِ الْقَبِيحِ
حیا (انسان کو) بُرے فعل سے روک لیتی ہے۔

۱۳۸۷ — الْجَاهِلُ مِنَ اسْتَغْشَى النَّصِيحِ
جاہل وہ ہے جو نصیحت کرنے والے کو کھڑا سمجھتا ہے

۱۳۸۸ — الْفِكْرُ فِي الْخَيْرِ يَدْعُو إِلَى الْعَمَلِ بِهِ
خیر میں فکر کرنا اس پر عمل کرنے کو دعوت دیتا ہے۔

۱۳۸۹ — إِسْتِفْتَا حُ الشَّرِّ يَجِدُو عَلَى تَجَنُّبِهِ
شر کے دروازے کو کھولنا دراصل شر سے اجتناب
برتنے کو رکوا دیتا ہے۔

۱۳۹۰ — الْمَعْرُوفُ يَكْدِرُ تَكَرُّرُ الْمُنْ بِهِ
بھلائی کا بار بار جتنا اس کو مکرر کر دیتا ہے۔

۱۳۹۱ — النَّدَمُ عَلَى الذَّنْبِ يَمْنَعُ مِنْ مَعَاوَدَتِهِ
گناہ پر ندامت اس پر عود کرنے کو روک دیتی ہے

۱۳۹۲ — الْعِلْمُ كُلُّهُ حَبَّةٌ إِلَّا مَا عَمِلَ بِهِ
تمام علم (انسان پر) محبت بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس پر عمل کیا گیا ہو۔

الْعَمَلُ كُلُّهُ هَبَاءٌ إِلَّا مَا اخْلَصَ فِيهِ — ۱۳۹۳
عمل سارا غبار بن جاتا ہے مگر وہ کہ جس میں اخلاص پایا جا۔

الطَّاعَةُ لِلَّهِ أَقْوَى سَبَبٌ — ۱۳۹۴
اللہ کے لیے اطاعت سب سے محکم وسیلہ ہے۔

الْمُودَّةُ فِي اللَّهِ أَقْرَبُ نَسَبٍ — ۱۳۹۵
اللہ ہی کے لیے محبت سب سے قریبی نسب ہے۔

الذِّكْرُ هِدَايَةُ الْعُقُولِ وَتَبْصِرَةٌ — ۱۳۹۶
(اللہ کی) یاد عقلموں کو ہدایت اور نفوس

النُّفُوسِ
کی بنیاد ہے۔

الْغَفْلَةُ ضَلَالُ النَّفُوسِ وَعَنَوَانُ النَّفُوسِ — ۱۳۹۷
غفلت نفسوں کی گمراہی اور نحوست کا عنوان ہے۔

الْقَانِعُ غَنِيٌّ وَإِنْ جَاعَ وَعَرِيَ — ۱۳۹۸
قناعت کرنے والا تو ننگر ہے اگر چہ کتنا ہی
مجبور کا اور برہنہ ہو۔

الظن يخطئ واليقين يصيب ولا يخطئ
 گمان خطا کرتا ہے یقین صحیح ہوتا ہے جس میں کوئی
 خطا نہیں ہوتی۔

الحظ يسعي إلى من لا يخطبه
 روزی اس کی طرف بھی تیزی سے جاتی ہے جو
 اس کو طلب نہیں کرتا۔

الرزق يطلب من لا يطلبه
 رزق اسے تلاش کرتا ہے جو اسے تلاش نہیں کرتا۔

البخل يذل مصاحبه ويعز مجانبه
 کجگوئی اپنے صاحب کو ذلیل اور اپنے سے دور
 رہنے والے کو عزت دیتی ہے۔

المؤمن ينصف من لا ينصفه
 مومن اس کے ساتھ بھی انصاف کرتا ہے جو اس کے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔

الدنيا سم اكله من لا يعرفه
 دنیا زہر ہے اور اس کا کھانے والا وہ ہے جو اس
 کی پہچان نہیں رکھتا۔

۱۴۰۵ — الْمَقَادِيرُ لَا تُدْفَعُ بِالْقُوَّةِ وَالْمَغَالِبَةُ
تَقْدِيرُ الرَّحْمَنِ قُوَّتُ اور غلبہ کے ذریعہ ہرگز دفع
نہیں کی جاسکتی۔

۱۴۰۶ — الْأَرْزَاقُ لَا تُقَاتَلُ بِالْحَرْصِ وَالْمَطَالِبَةُ
رِزْقِ حَرْصِ کرنے اور مطالبہ کرنے سے نہیں ملتا۔

۱۴۰۷ — الْعِزْلَةُ أَفْضَلُ شَيْمِ الْأَكْيَاسِ
گوشہ نشینی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۴۰۸ — الْيَاسُ خَيْرٌ مِنَ التَّضَرُّعِ إِلَى النَّاسِ
یاس و حسرت میں مبتلا رہنا لوگوں کے سامنے
گرا گڑانے سے بہت بہتر ہے۔

۱۴۰۹ — الْكَرَمُ أَعْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ
لطف و کرم میں رشتہ داروں کی مہربانیوں سے
بڑھ کر خلوص ہوتا ہے۔

۱۴۱۰ — التَّوْبَةُ قَبْلَ الْعَمَلِ يَوْمُ النَّدَمِ
توبہ قبل عمل ندامت سے بچاتی ہے۔

۱۴۱۱ — الصَّمْتُ زَيْنُ الْعِلْمِ وَعَنْوَانُ الْحِلْمِ
خاموشی علم کی زینت اور حلم کا عنوان ہے۔

۱۴۱۲ — الْإِشَارَةُ عَلَى مَرَاتِبِ الْكَرَمِ وَأَفْضَلُ الشِّيمِ
اِشادہ کرم کے اعلیٰ مراتب اور افضل خصلتوں میں ہے۔

۱۴۱۳ — الْحِلْمُ نِظَامُ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ
حلم مومن کا ناظم الامور ہے۔

۱۴۱۴ — الْجَنَّةُ جَزَاءُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مُحْسِنٍ
جنت ہر مومن اور محسن کی جزا ہے۔

۱۴۱۵ — الْفَقِيرُ فِي الْوَطَنِ مُسْتَهْنٌ
فقیر اپنے وطن میں (بھی) خوار رہتا ہے۔

۱۴۱۶ — الْغَنَى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ
مالدار کا پردیس (بھی) وطن ہے

۱۴۱۷ — الْمَرْأَةُ عَقْرَبُ حُلُوَةِ اللَّسْعَةِ
عورت وہ بچھو ہے جس کے کاٹنے میں میٹھا پن ہے۔

- ۱۴۱۸ — الْفَقْرُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ
وطن میں غربت بھی بے وطنی ہے۔
- ۱۴۱۹ — الْقُلُوبُ أَقْفَالُ مَفَاتِحِهَا السُّؤَالُ
دل (در اصل) قفل ہیں کہ جن کی چابیاں سوالات ہیں۔
- ۱۴۲۰ — الْمَالُ يَفْسِدُ الْمَالَ وَيُوسِعُ الْأَمَالَ
دولت انجام کو خراب اور امیدوں کو زیادہ کر دیتی ہے۔
- ۱۴۲۱ — إِعَادَةُ الْإِعْتِذَارِ تَذَكِيرٌ بِالذَّنْبِ
معذرت کی تکرار گناہوں کو یاد دلاتی ہے۔
- ۱۴۲۲ — التَّقْرِيعُ أَشَدُّ مِنْ مَضْمَنِ الضَّرْبِ
سرزنش چوٹ کی تکلیف سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔
- ۱۴۲۳ — الْوَفَاءُ عُنْوَانُ وَفُورِ الدِّينِ
وفا کرنا نشان ہے زیادتی دین کی اور
- وَقُوَّةُ الْأَمَانَةِ
قوتِ امانت ہے۔

الْخِيَانَةُ دَلِيلٌ عَلَى قِلَّةِ الْوَرَعِ

۱۴۲۲

خیانت کمی پر مہیزگاری اور کمی

وَعَدَمِ الدِّيَانَةِ

دینداری کی دلیل ہے۔

الْمُؤْمِنُ الْإِلْفُ مَا لَوْفٌ مُتَعَطِفٌ

۱۴۲۵

مومن الفت کرنے والا الفت پانے والا اور ہم پانی

کرنے والا ہوتا ہے۔

الْمُتَّقِي قَانِعٌ مُتَنَزِّهٌ مُتَعَفِّفٌ

۱۴۲۶

متقی قناعت کرنے والا اجتناب برتنے والا

اور پاکباز ہوتا ہے۔

النَّزَاهَةُ مِنَ شَيْمِ النَّفْسِ الطَّاهِرَةِ

۱۴۲۷

پاکیزہ پن نفس طاہرہ کی خصلت ہے۔

الْمَوْتُ أَوَّلُ عَدْلِ الْآخِرَةِ

۱۴۲۸

موت آخرت کی سب سے پہلی عدالت ہے۔

الْوَرَعُ يَحْجُزُ عَنِ ارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ

۱۴۲۹

پرہیزگاری حراموں کے ارتکاب سے روکتی ہے۔

۱۲۳۰ — الْعَدْلُ يُرِيحُ الْعَامِلَ بِهِ مِنْ
عدالت اپنے عمل کرنے والے کو لوگوں کے حقوق

تَقْلِدِ الْمَطَالِمِ
گردن میں پڑے رہنے سے راحت دیتی ہے۔

۱۲۳۱ — النِّفَاقُ مَنْ أَثَا فِي الذَّلِّ
نفاقِ ذلت کی دیکھ اٹھانے والی اینٹوں میں سے ہے۔

۱۲۳۲ — الطَّامِعُ أَبَدًا فِي وَثَاقِ الذَّلِّ
لا لچ کرنے والا ہمیشہ لالچ کی بیڑی میں ہے۔

۱۲۳۳ — الْمُقِلُّ غَرِيبٌ فِي بَلَدَتِهِ
قلیل پیسے والا اپنے شہر میں بھی رہ کر اجنبی
رہتا ہے۔

۱۲۳۴ — الْبَخِيلُ ذَلِيلٌ بَيْنَ اعْزَتِهِ
کنجوس اپنے عزیزوں میں بھی ذلیل رہتا ہے۔

۱۲۳۵ — الصَّبْرُ يَنْزِلُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ
صبر مصیبت کے اندازے کے مطابق نازل ہوتا ہے۔

۱۴۳۶ — الثَّوَابُ عَلَى الْمَصِيبَةِ اعْظَمُ مِنْ
مصیبت پر ثواب مصیبت کی مقدار سے
قَدْرُ الْمَصِيبَةِ
عظیم تر ہوتا ہے۔

۱۴۳۷ — الْحَقُّ سَيْفٌ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ
حق اہل باطل پر ایک تلوار (ہن کر رہتا) ہے

۱۴۳۸ — الْحَقُّ مَنَجَاتٌ لِكُلِّ عَامِلٍ
حق اپنے ہر عمل کرنے والے کے لیے نجات ہے۔

۱۴۳۹ — الْوَرَعُ خَيْرٌ مِنْ ذَلِّ الطَّمَعِ
پرہیزگاری لالچ کی ذلت سے بہتر ہے۔

۱۴۴۰ — الْجَوْعُ خَيْرٌ مِنَ الْخَضْوَعِ
بھوک نیچا ہونے سے بہتر ہے۔

۱۴۴۱ — الْمَالُ لِلْفِتَنِ سَبَبٌ وَلِلْحَوَادِثِ سَلْبٌ
مال و دولت فتنوں کا سبب اور حوادث
میں باعثِ بربادی ہے۔

۱۴۴۲ — الْمَالُ دَاعِيَةُ النَّعْبِ وَمَطِيَّةُ النَّصَبِ
مالِ زحمت کو دعوت دینے والا اور ایک سرکش ہوا رہی ہے۔

۱۴۴۳ — الْكَرَمُ مَلِكُ اللِّسَانِ وَبَذْلُ الْإِحْسَانِ
گرامی مرتبہ ہونا اور اصل زبان کا مالک ہونا اور احسان کا انجام دینا ہے۔

۱۴۴۴ — الصِّدْقُ أَمَانَةُ اللِّسَانِ وَحِلْيَةُ الْإِيمَانِ
صدقت زبان کی امانت اور ایمان کی زینت ہے۔

۱۴۴۵ — الْمَالُ لَا يَنْفَعُكَ حَتَّىٰ يَفَارِقَكَ
مال تجھے اس وقت تک نفع نہ دے گا جب تک
وہ تجھ سے جدا نہ ہو (یعنی خرچ نہ ہو)

۱۴۴۶ — الْإِمَانُ فِي تَخْذَعِكَ وَعِنْدَ الْحَقَائِقِ تَدْعُكَ
آرزو میں تجھ کو فریب دیتی ہیں اور حقائق کا سامنا کروانا
چھوڑ دیتی ہیں۔

۱۴۴۷ — الْمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لِّبِنٍ سَهْلٌ مُؤْتَمِنٌ
مومن آسان طبیعت، نرم خو، ہموار اور امانتدار
ہوتا ہے۔

۱۴۴۸ — الْكَافِرُ خَبَّ ضَبَّ جَافٍ خَائِنٌ
کافر فریب دینے والا، میل طبیعت، سگدل اور
خیانت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۴۹ — الشَّيْبُ أَخْرَمُوا عِيدَ الْفَنَاءِ
بڑھاپا فنا کا سب سے آخری وعدہ ہے۔

۱۴۵۰ — الْمَوْتُ مَفَارِقَةُ دَارِ الْفَنَاءِ وَ
موت فنا کے گھر کی جدائی اور
اِرْتِحَالٌ اِلَى دَارِ الْبَقَاءِ
داخلی گھر کی طرف رحلت کرنے کا نام ہے۔

۱۴۵۱ — الْإِنْقِيَادُ لِلشَّهْوَةِ أَدْوَاءُ الدَّاءِ
جسمانی خواہشات کی پیروی سب سے بُری بیماری ہے۔

۱۴۵۲ — الصَّبْرُ عَلَى الْمَصَائِبِ مِنْ أَفْضَلِ الْمَوَائِبِ
مصیبتوں پر صبر کر لینا سب سے افضل بخشش (رب) ہے۔

۱۴۵۳ — الْفِكْرُ فِي الْعَوَاقِبِ يَنْجِي مِنَ الْمَعَاطِبِ
انجام کے بارے میں فکر کر لینا ہلاکتوں سے نجات دلاتی ہے۔

النَّوْمُ رَاحَةٌ مِنَ الْمَمِّ وَمَلَائِمُهُ الْمَوْتُ — ۱۴۵۴
نیند رنج و الم سے راحت دیتی ہے اور موت کی ہم جنس ہے۔

الْقَوْلُ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ الْعِي وَالصَّمْتِ — ۱۴۵۵
حق کی بات کرنا گونگے پن اور خاموشی سے بہت بہتر ہے۔

الْعِلْمُ جَمَالٌ لَا يَخْفَى وَنَسِيبٌ لَا يَجْفَى — ۱۴۵۶
علم وہ جمال ہے جو پوشیدہ نہیں اور وہ رشتہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

الْجَهْلُ مَمِيتٌ الْآحْيَاءِ وَمُغْلَدٌ الشَّقَاءِ — ۱۴۵۷
جہالت زندوں کو مر دہ اور بد بختی میں مبتلا کر دیتی ہے۔

الْمَكُورُ شَيْطَانٌ فِي صُورَةِ إِنْسَانٍ — ۱۴۵۸
مکار انسان کی صورت میں دراصل شیطان ہوتا ہے۔

الثِّقَةُ بِالنَّفْسِ مِنْ أَوْثَقِ — ۱۴۵۹
نفس پر بھروسہ کر لینا شیطان کے سب سے

فُرْصِ الشَّيْطَانِ
قابل و ثوق چھندوں میں سے ایک ہے۔

۱۴۶۰ — اَهْلُ الذِّكْرِ اَهْلُ اللّٰهِ وَحَامَتُهُ
اہل ذکر اللہ والے اور اس کے سچے دوست ہیں۔

۱۴۶۱ — اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ
اہل قرآن اللہ والے اور اس کے خاص لوگوں میں ہیں۔

۱۴۶۲ — الْحُزْنُ وَالْجُزَعُ لَا يَرُدُّانِ الْفَاسِتَ
غم اور گریہ و بکا ہاتھ سے نکل جانے والی چیزوں کو
پلٹا نہیں سکتے۔

۱۴۶۳ — الصَّبْرُ عَلَى الْمَصِيبَةِ يَفْلَحُ حَدَّ الشَّامِتِ
مصیبت پر صبر کرنا ستانے والے کی تیزی کو
تور ڈیتا ہے۔

۱۴۶۴ — الْمُؤْمِنُ قَلِيلٌ الْزَّلَلُ كَثِيرُ الْعَمَلِ
مومن قلیل خطا کار اور کثیر العمل ہوتا ہے۔

۱۴۶۵ — الْحَسَدُ دَابُّ السَّفْلِ وَأَعْدَاءُ الدَّوْلِ
حسد پست مرتبہ لوگوں کا شیوہ اور اہل دولت
کے دشمنوں کا انداز ہے۔

۱۴۶۶ — الدُّنْيَا مَعْدِنُ الشَّرِّ وَمَحَلُّ الْغُرُورِ
دنیا بدی کی کان اور دھوکے کا محل ہے۔

۱۴۶۷ — الْحَاسِدُ يَفْرَحُ بِالشَّرِّ وَيَغْتَمُّ بِالسَّرِّ
حسد کرنے والا شر سے خوش ہوتا ہے اور سرور و مسرت سے غمناک ہوتا ہے۔

۱۴۶۸ — الْمَرْؤَةُ تَفْنَعُ مِنْ كُلِّ دَنِيَّةٍ
آدمیت انسان کو ہر پست کام سے روکتی ہے۔

۱۴۶۹ — الْمَرْؤَةُ مِنْ كُلِّ لَوْمٍ بَرِيَّةٌ
آدمیت ہر قابلِ ملامت کام سے بیزار ہوتی ہے۔

۱۴۷۰ — الْكِرْمُ نَتِيجَةُ عُلُوِّ الْهَمَّةِ
گرامی مرتبت (ہونا) بلندیِ ہمت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۱۴۷۱ — الْحَاسِدُ لَا يَشْفِيهِ إِلَّا زَوَالُ النِّعْمَةِ
حاسد کو کوئی چیز شفا نہیں دیتی مگر نعمتوں کا زوال۔

۱۴۷۲ — اسْتَفْسَادُ الصَّدِيقِ مِنْ عَدَمِ التَّوْفِيقِ
دوست کے ساتھ فساد برپا کرنا عدمِ توفیق کا نتیجہ ہے۔

۱۴۷۳ — اسْتَدْرَاكَ فُسَادَ النَّفْسِ مِنْ أَنْفَعِ التَّحْقِيقِ
نفس سے فساد کا تدارک کرنا سب سے نفع بخش
تحقیق ہے۔

۱۴۷۴ — الْعُلَمَاءُ بِاقْوَانِ مَا بَقِيَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
صاحبانِ علم باقی رہیں گے جب تک لیل و نہار
باقی ہیں۔

۱۴۷۵ — التَّذْبِيرُ قَبْلَ الْفِعْلِ يُؤْمِنُ الْعِشَارَ
فعل سے پہلے تدبیر کر لینا مکروہات سے بچا لیتی ہے۔

۱۴۷۶ — اِسْتِغْلَاكَ بِمَعَايِبِ نَفْسِكَ يَكْفِيكَ الْعَارَ
(اے انسان) تیرا اپنے نفس کے عیوب میں فکر مند
رہنا تجھے شرم و عیب سے بچاتا رہے گا۔

۱۴۷۷ — اِسْتِغْلَاكَ بِاصْلَاحِ مَعَادِكَ
(اے انسان) تیرا اپنی آخرت کی اصلاح میں مشغول رہنا
يُنْجِيكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
تجھے آگ کے عذاب سے نجات دلائے گا۔

الْحَرِيَّةُ مُنْزَهَةٌ مِنَ الْغُلِّ وَالْمَكْرِ ————— ۱۴۷۸
حریت ہر کینے اور مکر سے پاک ہوتی ہے۔

الْمَرْوُوثَةُ بَرِيَّةٌ مِنَ الْخُنَاءِ وَالْفَدْرِ ————— ۱۴۷۹
مروثہ بخش گوئی اور غداری سے بیزار ہے۔

الْحَازِمُ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ ————— ۱۴۸۰
دورانہ پیش وہ ہے جس نے آخرت کے لیے دنیا کو ترک کر دیا ہو۔

الرَّابِعُ مَنْ بَاعَ الْعَاجِلَةَ بِالْأَجَلَةِ ————— ۱۴۸۱
سورمند وہ ہے جو دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ چکا ہو۔

الْحَزْمُ حِفْظُ مَا كَلَّفْتَ وَتَرْكُ مَا كَفَيْتَ ————— ۱۴۸۲
دورانہ پیشی تکالیف (شرعیہ) کی حفاظت اور ان چیزوں کا ترک ہے جس میں اللہ نے تیری کفایت کی ہے۔

الْعَجْزُ اِسْتِغَاثُكَ بِالْمُضْمِنِ لَكَ ————— ۱۴۸۳
(اے انسان) تیری بے چارگی یہ ہے کہ تو اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کو چھوڑ کر ایسی چیزوں

عَنِ الْمَفْرُوضِ عَلَيْكَ وَتَرَكُ
 میں مشغول ہے جن کی (اللہ) نے ضمانت لی ہے
 الْقَنَاعَةِ بِمَا أُوتِيتَ
 اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اس میں قناعت کو ترک
 کر چکا ہے۔

إِمَامٌ عَادِلٌ خَيْرٌ مِنْ مَطِيرٍ وَابِلٍ — ۱۳۸۲
 امام عادل موٹی بوندیں برسانے والے بادل سے بہتر ہے۔

السَّخَاءُ حُبُّ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ — ۱۳۸۵
 سخاوت سائل سے محبت اور عطا کی بخشش کا نام ہے

آيَةُ الْبَلَاغَةِ قَلْبٌ عَقُولٌ وَلِسَانٌ قَائِلٌ — ۱۳۸۶
 بلاغت کی علامت ادراک کرنے والا دل اور بولنے
 والی زبان ہے۔

الْبَغْيُ يَصْرَعُ الرِّجَالَ وَ — ۱۳۸۷
 سرکشی مردوں کو زمین بوس اور

يُدْخِلُ الْأَجَالَ
 اجل کو نزدیک کر دیتی ہے۔

۱۴۸۸ — الْأَصْرَارُ أَعْظَمُ حُوبَةً وَأَسْرَعُ عَقُوبَةً
 اصرار گناہ عظیم ترین بدی اور سب سے جلد ملنے والی سزا ہے۔

۱۴۸۹ — الْإِسْتِغْفَارُ أَعْظَمُ جِزَاءً وَأَسْرَعُ مَثُوبَةً
 استغفار کی جزا سب سے عظیم اور ثواب سب سے جلدی
 ملتا ہے۔

۱۴۹۰ — الرِّفْقُ بِالْآتِبَاعِ مِنْ كَرَمِ الطَّبَاعِ
 وابستگان کے ساتھ مہربانی کریم طبیعتوں کا خاصہ ہے۔

۱۴۹۱ — اصْطِنَاعُ الْأَكْرَمِ أَفْضَلُ ذُخْرٍ
 نیک لوگوں کی بھلائی سب سے افضل ذخیرہ

وَأَكْرَمُ اصْطِنَاعٍ
 اور سب سے اکرم احسان ہے۔

۱۴۹۲ — الْحَقْدُ دَاءٌ دَوِيٌّ وَمَرَضٌ مُوَبِّئٌ
 کینہ بیماریوں کی بیماری اور وبائی مرض ہے۔

۱۴۹۳ — الْحَقْدُ خَلْقٌ دَنِيٌّ وَمَرَضٌ مُرْدِيٌّ
 کینہ پست خلقت اور ہلاک کر دینے والی بیماری ہے۔

۱۴۹۳ — المؤمن سیرتہ القصد وسنتہ الرشد
مومن کی سیرت میانہ روی اور اس کا انداز زندگی
رشد (حق پر قیام) ہے۔

۱۴۹۵ — المؤمن یعاف اللہ و یألف الجِدَّ
مومن کھیل کود سے باز اور جد و جہد سے الفت رکھتا ہے۔

۱۴۹۶ — البشیر اسداء الصنیعة بغير مؤنة
چہرے کی تازگی (وہ) نیک خوبی ہے جمیں کچھ خرچہ
نہیں ہوتا۔

۱۴۹۷ — السید من تحمّل المؤنة
سر دار وہ ہے جو انسانوں کی تکالیف کو برداشت کرتا
وَحَادٍ بِالْمَعُونَةِ

ہے اور اپنے احسان کی بخشش کرتا رہتا ہے۔

۱۴۹۸ — التواضع من مصاد الشرف
انحاری کرنا دراصل شرافت کا شکار کرنا ہے۔

۱۴۹۹ — الحازم من تجنب التبذیر
دور اندیش وہ ہے کہ جو فضول خرچی سے بچتا ہے

وَعَافَ السَّرَفَ

اور اسراف کو بُرا سمجھتا ہے۔

۱۵۰۰ — الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ لَيْسَا مِنَ
جھوٹ اور خیانت کریم انسانوں کے

أَخْلَاقِ الْكِرَامِ

اخلاق میں شامل نہیں ہے۔

۱۵۰۱ — الْفَحْشُ وَالْفَحْشُ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ
فحش گوئی یا فحاشی اسلام میں داخل نہیں ہے۔

۱۵۰۲ — الْمَشْوَرَةُ تَجْلِبُ لَكَ صَوَابَ غَيْرِكَ
مشورہ تجھ کو تیرے غیر کی صحیح فکر تک پہنچا دے گا۔

۱۵۰۳ — الْإِسْتِبْدَادُ بِرَأْيِكَ يَزِلُّكَ وَ
خود رائی تجھ کو لغزش میں ڈال دے گی اور

يَهْوِي بِرَأْيِكَ فِي الْمَهَاوِي
تجھ کو گڑھوں میں گرا دے گی۔

۱۵۰۴ — الْعِصْفَانِ أَشْرَفُ الْأَشْرَافِ
پاکدامنی تمام شرافتوں کی شرافت ہے۔

۱۵۰۵ — الرِّضَا بِالْكَفَّافِ يُؤَدِّي إِلَى الْعَفَافِ
مقدور بھر راضی رہنا پاکدامنی پر آمادہ کرتا ہے۔

۱۵۰۶ — اصْطِنَاعُ الْكَفُورِ مِنْ اعْظَمِ الْجُرُمِ
کفرانِ نعمت کرنے والے کے ساتھ بھلائی عظیم ترین
جسرم ہے۔

۱۵۰۷ — الطَّمَانِينَةُ قَبْلَ الْخَبْرَةِ خِلَافُ الْحَزَمِ
تحقیق سے پہلے طمانیت دورانہشی کے خلاف ہے۔

۱۵۰۸ — الصَّدَقَةُ تَقِيْ مَصَارِعَ السُّوءِ
صدقہ انسان کو بُرے مقامات پر گرنے سے روکتا ہے۔

۱۵۰۹ — الْمَذْنِبُ عَلَى بَصِيرَةٍ غَيْرِ مُسْتَحِقٍّ لِلْعَفْوِ
بصیرت و دانائی کے بعد گناہ کرنے والا معاف کر
دیے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

۱۵۱۰ — الْإِحْسَانُ إِلَى الْمَسِيءِ يَسْتَصْلِحُ الْعَدُوَّ
برائی کرنے والے کے ساتھ احسان دشمن کو اصلاح کی
طرف لے جاتا ہے۔

۱۵۱۱ — الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ مِنْ أَفْضَلِ الْبِرِّ
چھپا کر صدقہ دینا بہترین نیکی ہے۔

۱۵۱۲ — الزَّهْوُ فِي الْغِنَى يَبْذُرُ الدَّلَّ فِي الْفَقْرِ
دولت مندی میں اترانا غربت میں خواری کا بیج
بودیتا ہے۔

۱۵۱۳ — الْحَسُودُ كَثِيرُ الْحَسِرَاتِ مُتَضَاعِفُ السَّيِّئَاتِ
حاسد کی حسرتیں کثیر اور اس کی برائیاں بے شمار ہو گئیں۔

۱۵۱۴ — الْمُحْسِنُ حَيٌّ وَإِنْ نُفِلَ إِلَى مَنَازِلِ الْأَمْوَاتِ
محسن زندہ ہے اگرچہ کہ وہ موت کی منزلوں کی طرف
منتقل ہو چکا ہے۔

۱۵۱۵ — اجْتِنَابُ السَّيِّئَاتِ أَوْلَى مِنْ اِكْتِسَابِ الْحَسَنَاتِ
بدی سے بچنا نیکی کرنے پر سبقت رکھتا ہے۔

۱۵۱۶ — الْعَاقِلُ مَنْ يَزْهَدُ فِيَمَا
عاقل وہ ہے جو ان چیزوں میں زہد اختیار کرتا ہے
يَرْغَبُ فِيهِ الْجَاهِلُ
جن کی طرف جاہل راغب ہوتے ہیں۔

۱۵۱۷ — الْكَيْسُ صَدِيقُ الْحَقِّ وَعَدُوُّ الْبَاطِلِ
مرد دانا کا دوست حق ہے اور اس کا دشمن باطل ہے۔

۱۵۱۸ — الْحَكِيمُ يَشْفِي السَّائِلَ وَيَجُودُ بِالْفَضَائِلِ
صاحب حکمت سوال کرنے والے کو شفا دیتا ہے
اور فضائل اس پر سمجھا دیتا ہے۔

۱۵۱۹ — الْعِلْمُ زِينُ الْاَغْنِيَاءِ وَغِي الثَّقَلَاءِ
علم دولت مندوں کیلئے زینت اور غریبوں کی دولت مند ہے۔

۱۵۲۰ — الْاِخْوَانُ زِينَةُ الرِّخَاءِ وَعَدَّةُ فِي الْبَلَاءِ
تیرے حقیقی دوست آسائشوں میں زینت اور پریشانیوں میں
مددگار ہیں۔

۱۵۲۱ — الْكَرِيمُ إِذَا وَعَدَ وَفَّى وَإِذَا تَوَعَّدَ عَفَى
کریم وہ ہے جو وعدہ کرے تو وفا کرے اور اگر
اس کے ساتھ وعدہ خلافی ہو تو معاف کر دے۔

۱۵۲۲ — اللَّيِّيمُ إِذَا قَدَرَ افْحَشَ وَإِذَا وَعَدَ اخْلَفَ
پست مرتبہ وہ ہے جو طاقت پاتا ہے تو دشنام دیتا ہے یا
زیادتی کرتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۵۲۳ — الْكَرِيمُ إِذَا أَيْسَرَ اسْعَفَ وَإِذَا أَعْسَرَ خَفَّ
 کریم تو نگرہی میں (بھر پور) حاجت روائی کرتا ہے اور تنگی
 میں مقدور بھر (ترک نہیں کرتا)

۱۵۲۴ — النَّاسُ رَجُلَانِ طَالِبٌ لَا يَجِدُ
 انسان دو قسم کے ہیں طلب کرنے والے لیکن نہ پانے
 وَوَاحِدٌ لَا يَكْتَفِي
 والے اور دوسرے پانے والے مگر اکتفا نہ کرنے والے۔

۱۵۲۵ — النَّاسُ رَجُلَانِ جَوَادٌ لَا يَجِدُ
 انسان دو قسم کے ہیں (پہلا) سخی مگر تنگ دست
 وَوَاحِدٌ لَا يَسْعَفُ
 اور دوسرا مال دار مگر کنجوس۔

۱۵۲۶ — اللَّيِّيمُ إِذَا أُعْطِيَ حَقَّهُ وَإِذَا
 یتیم مرتبہ جب کچھ دیتا ہے تو دل تنگی کے ساتھ اور
 أُعْطِيَ جَحَدَ
 جب اس کو دیا جاتا ہے تو قبول کرتا ہے جھگڑے
 کے ساتھ۔

الْجَاهِلُ إِذَا جَمَدَ وَجَدَ — ۱۵۲۷

جاہل ہاتھ روکتا ہے تو پاتا ہے اور جب پاتا ہے تو

وَإِذَا وَجَدَ الْحَدَّ

الحاد راہ حق سے تجاوز کر جاتا ہے، تک پہنچ جاتا ہے۔

الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ — ۱۵۲۸

علم کے ساتھ عمل کرنے والا راہ روشن پر سیر کرنے والے کی مانند ہے۔

الْفَقْرُ الْفَادِحُ أَجْمَلُ مِنَ الْغِنَى الْفَاضِحِ — ۱۵۲۹

انسان کو تقویت دینے والی غربت رسوا کرنے والی تو نگری سے بہتر ہے۔

الشُّكْرُ مَا خُوذَ عَلَى أَهْلِ النِّعَمِ — ۱۵۳۰

صاحبانِ نعمت سے شکر کا حساب لیا جائے گا۔

الْمُودَّةُ فِي اللَّهِ أَكْدُ مِنْ وَشْيِجِ الرَّحِمِ — ۱۵۳۱

اللہ کے لیے محبت انتہائی قریب رشتے سے زیادہ محکم ہے

المعروف كثر فانظر عند من تؤدعه — ۱۵۳۲

نیکی ایک خزانہ ہے یہ دیکھ کر تو اسے کس کے سپرد کر رہے

الْإِصْطِنَاعُ ذُخْرًا تَدْعُنْدُ مِنْ تَضَعُهُ — ۱۵۳۳
احسان ایک ذخیرہ ہے اس کے پاس رکھ جو تجھے لوٹائے۔

الْمَخْذُولُ مَنْ لَهٗ إِلَى اللَّثَامِ حَاجَةٌ — ۱۵۳۴
خوار وہ ہے جس کی ضرورتیں کسی کہیں سے وابستہ ہوں۔

الْحَاجَةُ تَوْرَثُ مَا لَيْسَ لِلْمَرْءِ إِلَيْهِ حَاجَةٌ — ۱۵۳۵
ہٹ دھرمی انسان کو غیر ضروری حوادث میں مبتلا کر دیتی ہے۔

التَّجَارِبُ لَا تَقْنِي وَالْعَاقِلُ مِنْهَا فِي زِيَادَةٍ — ۱۵۳۶
تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے اور صاحب عقل ان سے ہمیشہ برکت پاتا رہتا ہے۔

الْكَاثِمُ لِلْعِلْمِ غَيْرُ وَاثِقٍ بِالْإِصَابَةِ فِيهِ — ۱۵۳۷
علم کا چھپانے والا درحقیقت اپنے علم کی صداقت پر یقین نہیں رکھتا ہے۔

التَّارِكُ لِلْعَمَلِ غَيْرُ مُوقِنٍ — ۱۵۳۸
عمل کو چھوڑ دینے والا (درحقیقت) اس کے

بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ
ثواب کے بارے میں یقین نہیں رکھتا۔

۱۵۳۹ — الفقر والغنى بعد العرض على الله سبحانه
اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں عرض (اعمال) کے مقابل
غریب و توہنگری کی کچھ حیثیت نہیں۔

۱۵۴۰ — العفو مع القدرة جنة من عذاب الله سبحانه
طاقت رکھتے ہوئے معاف کرنا اللہ کے عذاب سے بچا ہے۔

۱۵۴۱ — الحياء من الله يمحو كثير من الخطايا
اللہ کی حیا بہت ساری خطاؤں کو دھو ڈالتی ہے۔

۱۵۴۲ — الرضا بقضاء الله يهون عظيم الرضا
اللہ کے فیصلوں پر خوشنودی عظیم آفتوں کو بھی
آسان کر دیتی ہے۔

۱۵۴۳ — الحرص ينقص قدر الرجل ولا يزيد في رزقه
لائیح انسان کی قدر ہی گھٹاتی ہے اس کے رزق میں
تو کچھ اضافہ نہیں کرتی۔

۱۵۴۴ — المخاصمة تبدي سيفه الرجل ولا تزيد في حقه
جھگڑا انسان کے ہلکے پن کو ظاہر کرتا ہے اس کی
حمایت میں تو کچھ اضافہ نہیں کرتا۔

۱۵۴۵ — الصِّدْقُ مُطَابَقَةُ الْمَنْطِقِ لِلْوَضْعِ الْإِلَهِيِّ
 صداقت (روح حقیقت) وضع الہی کے مطابق کلام کرنے
 کا نام ہے۔

۱۵۴۶ — الْكَذِبُ زَوَالُ الْمَنْطِقِ عَنِ الْوَضْعِ الْإِلَهِيِّ
 جھوٹ وضع الہی کے برخلاف بولنے کا نام ہے۔

۱۵۴۷ — الْيَنَابِرُ جُجُ الْعَالِي وَبِنَايِلُ حَقِّ التَّالِي
 ہم ہر آگے بڑھنے والے کی بازگشت اور ہر پیچھے ہٹنے
 والے کی آرزو ہیں۔

۱۵۴۸ — النَّفْسُ الْكَرِيمَةُ لَا تُؤَثِّرُ فِيهَا النَّكَبَاتُ
 نفسِ کریم پر مصیبتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۱۵۴۹ — النَّفْسُ الشَّرِيفَةُ لَا تُثْقَلُ عَلَيْهَا الْمُؤَنَاتُ
 نفسِ شریف پر مالی ذمہ داریاں کچھ گراں
 نہیں ہوتیں۔

۱۵۵۰ — النَّفْسُ الدُّنْيَا لَا تُتَفَكُّ عَنِ الدَّنَاءَاتِ
 پست نفس کبھی اوجھے پن سے باز نہیں آتا۔

التَّقْوَىٰ حِصْنٌ حِصْنٌ لِّمَن لَّجَأَ إِلَيْهِ — ۱۵۵۱
تقویٰ ایک محکم قلعہ ہے اُس کے لیے جو اُس میں پناہ لے۔

التَّوَكَّلْ كِفَايَةٌ شَرِيفَةٌ لِّمَن اعْتَمَدَ عَلَيْهِ — ۱۵۵۲
توکل اس کے لیے شریف کفالت جو اس پر اعتماد کرے۔

الْإِخْلَاصُ خَطَرٌ عَظِيمٌ حَتَّىٰ يَنْظُرَ — ۱۵۵۳
اخلاص عظیم خطرہ کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ یہ دیکھا
بِمَا يُخْتَمُّ لَهُ
جائے کہ انجام کس کیفیت پر ہوا۔

الْحِرْصُ ذُلٌّ وَمُهَانَةٌ لِّمَن يَسْتَشْعِرُهُ — ۱۵۵۴
لاچ اس کے لیے ذلت اور رسوائی ہے جو اسے اپنا
لباس بنائے۔

الْجَزَعُ عِنْدَ الْمَصِيبَةِ أَشَدُّ مِنَ الْمَصِيبَةِ — ۱۵۵۵
مصیبت پر زلہ و زاری مصیبت سے زیادہ دشوار تر ہوتی ہے۔

الْجَزَعُ عِنْدَ الْبَلَاءِ مِنْ تَمَامِ الْمِحْنَةِ — ۱۵۵۶
بلاؤں پر گریہ و بکا سراسر بے کار ہے۔

۱۵۵۷ — الْكِبْرُ دَاعٍ إِلَى التَّقَحُّمِ فِي الذُّنُوبِ
عکبر گناہوں کی دلدل میں دھسائے کا سبب ہے۔

۱۵۵۸ — الْكَرِيمُ مَنْ تَجَنَّبَ الْمَحَارِمَ وَتَنَزَّاهُ
مردِ کریم وہ ہے جو محارم سے پرہیز کرتا اور گناہوں
عَنِ الْغُيُوبِ
سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۵۹ — الْمُبَادَرَةُ إِلَى الْعَفْوِ مِنْ أَخْلَاقِ الْكِرَامِ
معافی کی طرف سبقت کریم لوگوں کا اخلاق ہے۔

۱۵۶۰ — الْمُبَادَرَةُ إِلَى الْإِنْتِقَامِ مِنْ شَيْعِمِ اللَّئَامِ
انتقام کی طرف پیش قدمی کین لوگوں کی خصلت ہے۔

۱۵۶۱ — الْكَرِيمُ مَنْ جَادَ بِالْمَوْجُودِ
مردِ کریم وہ ہے جو کچھ اسے میسر ہو اس کو بخش دے۔

۱۵۶۲ — السَّعِيدُ مَنْ اسْتَهَانَ بِالْمَفْقُودِ
نیک بخت وہ ہے جو دنیا کی نہ ملنے والی چیزوں کو
خوار سمجھتا ہے۔

۱۵۶۳ — الْوَفَاءُ لِأَهْلِ الْغَدْرِ غَدْرٌ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
غداروں سے وفا کرنا اللہ سبحانہ کے نزدیک (در اصل)
غداری ہے۔

۱۵۶۴ — الْغَدْرُ لِأَهْلِ الْغَدْرِ وَفَاءٌ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
غداروں سے غداری کرنا اللہ سبحانہ کے نزدیک
وفاداری ہے۔

۱۵۶۵ — اِكْتِسَابُ الْحَسَنَاتِ مِنْ أَفْضَلِ الْمَكَاسِبِ
نیکیوں کا حاصل کرنا سب سے افضل و برتر
کمانی ہے۔

۱۵۶۶ — الْفِكْرُ فِي الْعَوَاقِبِ يُؤْمِنُ مَكْرُوهُ النَّوَائِبِ
نتیجہ کے بارے میں فکر نا خوشگوار حوادث سے بچاتی ہے۔

۱۵۶۷ — الْحِرْصُ رَأْسُ الْفَقْرِ وَأُسُ الشَّرِّ
لاچ سبب غربت اور اصل بنائے شر و بدی ہے۔

۱۵۶۸ — الْغَشْوَشُ لِسَانَهُ حَلُوٌّ وَقَلْبُهُ مَرٌّ
دغا باز کی زبان میٹھی اور اس کا دل کڑوا ہوتا ہے۔

المُنافِقُ لِسَانُهُ يَسْرُورٌ وَقَلْبُهُ يُنْزِرُ — ۱۵۶۹
منافق کی زبان سرور دینے والی اور اس کا دل ضرر
دینے والا ہوتا ہے۔

الْمُرَائِي ظَاهِرُهُ جَمِيلٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيلٌ — ۱۵۷۰
ریاکار کا ظاہر جمیل (وضع دار) اور اس کا باطن علیل
(بیمار) ہوتا ہے۔

الْمُنافِقُ قَوْلُهُ جَمِيلٌ وَفِعْلُهُ الدَّاءُ الدَّخِيلُ — ۱۵۷۱
منافق کا قول جمیل اور اس کا فعل ایک باطنی بیماری ہے۔

الصِّدْقُ أَقْوَى دَعَائِمِ الْإِيمَانِ — ۱۵۷۲
سچائی ایمان کا سب سے طاقتور ستون ہے۔

الصَّبْرُ أَوَّلُ لَوَازِمِ الْإِتْقَانِ — ۱۵۷۳
صبر مضبوطی کے لوازمات میں سب سے اول ہے۔

الْعِلْمُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ — ۱۵۷۴
علم حق کی ہدایت کرتا ہے۔

الْأَمَانَةُ تَوْدِي إِلَى الصِّدْقِ — ۱۵۷۵
امانت داری سچائی تک پہنچانے لاتی ہے۔

۱۵۷۶ — الْعِلْمُ مُصْبِحُ الْعَقْلِ وَيَنْبُوعُ الْفَضْلِ
علم عقل کا چراغ اور رُتبے کی بلندی کا سرچشمہ ہے۔

۱۵۷۷ — الْعِلْمُ قَاتِلُ الْجَهْلِ وَمُكْسِبُ النَّبْلِ
علم جہل کا قاتل اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۵۷۸ — الْجَهْلُ وَالْبَخْلُ مَسَاءَةٌ وَمَضْرُوبَةٌ
جہل اور کنجوسی بُرائیاں بھی ہیں اور نقصان دہ خصلتیں بھی۔

۱۵۷۹ — الْحُسُودُ وَالْحَقُودُ لَا تَدُومُ لِهَمَا مَسْرُوقٌ
حسد کرنے والا اور کینہ رکھنے والا دونوں کبھی دائمی
خوشی نہیں پاتے۔

۱۵۸۰ — الْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ
علم بغیر عمل کے ایک بوجھ ہے۔

۱۵۸۱ — الْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ
عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔

۱۵۸۲ — الْعِلْمُ كَنْزٌ عَظِيمٌ لَا يَفْنَى
علم ایک عظیم خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

۱۵۸۳ — الْعَقْلُ شَرَفٌ كَرِيمٌ لَا يَبْلَى
عقل ایک کریم شرف ہے جو کبھی ماند نہیں پڑتا۔

۱۵۸۴ — الْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ
عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے۔

۱۵۸۵ — الْحَازِمُ مَنْ دَارَى زَمَانَهُ
دور اندیش وہ ہے جو اپنے زمانے کے ساتھ خوش رفتار ہے۔

۱۵۸۶ — الْكَاطِمُ مَنْ أَمَاتَ أَصْغَانَهُ
غضب کو کچلنے والا وہ ہے جو اپنے دل کی گرمی (انتقام کو) بھی مار دے۔

۱۵۸۷ — الْمَكْرُ وَالْغِلُّ مَجَانِبَا الْإِيمَانِ
مکر اور دوغلا پن یہ دونوں ایمان سے دور کر دیتے ہیں۔

۱۵۸۸ — الْمَطْلُ وَالْمَنْ مِنْكَدَا الْإِحْسَانِ
وعدہ خلافی اور احسان جتنا احسان (کے ثواب کے ملنے) کو سخت اور دشوار کر دیتے ہیں۔

المؤمن صدوق اللسان بذول الإحسان — ۱۵۸۹
 مومن زبان کا سچا اور احسان کا مسلسل انجام
 دینے والا ہوتا ہے۔

الصبر على المصيبة يجزل المثوبة — ۱۵۹۰
 مصیبت پر صبر ثواب کو عظیم تر کر دیتا ہے۔

الكذب يردى مصاحبه وينجى مجانبه — ۱۵۹۱
 جھوٹ اپنے صاحب کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس سے
 اجتناب برتنے والا نجات پاتا ہے۔

العسر يشين الاخلاق ويوحش الرفاق — ۱۵۹۲
 غربت اخلاق کو خراب اور دوستوں کو دُور کر دیتی ہے۔

السخاء يكسب المحبة ويزين الاخلاق — ۱۵۹۳
 سخاوت محبت کماتی ہے اور اخلاق کو زینت
 بخشتی ہے۔

الوفاء حلية العقل وعنوان النبيل — ۱۵۹۴
 وفاداری عقل کا زیور اور سر بلند کی کا عنوان ہے۔

الإحتِمَالُ بَرهَانُ الْعَقْلِ وَعَنْوَانُ الْفَضْلِ — ۱۵۹۵
تَحْمِلُ مَزَاجٍ هُوَ عَقْلٌ كِي دَلِيلٌ أَوْرُ فَضِيلَتِ كِي
مُشْرَحِي هِي۔

المَعْرِفَةُ دَهْشٌ وَالْخُلُوفُ مِنْهَا غَطْشٌ — ۱۵۹۶
مَعْرِفَتِ (دِرَاصِلِ اِيك) حِيَرَانِ هِي أَوْرِ اس سِي مَحْرُومِي
اِيك اَنْدِهَا پِنِ هِي۔

السَّيِّئُ الْخَلْقِ كَثِيرٌ الطَّيِّبُ مُنْغَضٌ الْعَيْشِ — ۱۵۹۷
بِدِ مَزَاجِ بِيْهْتِ طَيْشِ كَرْنِي وَالَا أَوْرِ اِيْجِي زَنْدِ كِي كُو مَكْدَرِ
كَرْنِي وَالَا هُوَ تَا هِي۔

المَطْلُ أَحَدُ الْمَنْعِيْنَ — ۱۵۹۸
وَعَدِي كَا تَا لَنَا دُو (قِسْمِ كِي) الْكَارِ مِيْنِ سِي اِيكِ هِي۔

الْيَأْسُ أَحَدُ النَّجْحِيْنَ — ۱۵۹۹
نَا مِيْدِ رِهْنَا دُو (قِسْمِ كِي) كَا مِيَا مِيُوْنِ مِيْنِ سِي اِيكِي۔

السَّامِعُ لِلْغَيْبَةِ أَحَدُ الْمُغْتَابِيْنَ — ۱۶۰۰
غَيْبَتِ كَا سَمْنِي وَالَا دُو غَيْبَتِ كَرْنِي وَالُوْنِ مِيْنِ سِي اِيكِي۔

۱۶۰۱ — المصيبة بالصبر اعظم المصیبتین
صبر پر وارو ہوئے والی مصیبت دو مصیبتوں میں
بیں سے ایک ہے۔

۱۶۰۲ — الظن الصواب احد الرايین
درست گمان دو رایوں میں سے ایک رائے ہے۔

۱۶۰۳ — الرؤيا الصالحة إحدى البشارتین
درست خواب دو بشارتوں میں سے ایک
بشارت ہے۔

۱۶۰۴ — الکف عما فی یدی الناس احد السخا یین
دوسرے لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز
رہنا دو سخاوتوں میں سے ایک سخاوت ہے۔

۱۶۰۵ — الذکر الجمیل احدی الحیاتین
نیک تذکرہ دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

۱۶۰۶ — البشر احد العطائین
چہرے کی تازگی دو قسم کی بخششوں میں سے ایک بخشش ہے۔

- ۱۶۰۷ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ أَحَدُ الْكُسْبِيِّينَ
زوجہ صالحہ دو قسم کی کمائیوں میں سے ایک کمائی ہے۔
- ۱۶۰۸ الْكِتَابُ أَحَدُ الْمُحَدِّثِينَ
کتاب دو گفتگو کرنے والوں میں سے ایک ہے۔
- ۱۶۰۹ الْفِكْرُ أَحَدَى الْهِدَايَتَيْنِ
فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔
- ۱۶۱۰ الْإِغْتِرَابُ أَحَدُ الشَّتَاتَيْنِ
وطن سے ہلے جانا دو قسم کی پرگندگیوں میں سے ایک ہے۔
- ۱۶۱۱ اللَّبَنُ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ
دودھ دو قسم کے گوشتوں میں سے ایک گوشت ہے۔
- ۱۶۱۲ الْعَجِيزَةُ أَحَدُ الْوَجْهَيْنِ
کو بے دو چہروں میں سے ایک چہرہ ہے۔
- ۱۶۱۳ الدَّعَاءُ لِلْسَّائِلِ أَحَدَى الصَّدَقَتَيْنِ
سائل کے لیے دعا مانگنا دو صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔

۱۶۱۳ — **الادبُ أحدُ الحسبِینِ**
ادب دو حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۶۱۵ — **الدینُ أشرفُ النسبِینِ**
دین دونوں میں سب سے شرف والا نسب ہے۔

۱۶۱۶ — **المصیبةُ واحدةٌ وإنْ جُزعتْ**
مصیبت ایک ہوتی ہے اگر تو بے چینی اختیار کر لیا

صارتْ اثنتَینِ
تو دو گنی ہو جائے گی۔

۱۶۱۷ — **السفرُ أحدُ العذابِینِ**
سفر دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔

۱۶۱۸ — **النِّیةُ الصَّالِحَةُ أحدُ العملِینِ**
صالح نیت دو عملوں میں سے ایک عمل ہے۔

۱۶۱۹ — **العلمُ إحدى الحیاتِینِ**
علم دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔

- ۱۶۲۰ المودةُ اِحدى القَرابتين
دوستی دو قرابتوں میں سے ایک قرابت ہے۔
- ۱۶۲۱ الذِکرُ الجمیلُ اِحدُ العَمَریں
اچھا تذکرہ دو عمروں میں سے ایک عمر ہے۔
- ۱۶۲۲ الحِرصُ اِحدُ الشَّقائینِ
لاچ دو بد بختیوں میں سے ایک بد بختی ہے۔
- ۱۶۲۳ البخلُ اِحدُ الفُقَریں
کنجوسی دو غربتوں میں سے ایک غربت ہے۔
- ۱۶۲۴ السِّجْنُ اِحدُ القُبَریں
قید خانہ دو قبروں میں سے ایک قبر ہے۔
- ۱۶۲۵ المَنزِلُ البَیْہُ اِحدُ الجَنَّتینِ
وسیع اور فراخ مکان دو جنتوں میں سے ایک جنت ہے۔
- ۱۶۲۶ الزَوجَةُ المَوافِقَةُ اِحدى الرِّاحَتینِ
ہم آہنگ بیوی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔

- ۱۶۲۶ — الھم احد الھرمن
 غم دو بڑھاپوں میں سے ایک بڑھاپا ہے۔
- ۱۶۲۸ — الحسد احد العذابین
 حسد دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔
- ۱۶۲۹ — المرض احد الحبسین
 مرض دو قیدوں میں سے ایک قید ہے۔
- ۱۶۳۰ — الظالم طایغ ینتظر احدی النقمین
 ظالم حد سے گزرنے والا دو عذابوں میں سے ایک عذاب
 کا منتظر ہے (یعنی دنیا کا یا آخرت کا)
- ۱۶۳۱ — العادل راج ینتظر احد الجزائین
 عادل رعایت کرنے والا دو جزاؤں میں سے
 ایک جزا کا منتظر ہے۔
- ۱۶۳۲ — المؤمن یقظان ینتظر احدی الحسنین
 مومن بیدار ہے اور دو اچھائیوں میں سے کسی ایک
 اچھائی کا انتظار کر رہا ہے۔

— ۱۶۳۲ العفو اعظم فضیلتین
عفو و درگزر دو فضیلتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

— ۱۶۳۳ الصبر احد الظفرین
صبر دو کامیابیوں میں سے ایک کامیابی ہے۔

— ۱۶۳۵ التوفیق اشرف الحظین
توفیق دو نصیبوں میں سے اشرف نصیب ہے۔

— ۱۶۳۶ التواضع افضل الشرفین
انکساری دو شرافتوں میں سے افضل شرافت ہے۔

— ۱۶۳۷ السخاء إحدى السعادتین
سخاوت دو سعادتوں میں سے ایک سعادت ہے۔

— ۱۶۳۸ الطمع احد الذلین
لاچ دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

— ۱۶۳۹ الوعد احد الرقین
وعدہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔

۱۶۳۰ — اِنْجَازُ الْوَعْدِ أَحَدُ الْعِثْقَيْنِ
وعدے کی دفا دو قسم کی رہائیوں میں سے
ایک رہائی ہے۔

۱۶۳۱ — الْحِلْمُ أَحَدُ الْمُنْقِبَتَيْنِ
بروباری دو قسم کی (تعریفوں) میں سے ایک
تعریف ہے۔

۱۶۳۲ — الْمَوَدَّةُ فِي اللَّهِ أَكْمَلُ النَّسَبَيْنِ
اللہ کے لیے دوستی کرنا دو قرابت داریوں میں سے
سب سے کامل قرابت داری ہے۔

۱۶۳۳ — الْحَمْدُ لِأَمِّ الرَّذِيلَتَيْنِ
حمد دو پست صفات میں سے پست تر صفت ہے۔

۱۶۳۴ — الزُّهْدُ أَفْضَلُ الرَّاحَتَيْنِ
زهد دو راحتوں میں سے سب سے افضل راحت ہے۔

۱۶۳۵ — الْعَافِيَةُ أَفْضَلُ اللَّبَاسَيْنِ
عافیت دو لباسوں میں سے سب سے افضل لباس ہے

- ۱۶۴۶ — الْفِكْرُ أَحَدُ الْهُدَايَاتَيْنِ
فکر دو ہدایتوں میں سے ایک ہدایت ہے۔
- ۱۶۴۷ — الْعِلْمُ أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ
علم دو انبیاء دینے والوں میں افضل ہے۔
- ۱۶۴۸ — الْعَمَلُ الصَّالِحُ أَفْضَلُ الزَّادَيْنِ
عمل صالح دو قسم کے توشوں میں سے ایک فضیلت والا ہے۔
- ۱۶۴۹ — الْعَدْلُ أَفْضَلُ السِّيَاسَتَيْنِ
عدل دو قسم کی سیاستوں میں سے سب سے افضل سیاست ہے۔
- ۱۶۵۰ — الْجَوْرُ أَحَدُ الْمَدْمَرَيْنِ
ستم دو ہلاک کرنے والوں میں سے ایک ہے۔
- ۱۶۵۱ — الْخَلْقُ السَّجِيحُ أَحَدُ النِّعْمَتَيْنِ
نرم خو ہونا دو نعمتوں میں سے ایک ہے۔
- ۱۶۵۲ — الصُّورَةُ الْجَمِيلَةُ أَقْلُ السَّعَادَتَيْنِ
جمیل صورت دو نعمتوں میں سے ایک قلیل ہے۔

الصَّحَّةُ أَهْنًا لِلَّذِينَ — ۱۶۵۳
صحت دولتوں میں سب سے زیادہ خوشگوار لذت ہے۔

الشَّهْوَةُ أَحَدُ الْمَغْوِيَيْنِ — ۱۶۵۴
جسمانی خواہش دواغوا کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

الشَّجَاعَةُ أَحَدُ الْعَزِيْزِيْنَ — ۱۶۵۵
شجاعت دو عزتوں میں سے ایک عزت ہے۔

الْفِرَارُ أَحَدُ الذَّلِيْلِيْنَ — ۱۶۵۶
فرار دو ذلتوں میں سے ایک ذلت ہے۔

الْقُرْآنُ أَفْضَلُ الْهِدَايَتِيْنَ — ۱۶۵۷
قرآن دو ہدایتوں میں افضل ہدایت ہے۔

الْوَلَدُ الصَّالِحُ أَجْمَلُ الذِّكْرِيْنَ — ۱۶۵۸
نیک فرزند دو یادوں میں سب سے اچھی یاد ہے۔

الْإِيْمَانُ أَفْضَلُ الْإِمَانَتِيْنَ — ۱۶۵۹
ایمان دو امانتوں میں سب سے افضل امانت ہے۔

- ۱۶۶۰ — الخلق السيئ أحد العذابين
بدخلقی دو عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔
- ۱۶۶۱ — الولد أحد العدوين
اولاد دو قسم کے دشمنوں میں سے ایک دشمن ہے۔
- ۱۶۶۲ — الصديق أفضل الذخیرین
دوست دو قسم کے ذخیروں میں سے سب سے افضل ذخیرہ ہے۔
- ۱۶۶۳ — المركب الهنيء أحد الراحتین
اچھی سواری دو قسم کی راحتوں میں سے ایک راحت ہے۔
- ۱۶۶۴ — العلم أفضل الجمالین
علم دو خوبصورتیوں میں سے سب سے افضل خوبصورتی ہے۔
- ۱۶۶۵ — الذكر أفضل الغنیمتین
اندر کی یاد دو غنیمتوں میں سے سب سے افضل غنیمت ہے۔
- ۱۶۶۶ — الصدقة اعظم الربحین
صدقہ دو فائدوں میں سے سب سے عظیم ترین فائدہ ہے۔

۱۶۶۶ — الْعِلْمُ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْعِلْمِينَ
 اللہ کے بارے میں علم دو علموں میں سب سے
 افضل ہے۔

۱۶۶۸ — الْمَعْرِفَةُ بِالنَّفْسِ أَنْفَعُ الْمَعْرِفَتَيْنِ
 نفس کی معرفت دو معرفتوں میں سب سے
 نفع بخش معرفت ہے۔

۱۶۶۹ — الْإِخْذُ عَلَى الْعَدُوِّ بِالْفَضْلِ أَحَدُ الطَّيِّبِينَ
 دشمن کو فضل اور احسان کے ساتھ پکڑنا دو کامیابیوں
 میں سے ایک ہے۔

۱۶۷۰ — الْقَنَاعَةُ أَفْضَلُ الْغَنَائِينَ
 قناعت دو بے نیازوں میں سب سے افضل بے نیازی ہے۔

۱۶۷۱ — الْهَوَىٰ أَعْظَمُ الْعَدَوِيْنَ
 خواہش نفس دو دشمنوں میں سب سے بڑھ کر دشمن ہے۔

۱۶۷۲ — الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ الذَّخِيرِينَ
 صدقہ دو ذخیروں میں سب سے افضل ذخیرہ ہے۔

- النِّسَاءُ أَكْثَرُ الْفِتَنِ — ۱۶۶۳
عورتیں دو فتنوں میں سب سے عظیم ترین فتنہ ہیں۔
- المَعْرُوفُ أَفْضَلُ الْكَزْبِ — ۱۶۶۴
نیکی و حسنِ انوں میں سب سے افضل خزانہ ہے۔
- الصَّلَاةُ أَفْضَلُ الْقُرْبَتَيْنِ — ۱۶۶۵
نماز دو قربتوں میں سب سے افضل قربت ہے۔
- الصَّيَامُ أَحَدُ الصَّحَّتَيْنِ — ۱۶۶۶
روزہ دو صحتوں میں سے ایک صحت ہے۔
- السَّهَرُ أَحَدُ الْحَيَاتَيْنِ — ۱۶۶۷
شب بیداری دو زندگیوں میں سے ایک زندگی ہے۔
- الْقَنَاعَةُ أَفْضَلُ الْوَفَتَيْنِ — ۱۶۶۸
قناعت دو پاکبازیوں میں سب سے افضل پاکبازی ہے۔
- الشُّكْرُ أَحَدُ الْجَزَائِنِ — ۱۶۶۹
شکر دو جزاؤں میں سے ایک جزا ہے۔

- ۱۶۸۰ — الدِّينُ أَحَدُ الرَّقِيبِ
قرضہ دو غلامیوں میں سے ایک غلامی ہے۔
- ۱۶۸۱ — التَّقْرِيعُ أَحَدُ الْعُقُوبَتَيْنِ
سرزنش دو سرزائوں میں سے ایک سرزائ ہے۔
- ۱۶۸۲ — النَّدَمُ أَحَدُ التَّوْبَتَيْنِ
ندامت دو توبہ میں سے ایک توبہ ہے۔
- ۱۶۸۳ — الْغَدْرُ أَقْبَحُ الْخِيَانَتَيْنِ
بے وفائی دو خیانتوں میں سب سے بُری خیانت ہے۔
- ۱۶۸۴ — الصَّدِيقُ أَفْضَلُ الْعِدَّتَيْنِ
دوست دو تیاریوں میں سب سے افضل تیاری ہے۔
- ۱۶۸۵ — الْبَشَاشَةُ أَحَدُ الْقَرَائِنِ
شگفتگی دو مہمان نوازیوں میں سے ایک مہمان نوازی ہے۔
- ۱۶۸۶ — الدِّينُ وَالْأَدَبُ نَتِيجَةُ الْعَقْلِ
دین اور ادب عقل کا نتیجہ ہیں۔

الْحَرَصُ وَالشَّرُّ وَالْبَخْلُ نَتِيجَةُ الْجَهْلِ — ۱۶۸۷
 لالچ، شرپندی اور کجخوئی جہالت کا نتیجہ ہیں۔

الْكَرَمُ حَسَنُ السَّجِيَّةِ وَاجْتِنَابُ الدُّنْيَةِ — ۱۶۸۸
 کرم نیک خلقت ہونا اور لہستیوں سے اجتناب برتنے کا نام ہے۔

الْأَمَلُ يَقْرِبُ الْمَنِيَّةَ وَيُبَاعِدُ الْأَمَنِيَّةَ — ۱۶۸۹
 امید موت کو نزدیک اور آرزوؤں کو دور کر دیتی ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ تَغَمَّدَ الذُّنُوبَ بِالْغُفْرَانِ — ۱۶۹۰
 عقل مند وہ ہے جو گناہوں کو مغفرت کے پردے سے ڈھانک دیتا ہے۔

الْحَكِيمُ مَنْ جَازَى الْإِسَاءَةَ بِالْإِحْسَانِ — ۱۶۹۱
 مردِ حکیم وہ ہے جو بدی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتا ہے۔

الْمَحْسِنُ مَنْ عَمَّ النَّاسَ بِالْإِحْسَانِ — ۱۶۹۲
 محسن وہ ہے جو انسانوں کے ساتھ عمومی احسان کرتا ہے۔

الشَّجَاعَةُ نَصْرَةٌ حَاضِرَةٌ وَفَضِيلَةٌ ظَاهِرَةٌ — ۱۶۹۳
شجاعت ایک موجود نصرت اور ایک آشکار فضیلت ہے۔

الْعِلْمُ وَرِاثَةٌ كَرِيمَةٌ وَنِعْمَةٌ عَزِيمَةٌ — ۱۶۹۴
علم ایک کریم وراثت اور ایک عمومی نعمت ہے۔

الْإِنصَافُ يَرْفَعُ الْخِلَافَ وَيُوجِبُ الْإِتِّلَافَ — ۱۶۹۵
انصاف مخالفت کو رفع اور الفت کو لازم کرتا ہے۔

التَّقْوَى جَمَاعُ التَّنَزُّهِ وَالْعَفَافِ — ۱۶۹۶
تقوی پاکیزگی اور عفت کو جمع کر لینے والا ہے۔

الْعَدْلُ رَأْسُ الْإِيمَانِ وَجَمَاعُ الْإِحْسَانِ — ۱۶۹۷
عدل ایمان کا سر اور احسان کو مجتمع کرنے کا باعث ہے۔

الْإِيْشَارُ أَحْسَنُ الْإِحْسَانِ وَأَعْلَى — ۱۶۹۸
ایشار بہترین احسان اور ایمان کے اعلیٰ

مَرَائِبُ الْإِيمَانِ
مرتبہ کو کہتے ہیں۔

— ۱۶۹۹ البخلُ يَكْسِبُ الْعَارَ وَيَدْخُلُ النَّارَ
کنجوسی بزمانی کماتی ہے اور باعثِ جہنم ہے۔

— ۱۷۰۰ الظُّلَمُ فِي الدُّنْيَا لَوَارٍ فِي الْآخِرَةِ دَمَارٌ
ظلم دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں تباہی کا
باعث ہے۔

— ۱۷۰۱ الْكَذِبُ فِي الْعَاجِلَةِ عَارٌ وَفِي
دنیا میں جھوٹ بے عزتی کا سبب اور آخرت
الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ
میں اگ کے عذاب کا باعث ہے۔

— ۱۷۰۲ الْغَضَبُ يَرُدِّي صَاحِبَهُ وَيَبْدِي مَعَايِبَهُ
غضب اپنے صاحب کو گرا دیتا ہے اور اس کے عیبوں
کو کھول دیتا ہے۔

— ۱۷۰۳ اللَّحَّاجُ يَكْبُوبُ رَاكِبَهُ
باطل پسندی اپنے سوار کو زمین بوس کر دیتی ہے۔

— ۱۷۰۴ الْعَالَمُ مَنْ شَهِدَتْ بِصِحَّةِ اقْوَالِهِ اَفْعَالُهُ
عالم وہ ہے جس کے اقوال کی صحت کی شہادت اس کے افعال دیں۔

۱۶۰۵ — الورع من نزہت نفسہ و شرفت خلالہ
پرہیزگار وہ ہے جس کا نفس پاکیزہ ہو اور جس کی
خصلتیں بلند تر ہوں۔

۱۶۰۶ — الزہد شیمۃ المتقین و سحیۃ الاولیاء
زہد متقین کا شیوا اور خدا سے غافل رہنے والوں
کا زیور ہے۔

۱۶۰۷ — التقوی ثمرۃ الدین و امارۃ الیقین
تقوی دین کا ثمر اور یقین کی علامت ہے۔

۱۶۰۸ — الحکمة روضة العقل و نزهة النبلاء
حکمت صاحب عقل کا باغ اور اہل دانش کی سیرگاہ ہے

۱۶۰۹ — الجاہل لن یلقی ابدًا الا مفرطًا و مفرطًا
جاہل ہرگز نہیں ملتا مگر اس سے جو خطا کار یا حد
سے گزر جانے والا ہو۔

۱۶۱۰ — العقل غریزة تزید بالعلم و التجارب
عقل وہ خوب ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتی رہتی ہے۔

۱۷۱۱ — اللَّجَّاجُ يَنْتِجُ الْحُرُوبَ وَيُوْغِرُ الْقُلُوبَ
ہٹ دھری کا نتیجہ لڑائیاں ہیں یا دلوں میں کینہ
پیدا کرنے کا سبب۔

۱۷۱۲ — الْعُلَمَاءُ غُرَبَاءُ لِكثْرَةِ الْجَهَالِ
علماء جاہلوں کی کثرت کی وجہ سے اکیلے ہیں۔

۱۷۱۳ — النَّاجُونَ مِنَ النَّارِ قَلِيلٌ لِّغَلَبَةِ الْهَوَىٰ وَالضَّلَالِ
خوابش نفس کے غلبے اور گمراہی کی وجہ سے آگ سے
نجات پانے والے بہت قلیل ہیں۔

۱۷۱۴ — الدُّنْيَا لَا تَصْفُو لِشَارِبٍ وَلَا تَقْنِي لِصَاحِبٍ
دنیا پینے والے کے لیے صاف (مشراب) اور نہ ہی اپنے
ساتھی کے ساتھ وفاداری کرنے والی ہے۔

۱۷۱۵ — الصَّبْرُ عَلَى النَّوَائِبِ يَنْبِيلُ شَرَفَ الْمَدَائِبِ
پیشانیوں میں صبرِ تہہ شرف تک پہنچاتا ہے۔

۱۷۱۶ — الْمَذْنِبُ عَنْ غَيْرِ عِلْمٍ بِرِيٍّ مِنَ الذَّنْبِ
بغیر علم گناہ کرنے والا اس گناہ سے بری ہے۔

۱۴۱۷ — الدُّنْيَا مَلِيَّةٌ بِالصَّابِ طَارِقَةٌ

دنیا مصائب سے بھری ہوئی اور رات کے وقت

بِالْفَجَائِعِ وَالنَّوَائِبِ

درد و آلام کی پیامی ہے۔

۱۴۱۸ — الْعِلْمُ يَنْجِي مِنَ الْارْتِبَاكِ فِي الْحَيَرَةِ

علم تجھ کو حیرت میں ڈوبنے سے روکتا ہے۔

۱۴۱۹ — الصَّدِيقُ أَفْضَلُ عَدُوٍّ وَأَبْقَى مُوَدَّةٍ

دوست سب افضل و خیر اور سب زیادہ باقی رہنے والی محبت۔

۱۴۲۰ — الْعَاقِلُ مَنْ هَجَرَ شَهْوَتَهُ وَ

عقل مند وہ ہے جس نے اپنی خواہشات سے ہجرت

بَاعَ دُنْيَاهُ بِآخِرَتِهِ

اختیار کر لی اور اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ دیا ہے۔

۱۴۲۱ — الْاِحْمَقُ غَرِيبٌ فِي بَلَدَتِهِ مَهَانٌ

احمق اپنے شہر میں اکیلا اور اپنے عزیزوں

بَيْنَ اَعَزَّتِهِ

میں ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

۱۴۲۲ — الْجَاهِلُ لَا يَرْتَدِعُ وَبِالْمَوَاعِظِ لَا يَنْتَفِعُ
جاہل کبھی باز نہیں آتا ہے اور نصیحتیں اس کو کوئی
فائدہ نہیں پہنچاتیں۔

۱۴۲۳ — الْمُؤْمِنُ عَفِيفٌ مُقْتَنِعٌ مُتَنَزِّهٌ مُتَوَرِّعٌ
مومن عفت والا، قناعت کرنے والا، پاکباز اور
پرہیزگار ہوتا ہے۔

۱۴۲۴ — الصَّابِرُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ أَهْوَنُ
اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کی سزا پر صبر
مِنَ الصَّابِرِ عَلَى عِقَابِهِ
کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۱۴۲۵ — الْعَاقِلُ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِحَاجَتِهِ أَوْ حُجَّتِهِ
عقل مند کبھی کلام ہی نہیں کرتا مگر کسی حاجت کے
وقت یا کسی دلیل دینے کے وقت۔

۱۴۲۶ — الْبَاخِلُ فِي الدُّنْيَا مَذْمُومٌ وَ
دنیا میں بخیلی کرنے والا مذمت کا شکار اور
وَفِي الْآخِرَةِ مُعَذِّبٌ مَلُومٌ
آخرت میں ذلت والے عذاب کا ہدف بن جاتا ہے۔

۱۴۲۷ — الظُّلُمُ يَزِلُّ الْقَدَمَ وَيَسْلُبُ النِّعَمَ
ظلم قدموں کو لغزش دینے والا نعمتوں کو سلب

وَيَهْلِكُ الْأُمَمَ
کرنے والا اور قوموں کو ہلاک کر دینے والا ہے۔

۱۴۲۸ — الْعِلْمُ يَدُلُّ عَلَى الْعَقْلِ فَمَنْ عَلِمَ عَقْلَ
علم انسان کو عقل تک پہنچاتا ہے پس جو علم والا
ہوتا ہے وہ عقل والا ہے۔

۱۴۲۹ — الْعِلْمُ مَجِبِي النَّفْسِ وَمُنِيرِ الْعَقْلِ
علم نفس کو زندگی دینے والا عقل کو نور دینے

وَمُصِيتِ الْجَهْلِ
والا اور جہل کو مارنے والا ہے

۱۴۳۰ — الْعَاقِلُ مَنْ تَوَرَّعَ عَنِ الذُّلُوبِ
عاقل وہ ہے جو گناہوں سے پرہیزگار

وَتَنَزَّاهُ مِنَ الْعَيُوبِ
اور عیبوں سے پاک ہے۔

السَّخَاءِ يَمْحُصُ الذُّنُوبَ وَ — ۱۴۳۱
سخاوت گناہوں کو محو اور دلوں کی

يَجْلِبُ مَحَبَّةَ الْقُلُوبِ
محبت کو کھینچ لیتی ہے۔

الْكَيْسِ اَصْلُهُ عَقْلُهُ وَمَرْوَتُهُ — ۱۴۳۲
ہوشیار کی اصل اور بنیاد اس کی عقل ہے اور
خَلْقُهُ وَدِينُهُ حَسْبُهُ
اس کا خلق اس کی مروت ہے اور اس کا حسب
اس کا دین ہے۔

الْعَالِمُ مَنْ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ — ۱۴۳۳
عالم نہ تو علم سے سیر ہوتا ہے اور نہ ہی
وَلَا يَتَشَبَعُ بِهِ
اپنے آپ کو علم سے سیر رکھتا ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ لِسَانَهُ إِلَّا عَن ذِكْرِ اللَّهِ — ۱۴۳۴
عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو بند رکھے
سوائے اللہ کے ذکر کے۔

۱۴۳۵ — الْمُؤْمِنِينَ مَنْ كَانَ حُبُّهُ لِلَّهِ وَبِغْضِهِ
مُؤْمِنٌ وَهُوَ جِسْمٌ كِي حُبِّهِ (صرف) اللہ کے لیے جس کا

لِلَّهِ وَأَخَذَهُ لِلَّهِ وَتَرَكُهُ لِلَّهِ
بِغْضٍ (فقط) اللہ کے لیے اور جس کی پکڑ (محض) اللہ
کے لیے اور جس کی درگزر اللہ (ہی) کے لیے ہے۔

۱۴۳۶ — الْمُؤْمِنِينَ شَاكِرِينَ فِي السَّرَّاءِ صَابِرِينَ
مُؤْمِنٌ خوشیوں میں شاکر بلاؤں میں صابر اور

الْبَلَاءِ خَائِفِينَ فِي الرَّخَاءِ
سازگار حالات میں (بھی) خوف زدہ رہتا ہے۔

۱۴۳۷ — الْمُؤْمِنِينَ عَفِيفِينَ فِي الْغِنَى مُتَنَزِّلِينَ عَنِ الدُّنْيَا
مُؤْمِنٌ تو نگری میں باعفت اور دنیا سے (اپنے آپ
کو) پاک و پاکیزہ رکھتا ہے۔

۱۴۳۸ — الزَّيْنَةَ بِحَسَنِ الصَّوَابِ لَا
زینت و حقیقت حسن کردار میں ہے ناکہ

بِحَسَنِ الثِّيَابِ
حسن لباس میں۔

الرَّفَقُ مِفْتَاحُ الصَّوَابِ وَشِيْمَةٌ ————— ۱۶۳۹
 نرمی اور مہربانی راہِ راست کی کنجی اور عقل

ذَوِی الْأَلْبَابِ
 رکھنے والوں کا شیوا ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ عَصَىٰ هَوَاہُ فِي طَاعَةِ رَبِّہِ ————— ۱۶۴۰
 عقل مند وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت

میں اپنی خواہش کی نافرمانی کی۔

الْجَاهِلُ مَنْ اطَاعَ هَوَاہُ فِي مَعْصِيَةِ رَبِّہِ ————— ۱۶۴۱
 جاہل وہ ہے جو اپنے رب کی نافرمانی میں اپنی خواہش

کی اطاعت کرتا ہے۔

الْحِظُّ لِلْإِنْسَانِ فِي الْأَذْنِ لِنَفْسِہِ ————— ۱۶۴۲
 انسان کو اس کی سماعت کا فائدہ اپنی ذات تک پہنچتا

وَفِي اللِّسَانِ لِغَيْرِہِ
 ہے اور اس کی زبان کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے۔

الْوَصْلَةُ بِاللّٰہِ فِي الْإِنْقِطَاعِ عَنِ النَّاسِ ————— ۱۶۴۳
 اللہ سے قربت لوگوں سے جدا ہونے میں ملتی ہے۔

الْخَلَاصُ مِنْ أَسْرِ الطَّمَعِ بِالْكِتَابِ الْبَاسِ — ۱۷۴۲
 لاپٹ کی اسیری سے نجات امید کو نہ پا کر ملتی ہے۔

الْعِلْمُ ثَمَرَةُ الْحِكْمَةِ وَالصَّوَابُ مِنْ فِرْعَوْنِهَا — ۱۷۴۵
 علم حکمت کا ثمر اور درست رویہ اسکی شاخوں میں سے ہے۔

الْحَرِیصُ فَتِيرٌ وَلَوْ مَلَكَ الدُّنْيَا — ۱۷۴۶
 لاپچی فقیر ہی رہتا ہے اگرچہ کہ وہ دنیا کی ہر

بَحْذًا فِيرَهَا
 شے کا مالک بن جائے۔

الصِّدْقُ عِمَادُ الْإِسْلَامِ وَدَعَامَةُ الْإِيمَانِ — ۱۷۴۷
 سچائی اسلام کا ستون اور ایمان کا سہارا ہے۔

الْإِيمَانُ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ — ۱۷۴۸
 ایمان زبان سے قول اور ارکان سے عمل کا نام ہے۔

الْجُودُ فِي اللَّهِ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِينَ — ۱۷۴۹
 اللہ کے لیے عطا کرنا مقربین کی عبادت ہے۔

الْخَشْيَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ شَيعَةً الْمُتَّقِينَ — ۱۴۵۰
اللہ کے عذاب سے ڈرنے رہنا متقین کا شیوا ہے۔

التَّزَوُّدِ مِنَ الْمَعَاصِي عِبَادَةُ التَّوَّابِينَ — ۱۴۵۱
گناہوں سے (اپنے آپ کو) پاک کرنا توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔

الْحَزْمُ تَجَرُّعُ النَّصَةِ حَتَّى تَمْلِكَ الْفُرْصَةُ — ۱۴۵۲
دُور اندیشی غصہ کے گھونٹ پی لینے میں ہے یہاں تک کہ کوئی فرصت کا لمحہ تجھ کو اپنے لیے ملے۔

التَّوَّابِي فِي الدُّنْيَا إِصْنَاعَةٌ وَ — ۱۴۵۳
سستی و کمالی دنیا میں بربادی اور آخرت
فِي الْآخِرَةِ حَسْرَةٌ
میں حسرت کا سبب ہے۔

الْكُرْمُ بِذُلِّ الْجُودِ وَإِنْجَازُ الْمَوْعُودِ — ۱۴۵۴
کرم جود و عطا اور وعدے کی وفا میں ہے۔

أَصْلُ الدِّينِ إِدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ — ۱۴۵۵
دین کی اصل امانت کی ادائیگی اور عہدوں کی وفا میں ہے۔

السَّيِّدُ مَحْسُودٌ وَالْجَوَادُ مَحْبُوبٌ مَوْدُودٌ
بزرگ و برتر سے (ہی) حسد کی جاتی ہے اور جو دود و عطا
کرنے والا محبوب اور دوست ہے۔

الحَسُودُ ابْدَاعُ لَيْلٍ وَالْبَغِيْلُ ابْدَاعُ ذَلِيلٍ
حسد ہمیشہ غلیل اور کنجوس ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

الْجَنَّةُ خَيْرُ مَالٍ وَالنَّارُ شَرُّ مَقِيلٍ
جنت بہترین انجام ہے اور آگ بدترین خواب گاہ ہے۔

الْمَعُونَةُ تَنْزِلُ مِنَ اللَّهِ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ
اللہ کی مدد بمقتدر حاجت نازل ہوتی ہے۔

الْمِزَاحُ فِرْقَةٌ تَتَّبِعُهَا ضَعِيفَةٌ
مذاق جدائی کا سبب ہوتا ہے کہ جس کے پیچھے
کینہ و کدورت چلتے ہیں۔

الْإِفْوَاطُ فِي الْمَلَامَةِ يَشْبُ نَارُ اللَّجَاجَةِ
سرزنش کرنے میں زیادتی سے کام لینا ضد کی آگ
کو بھڑکا دیتا ہے۔

۱۷۶۲ — الْجَوْعُ خَيْرٌ مِنْ ذُلِّ الْخَضْوَعِ
بھوک ذلت کے ساتھ جھکنے سے بہتر ہے۔

۱۷۶۳ — الْقَنَاعَةُ نَاجٍ مِنْ أَفَاتِ الْمَطَامِعِ
قناعت کرنے والا لالچ کی آفتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۷۶۴ — الْكَرِيمُ يَزِدُّ جَرْعًا يَفْتَخِرُ بِهِ اللَّئِيمُ
کریم ان باتوں سے اپنے آپ کو روکتا ہے جس پر
کمین فخر کرتے ہیں۔

۱۷۶۵ — الْجَاهِلُ يَسْتَوْحِشُ مَقَايِئِ
جاہل ان چیزوں سے وحشت میں رہتا ہے جن
بہ الحکیم
حکمت والے انس پاتے ہیں۔

۱۷۶۶ — الْمَعْرُوفُ غُلٌّ لَا يَفْكُهُ إِلَّا
احسان وہ گردن کا طوق ہے کہ جس سے شکریا

شکراً و مکافأة
بدلے کے علاوہ نجات نہیں مل سکتی۔

۱۷۶۷ — الْحَقُّ أَلْبَجَ مَنْزِلَةً عَنِ الْمَحَابَةِ وَالْمَرَايَةِ
حق وہ روشن حقیقت ہے جو دوستی اور یاری
کرنے سے بالکل متبرک ہے۔

۱۷۶۸ — الْمُؤْمِنُ بَيْنَ نِعْمَةٍ وَخَطِيئَةٍ لَا
مومن نعمت اور خطا کے درمیان ہی رہتا ہے اور
يُصْلِحُهُمَا إِلَّا الشُّكْرُ وَالْإِسْتِغْفَارُ
ان دونوں چیزوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر شکر
اور استغفار سے۔

۱۷۶۹ — الْجَلَمُ عِنْدَ شِدَّةِ الْغَضَبِ يُؤْمِنُ
شدت غضب کے وقت جلم جبّار کے
غَضَبِ الْجَبَّارِ
غضب سے بچتا ہے۔

۱۷۷۰ — الْكَمَالُ فِي ثَلَاثِ الْمَصَبِرِ عَلَى النَّوَائِبِ
کمال تین چیزوں میں ہے، سختیوں میں صبر
وَالْتَوَرُّعُ فِي الْمَطَالِبِ وَاسْعَافُ الطَّالِبِ
ضرورت کے وقت پرہیزگاری اور مانگنے والے کو ٹھنک کر دینا۔

الرَّفَقُ يُبَسِّرُ الصَّعَابَ وَيُسَهِّلُ — ۱۶۶۱
 نرمی اور مہربانی دشواریوں کو آسان اور سخت

شَدِيدُ الْأَسْبَابِ
 اسباب کو سہل کر دیتی ہے۔

الْعَالِمُ يَعْرِفُ الْجَاهِلَ لِأَنَّهُ — ۱۶۶۲
 عالم جاہل کو پہچانتا ہے اس لیے کہ وہ کبھی

كَانَ قَبْلُ جَاهِلًا
 جاہل رہ چکا ہے۔

الْجَاهِلُ لَا يَعْرِفُ الْعَالِمَ لِأَنَّهُ — ۱۶۶۳
 جاہل عالم کو نہیں پہچانتا اس لیے کہ وہ کبھی

لَمْ يَكُنْ قَبْلُ عَالِمًا
 عالم نہیں رہا تھا۔

التَّوْفِيقُ وَالْخِذْلَانُ يَتَجَاذِبَانِ النَّفْسَ — ۱۶۶۴
 توفیق اور بے توفیقی نفس کو اپنی طرف کھینچتی ہے

فَاَيُّهُمَا غَلَبَ كَانَتْ فِي حَايِزِهِ
 ان دونوں میں جو غالب آتا ہے نفس وہیں قرار
 پاتا ہے۔

الْمُؤْمِنُ حَذِرٌ مِنْ ذُنُوبِهِ ابَدًا — ۱۴۴۵

مومن اپنے گناہوں پر ہمیشہ محتاط رہتا ہے

يَخَافُ الْبَلَاءَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ
بلاؤں سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا تمنا کرتا ہے۔

الْعَقْلُ وَالْعِلْمُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَبٍ — ۱۴۴۶

عقل اور علم دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں

لَا يَفْتَرِقَانِ وَلَا يَتَبَايَنَانِ
یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے اور نہ کبھی ایک
دوسرے سے دور ہوتے ہیں۔

الْإِيمَانُ وَالْحَيَاءُ مَقْرُونَانِ فِي — ۱۴۴۷

ایمان اور حیا یہ دونوں ایک رسی سے بندھے

قَرَبٍ وَلَا يَفْتَرِقَانِ
ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

الْإِيمَانُ وَالْعِلْمُ أَخَوَانِ تَوْأَمَانِ — ۱۴۴۸

ایمان اور علم دو جڑواں بھائی ہیں اور دو

وَرَفِيقَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ
رفیق ہیں یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

الإيمان شجرة أصلها اليقين وفرعها — ۱۷۷۹

ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین جس کی شاخیں
التقی ونورها الحياء وثمرها السخاء
تقویٰ اور جس کا شگوفہ حیا اور جس کا ثمر سخاوت ہے۔

الغضب نار موقدة من كظمه اطفأها — ۱۷۸۰

غصہ وہ جلتی ہوئی آگ ہے جس نے اس کو پی لیا اس نے

وَمَنْ أَطْلَقَهُ كَانَ أَوَّلَ مُحْتَزٍّ بِهَا
اس آگ کو بھجوا دیا اور جس نے اس آگ کو جلتا چھوڑ دیا
وہ اس آگ میں سب سے پہلے جلنے والا ہوا۔

العارف من عرف نفسه فاعتقها و — ۱۷۸۱

عارف وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، پس وہ اس کو

نزَّهَهَا عَنْ كُلِّ مَا يَبْعِدُهَا وَيُوبِقُهَا
(خواہشات) سے آزاد کرتا ہے۔ اور وہ اس کو ہر اس چیز
سے پاک کر دیتا ہے جو اس کو دور کرتی ہے (اللہ سے)
اور اس کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

الشهوات اعالال قاتلات وافضل — ۱۷۸۲

خواہشات نفس قتل کرنے والی بیماریاں ہیں اور ان

دَوَائِهَا اقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا

کی سب سے افضل دوا ان سے صبر اختیار کرنا ہے۔

الاحمق لَا يَحْسِنُ بِالْهَوَا وَ لَا

احمق ذلت و خواری کے ذریعے (بھی) نیک نہیں بنتا

يَنْفَكُ عَنْ نَقْصٍ وَ خُسْرَانٍ

اور ہرگز نقص اور نقصان سے جدا نہیں ہوتا۔

الْبَكَاءُ مِنْ خِيفَةِ اللَّهِ لِلْبَعْدِ عَنْ

اللہ سے دُور ہو جانے کی وجہ سے اللہ کے خوف سے

اللَّهُ عِبَادَةُ الْعَارِفِينَ

گریہ و بکا کرنا عارفین کی عبادت ہے۔

التَّفَكُّرُ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

زمین و آسمان کے ملکوت میں تفکر کرنا غماص

عِبَادَةُ الْمُخْلِصِينَ

نوگوں کی عبادت ہے۔

الْحَقُّ دَاءٌ لَا يَدَاوِي وَمَرَضٌ لَا يَبْرَأُ

حماقت وہ بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور وہ

مرض ہے جس سے کبھی صحت مند نہیں ہوتا۔

۱۴۸۲

۱۴۸۳

۱۴۸۵

۱۴۸۶

۱۷۸۷ — الْحَجَرُ الْغَصْبُ فِي الدَّارِ دَهْنُ إِخْرَابِهَا
غصب کیا ہوا ایک پتھر مکان کی بربادی کا یقینی سبب ہے۔

۱۷۸۸ — الْإِخْوَانُ فِي اللَّهِ تَعَالَى تَدْوَمُ
اللہ کے لیے دینی بھائیوں کی محبت کو ہمیشہ دوام

لِدَوَامِ سَبَبِهَا
رہتا ہے اس لیے کہ اس کا سبب دائمی ہے۔

۱۷۸۹ — إِيْخْوَانُ الدُّنْيَا تَنْقَطِعُ مَوَدَّتُهُمْ
دنیاوی بھائیوں کی محبت منقطع ہو جاتی ہے

لِسُرْعَةِ انْقِطَاعِ اسْبَابِهَا
اس لیے کہ دنیاوی اسباب اور فوائد جلد منقطع
ہو جاتے ہیں۔

۱۷۹۰ — الْكَيْسُ مَنْ كَانَ يَوْمُهُ خَيْرًا
ذہین وہ ہے کہ جس کا (آج کا) دن

مِنْ أَمْسِهِ وَعَقْلُ الذِّمِّ عَنْ نَفْسِهِ
گزرے ہوئے دن سے بہتر ہو اور جس نے اپنے
نفس کی مذمت کو روک لیا ہو۔

۱۷۹۱ — الْعَاقِلُ مِنْ أَحْسَنِ صَنَائِعِهِ وَوَضَعَ
عقل مند وہ ہے کہ جس نے اپنے احسانات کو بہترین

سعیہ فی مواضعہ
رکھا اور اپنی کوششوں کو اپنے مقام پر رکھا۔

۱۷۹۲ — الشَّقِيُّ مِنْ اغْتَرَبَ حَالِهِ وَأَخْذَعَ
بدبخت وہ ہے کہ جو اپنے حال سے دھوکا کھا گیا اور

لِغُرُورِ أَمَالِهِ
اپنی امیدوں کے فریب سے مکر میں آگیا۔

۱۷۹۳ — اللَّثِيمُ إِذَا بَلَغَ فَوْقَ مِقْدَارِهِ
کمین وہ ہے کہ جب وہ اپنے مرتبہ سے بلند ہوتا

تَنَكَّرَتْ أَحْوَالُهُ
ہے تو اس کے احوال میں تبدیلی آجاتی ہے۔

۱۷۹۴ — التَّقَرُّبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمَسْئَلَتِهِ
اللہ تعالیٰ کا تقرب اس سے سوال کر کے اور

وَالْإِلَى النَّاسِ بِتَرْكِهَا
انسانوں کا تقرب ان سے سوال ترک کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔

الدُّنْيَا مُنْقَلَةٌ فَانِيَةٌ إِنْ بَقِيتُ ۱۴۹۵
دنیا ایک منتقل ہونے والی اور فنا ہونے والی شے

لَكَ لَمْ تَبْقَ لَهَا
ہے اگر وہ تیرے لیے باقی (بھی) رہ گئی تو تو اس
کے لیے باقی نہ رہے گا۔

العجب لغفلة الحساد عن سلامة الاجساد ۱۴۹۶
تعجب ہے ماسدوں کی غفلت پر جو وہ بدن کی (صحت)
سلامتی سے متعلق اختیار کیے ہوئے ہیں۔

الدُّنْيَا اصْغَرُ وَاخْفَرُ ۱۴۹۷
دنیا بہت چھوٹی بہت حقیر اور بہت کم ہے اس بات
مِنْ أَنْ تَطَاعَ فِيهَا الْأَحْقَادُ
ہے کہ اس کے لیے حسد اور کینہ کی پیروی کی جائے۔

إِخْوَانُ الصِّدْقِ زِينَةُ السَّرَّاءِ ۱۴۹۸
سچے دوست (بھائی) خوشیوں میں زینت اور
وَعَدَّةُ فِي الصَّرَّاءِ
پریشانیوں میں ایک تیاری ہیں

الدَّوْلَةُ تَرُدُّ خَطَا صَاحِبِهَا صَوَابًا — ۱۷۹۹

دولت و (حکومت) اپنے صاحب کی غلطی کو درست

وَصَوَابَ صِدِّیْهِ خَطَاً

اور صاحب حکومت کے مخالف کی درستگی کو خطا بنا دیتی ہے۔

الْخَرْقُ مَعَادَاةُ الْأَرَاءِ وَمَعَادَاةُ مَنْ — ۱۸۰۰

حماقت دراصل رائے سے دشمنی کرنا ہے اور اس سے

يَقْدِرُ عَلَى الصَّرَاءِ

دشمنی جو ضرر پہنچانے میں قدرت رکھتا ہو۔ (کہلاتی ہے)

الْعِلْمُ أَفْضَلُ شَرَفٍ مِنْ لَا قَدِيمَ لَهُ — ۱۸۰۱

علم اس کے لیے بھی افضل شرف ہے جس کا

کوئی ماضی نہ ہو۔

الْحَبَاهِلُ لَا يَعْرِفُ تَقْصِيرَهُ وَلَا — ۱۸۰۲

جاہل نہ تو اپنے قصور کو پہچانتا ہے اور نہ ہی

يَقْبَلُ مِنَ النَّصِيحِ لَهُ

اس کی بات کو قبول کرتا ہے جو اسے نصیحت کرے۔

الْعَطِيَّةُ بَعْدَ الْمَنْعِ أَجْمَلُ مِنْ
منع کرنے کے بعد عطا کرنا اس سے بہت اچھا ہے

۱۸۰۳

الْمَنْعُ بَعْدَ الْعَطِيَّةِ
کر عطا کرنے کے بعد منع کرے۔

الدَّهْرُ يَخْلُقُ الْإِبْدَانَ وَيَجِدُّ الْأَمَالَ

۱۸۰۴

زمانہ (دھر) جسموں کو پیدا کرتا ہے امیدوں کو تازہ
وَيَبْدِي الْمَيِّتَةَ وَيُبَاعِدُ الْأَمْنِيَّةَ
کرتا ہے موت کو نزدیک کرتا ہے اور آرزوؤں کو دور
کر دیتا ہے۔

أَوَّلُ مَصَادِرِ التَّوَقُّيِ أَوَائِلُ مَوَارِدِ الْحَذَرِ

۱۸۰۵

مقام حفاظت کی انتہا احتیاط کی ابتدائی
منازل میں ہے۔

الْعَاقِلُ إِذَا سَكَتَ فَكْرٌ وَإِذَا انْطَقَ

۱۸۰۶

عقل مند جب خاموش رہتا ہے تو فکر کرتا ہے اور جب

ذَكَرَ وَإِذَا انْظَرَ عَتَبُ

کلام کرتا ہے تو ذکر کرتا ہے اور جب نظر کرتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے

۱۸۰۷ — الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالْقَوْسِ بِلَا وَتِيرَ

بغیر عمل کے بلائے والا بغیر تیر کی کمان کے مانند ہے۔

۱۸۰۸ — الْمَرْوَةُ اجْتَنَابَ الرَّجُلِ مَا يَشِينُهُ

مروت انسان کا باعث شرم چیزوں سے اجتناب اور

وَ اكْتِسَابَهُ مَا يَزِينُهُ

باعث زینت (اخلاق) کے حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۸۰۹ — الرَّفِيقُ فِي دُنْيَاكَ كَالرَّفِيقِ فِي دِينِهِ

کسی کا دنیاوی زندگی میں رفیق کرنے والا ایسا
بھی ہے جیسے کہ اس کی دینی زندگی میں اس کا ساتھی۔

۱۸۱۰ — الْغِنَى بِاللَّهِ اعْظَمُ الْغِنَى

اللہ کے ذریعے تو نگر عظیم ترین دولت مندی ہے۔

۱۸۱۱ — الْغِنَى بِغَيْرِ اللَّهِ اعْظَمُ الْفَقْرِ

اللہ کے (احکام) توڑ کر تو نگرى اختیار کرنا

وَالشَّقَاءُ

عظیم ترین غربت اور بدبختی ہے۔

۱۸۱۲ — الْعِلْمُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَحَاطَ بِهِ
 علم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جا
 وَخُذُوا مِنْ كُلِّ عِلْمٍ أَحْسَنَهُ
 سب سے ہر علم کے بہترین حصے کو حاصل کرو۔

۱۸۱۳ — السَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ غَرَاثِرُ شَرِيفَةٍ
 سخاوت اور شجاعت شرف والی خصلتیں ہیں یہ اللہ سبحانہ
 يَضَعُهَا اللَّهُ سَبْحَانَهُ فَيَمْنُ أَحِبُّهُ وَامْتَحِنَهُ
 ان کو عطا کرتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جس کا
 وہ امتحان لے چکا ہو۔

۱۸۱۴ — الصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ فِي الرَّخَاءِ
 بلاؤں پر صبر کرنا آسائشوں کے وقت عافیت کے ساتھ
 زندگی گزارنے سے افضل ہے۔

۱۸۱۵ — الْعَقْلُ أَغْنَى الْغِنَاءِ وَغَايَةُ الشَّرَفِ
 عقل سب سے بڑی دولت مندی اور دنیا و
 فِي الْآخِرَةِ وَالْدُّنْيَا
 آخرت کا انتہائی شرف ہے۔

۱۸۱۷ — الْكَرِيمُ يَجْفُو إِذَا عُنِفَ وَيَلِينُ
مرد کریم کے ساتھ جب کوئی سختی اختیار کرتا ہے تو وہ اس

إِذَا اسْتُعْطِفَ

کے ساتھ سخت تر ہوتا ہے اور جب کوئی لطف و کرم کا طالب ہوتا ہے تو وہ بہت ہی ملائمت اختیار کرتا ہے۔

۱۸۱۸ — اللَّئِيمُ يَجْفُو إِذَا اسْتُعْطِفَ وَ
پست مرتبہ (اس وقت) سختی اختیار کرتا ہے جب اس کے

يَلِينُ إِذَا عُنِفَ

ساتھ مہربان رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ سختی برقی جاتی ہے تو وہ نرم پڑتا ہے۔

۱۸۱۸ — الْمُؤْمِنُ إِذَا سُئِلَ اسْعَفَ وَإِذَا سَأَلَ خَفَّتْ
مومن سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ حاجت روائی کرتا ہے اور جب وہ خود سوال کرتا ہے تو بقدر ضرورت (مانگتا ہے)۔

۱۸۱۹ — الْمُحَاسِنُ فِي الْإِقْبَالِ هِيَ الْمَسَاوِي فِي الْإِدْبَارِ
اقبال مندی کے وقت اچھائیاں یا نیکیاں بُرے حالات میں برائیوں یا بدی کے برابر ہیں۔

۱۸۲۰ — الصَّمْتُ يَكْسِيكَ الْوَقَارَ وَيَكْفِيكَ

خاموشی تجھے وقار کا لباس پہناتی ہے اور تجھ کو

مَوْنَةً الْإِعْتِذَارَ

معذرت کی زحمت سے بچاتی ہے۔

۱۸۲۱ — الْأَمَلُ سُلْطَانُ الشَّيَاطِينِ عَلَى قُلُوبِ

امیدیں (دراصل) غافلوں کے دلوں پر شیاطین

الْغَافِلِينَ

کے تسلط کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۲۲ — الْحِكْمَةُ ضَالَّةٌ كُلُّ مُؤْمِنٍ فَخْذُهَا

حکمت ہر مومن کی گمشدہ پونجی ہے پس اس کو

وَلَوْ مِنْ أَفْوَاهِ الْمُنَافِقِينَ

اگرچہ کہ وہ منافق کی زبان سے ملے حاصل کر لو۔

۱۸۲۳ — الْجَهْلُ فِي الْإِنْسَانِ أَضَرُّ مِنْ

انسان کی جہالت بدن کی خارش سے زیادہ

الْآكِلَةُ فِي الْبَدَنِ

تکلیف دہ ہے۔

۱۸۲۲ — السَّعِيدُ مَنْ خَافَ الْعِقَابَ فَأَمِنَ
سعادت مند وہ ہے جو انجام سے ڈرا اور ایمان لایا
وَرَجَا الثَّوَابَ فَأَحْسَنَ
اور ثواب کی امید کی اور پھر احسان کیا۔

۱۸۲۵ — الْحَاسِدُ يَرَىٰ أَنْ زَوَالَ النِّعْمَةِ
حاسد (دراصل) یہ سمجھتا ہے کہ جس سے وہ حسد کر
عَمِنَ بِحَسَدٍ لَا نِعْمَةَ عَلَيْهِ
رہا ہے اس سے وہ لغت زائل ہو کر اسے مل جائے گی۔

۱۸۲۶ — السَّاعِي كَاذِبٌ لِمَنْ سَعَىٰ إِلَيْهِ
ادھر کی ادھر کرنے والا اس کے حق میں جھوٹا ہے
ظَالِمٌ لِمَنْ سَعَىٰ عَلَيْهِ
جس کے پاس وہ بات کہہ رہا ہو اور اس کے حق میں
ظلم کرنے والا ہے جس کی وہ بات پہنچا رہا ہے۔

۱۸۲۷ — الْعِلْمُ حَاكِمٌ وَالْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ
علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔

۱۸۲۸ — اَلْعِلْمُ يَرْشِدُكَ اِلٰى مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ
 علم تجھ کو اس کی ہدایت کرے گا جس کا اللہ نے تجھے
 بِهٖ وَالزُّهْدُ يَسْهِّلُ لَكَ الطَّرِيْقَ اِلَيْهٖ
 حکم دیا ہے اور زہد تجھ کو اللہ تک پہنچنے والے
 راستے کو آسان کر دے گا۔

۱۸۲۹ — اَلْمَالُ يَكْرُمُ صَاحِبَهٗ فِی الدُّنْيَا
 دولت اپنے صاحب کو دنیا میں مکرم کرتی ہے
 وَيُهَيِّنُهٗ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ
 اور اللہ سبحانہ کے نزدیک ہلکا بنا دیتی ہے۔

۱۸۳۰ — اَلْجَبْنُ وَالْحِرْصُ وَالْبَخْلُ غَرَارٌ سُوْءٌ
 بزدلی لالچ اور بخل بُری خصلتیں ہیں اور یہ
 يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ
 اللہ سبحانہ کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۸۳۱ — اَلْمَالُ يَكْرُمُ صَاحِبَهٗ مَا بَدَلَهٗ وَيُهَيِّنُهٗ مَا بَخِلَ بِهٖ
 مال اپنے رکھنے والے کو جولے خرچ کرتا بزرگ بناتا ہے جو
 اس میں بخیلی کرتا ہے اس کو شرمندہ کرتا ہے۔

۱۸۳۲ — الْفَقِيْهَ كُلُّ الْفَقِيْهٍ مَنْ لَمْ يَقْنَطِ
تمام فقیہوں کا فقیہ (دانا) وہ ہے جو اللہ کی
النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْيِسْهُمْ
رحمت سے انسانوں کو یا یوس نہ ہونے دے اور نہ
مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ
ہی راحت پروردگار کے (محض) آسے میں مبتلا رکھے۔

۱۸۳۳ — الْعَالِمُ كُلُّ الْعَالِمِ مَنْ لَمْ يَمْنَعْ الْعِبَادَ
تمام عالموں کا عالم وہ جو بندوں کو اللہ کی رحمت پر
الرَّجَاءَ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مَكَرَ اللّٰهِ
تیکر کرنے سے نہ روکے اور نہ ہی اللہ کی چال سے انسانوں
کو امن میں رکھے۔

۱۸۳۴ — الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ
مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت
الدُّنْيَا وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ حَرْثُ الْآخِرَةِ
ہیں اور عمل صالح آخرت کی کھیتی
ہے۔

المحتكر البخیل جامع لمن لا يشكوه — ۱۸۳۵

ذخیرہ اندوز بخیل اپنے ناشکروں کے لیے جمع کرنے والا اور

وقادیم علی من لا یعذره

اس کے سامنے وارد ہونے والا ہے جو معذرت قبول نہیں کرے گا۔

الکرم ایشار عذوبۃ الشاء علی حب المال — ۱۸۳۶

کرم در حقیقت مال کی محبت پر مدح و ستائش کی
چاشنی کو ترجیح دینے کا نام ہے۔

الزهد تقصیر الامال وإخلاص الأعمال — ۱۸۳۷

زہد امیدوں کے کوتاہ کرنے اور اعمال کو اخلاص سے
انجام دینے کا نام ہے۔

الاخ المکتسب فی اللہ اقرب الاقرباء — ۱۸۳۸

اللہ کی خاطر بنایا گیا بھائی (دوست) سب سے

و احکم من الامہات والاباء

قریب ترین رشتہ دار اور ماں باپ سے بڑھ کر رحم دل ہوتا ہے۔

اللؤم ایشار حب المال علی لذۃ الحمد والشاء — ۱۸۳۹

پستی یہ ہے کہ مال کی محبت کو حمد و ثنا کی لذت پر ترجیح دی جائے

۱۸۳۰ — الْعَامِلُ بِجَهْلٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ
 بہالت کے ساتھ عمل کرنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی
 طویقی فلاں یزیدہ جدہ فی السیر الا
 الگ راستے پر کوئی چلنے والا کہ جس کی حرکت و کوشش
 بَعْدًا عَنْ حَاجَتِهِ
 اس کو اپنے مطلب سے دور کر دے۔

۱۸۳۱ — الْمَرْءُ يوزن بِقَوْلِهِ وَيَقومُ بِفِعْلِهِ
 مرد اپنے قول سے وزن اور اپنے فعل سے مقام پاتا ہے
 فَقُلْ مَا شَرَّجَحَ زَيْتُهُ وَافْعَلْ مَا
 پس تو وہ بات کہہ جس کا وزن زیادہ ہو اور وہ کام انجام
 تَحْدِلْ قِيَمَتُهُ
 دے جو تیری قیمت کو بلیل تر کر دے۔

۱۸۳۲ — الْكَذَابُ مَتَّهَمٌ فِي قَوْلِهِ وَإِنْ قَوِيَتْ
 جھوٹا اپنے اقوال میں تہمت کا شکار ہوتا ہے اگرچہ کہ اس
 حُجَّتُهُ وَصَدَقَتْ لِمُحْتَتِهِ
 کی حجت قوی ہی کیوں نہ ہو اور اس کے لیے جس میں صداقت ہی کیوں نہ ہو۔

النَّاسُ أَبْنَاءُ الدُّنْيَا وَالْوَلَدُ — ۱۸۴۳
لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور بیٹے پر اپنی ماں کی

مطبوعٌ عَلَى حُبِّ أُمِّهِ

محبت ہی کی چھاپ ہوتی ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ اتَّهَمَ رَأْيَهُ وَلَمْ يَشِقْ — ۱۸۴۴
عقل مند وہ ہے کہ جو اپنی رائے کو ذہنی قابلِ تہمت سمجھتا

يَكُلِّ مَا تَسْأَلُ لَهُ نَفْسُهُ

ہے اور وہ ان تمام باتوں پر اعتبار نہیں کرتا کہ جن کو اس کا نفس میسر سمجھتا ہے۔

الْمُؤْمِنُ حَتَّى غَبِيَ مُوقِنٌ تَقِي — ۱۸۴۵
مومن زندہ (روح) تو نگر صاحبِ یقین اور
پرہیزگار ہوتا ہے۔

الْمَنَافِقُ وَقِيحٌ غَبِيَ مَتَمَلِّقٌ شَقِي — ۱۸۴۶
منافق بے شرم، کند ذہن، چاپلوس اور
بدبخت ہوتا ہے۔

الْكَلَامُ بَيْنَ خَلْقِي سَوْعِهَا الْكَثَارُ — ۱۸۴۷
انسان کا کلام دو بُری خصلتوں کے درمیان واقع ہے

وَالْإِقْلَالُ فَلَا كَثَارَ هَذَا وَالْإِقْلَالُ

اور وہ دونوں کثرت اور قلت ہیں۔ کثرت (در اصل)

عَمَى وَحَصْرٌ

بہودہ پن اور قلت گونگا پن اور عاجزی ہے۔

الْإِيمَانُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِينُ وَالْوَرَعُ

ایمان، اخلاص، یقین اور پرہیزگاری (در اصل)

الصَّبْرُ وَالرِّضَا بِمَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ

صبر و رضا ہیں کہ جو (تفنا و قدر) کا نتیجہ ہیں۔

۱۸۳۸

الصَّدِيقُ إِنْسَانٌ هَوَانَتْ إِلَيْهِ غَيْرُكَ

تیرا دوست بالکل تجھ جیسا ہی انسان ہے مگر یہ کہ

وہ تیرے علاوہ کوئی اور ہے۔

۱۸۳۹

الْمَشَاوِرَةُ رَاحَةٌ لَكَ وَتَعَبٌ لِّغَيْرِكَ

مشورہ کرنا تیرے لیے راحت اور تیرے غیر کے لیے

باعث رنج و تعب ہے۔

۱۸۴۰

الذِّكْرُ يُؤْنِسُ اللَّبَّ وَيُنِيرُ الْقَلْبَ

(الشدک) یاد اور ذکر عقل کو اش، دل کے نور

۱۸۵۱

وَيَسْتَنْزِلُ الرِّحْمَةَ

اور رحمت کے نزول کا سبب ہے۔

۱۸۵۲ — **أَوَّلُ عَوْنِ الْحَلِيمِ عَنْ حَلِيمِهِ أَنَّ النَّاسَ**

بردار کو اس کے علم کا سب سے پہلا بدلہ یہ ملتا ہے کہ

كُلُّهُمْ أَنْصَارُهُ عَلَى خَصْمِهِ

سب لوگ اس کے جھگڑے پر اس کے حمایتی ہو جاتے ہیں۔

۱۸۵۳ — **الدُّنْيَا سَجَنُ الْمُؤْمِنِ وَالْمَوْتُ**

دنیا مومن کا قید خانہ اور موت اس کے لیے

تُحَقِّقَتُهُ وَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ

تحقق اور جنت اس کی مقرر گاہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۴ — **الدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَالْمَوْتُ**

دنیا کافر کی جنت اور موت اس کی بنیادوں کو

مُشَخِّصُهُ وَالنَّارُ مَثْوَاهُ

اکھاڑنے والی اور آگ اس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

۱۸۵۵ — **الْعَمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ أَرْبَعٌ وَلِسَانُ**

اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل سب سے زیادہ سودمند

الْصَّدَقِ اَزَيْنَ وَاَنْجَحَ

اور سچی زبان سب سے زینت دینے والی اور سب سے زیادہ نجات دینے والی ہوتی ہے۔

السَّامِعِ اِذَا قَدْ رَفَعَ وَاِذَا مَلَكَ

مردِ کریم قادر ہونے پر درگزر سے کام لیتا ہے اور

سَمِعَ وَاِذَا سَأَلَ اَنْجَحَ

ملک ہونے پر خود بخش کرتا ہے اور مانگے جانے پر حاجت براری کرتا ہے۔

الْقَدْرِ بِكُلِّ اَحَدٍ قَبِيحٌ وَهُوَ

قدری ہر ایک کے لیے بہت بُری ہے لیکن وہ

يَذُوِي الْقُدْرَةَ وَالسُّلْطَانَ اَقْبَحُ

صاحبِ قدرت اور سلطنت کے لیے سب سے زیادہ بُری ہے۔

الْوَفَاءُ تَوَامُ الْاِمَانَةِ وَزَيْنُ الْاِخْوَةِ

وفاداری امانت کی ہمدرد ہے اور بھائی چارگی کی زینت ہے۔

الشَّرُّ يَشِيْنُ النَّفْسَ وَيُفْسِدُ الدِّينَ

حرص کا غلبہ نفس کو عیب دار اور دین کو فاسد

۱۸۵۶

۱۸۵۷

۱۸۵۸

۱۸۵۹

وَيَزُرِّي بِالْفَتْوَى
اور جوان مردی کو پست کر دیتا ہے۔

الْوَرَعُ يَصْلِحُ الدِّينَ وَيَصُونُ النَّفْسَ — ۱۸۹۰
پرہیزگاری دین کی اصلاح کرتی ہے نفس کو بچاؤ میں

وَيَزِينُ الْمَرْوَةَ
رکھتی ہے اور آدمیت کو زینت دیتی ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ زَهَدَ فِي دُنْيَا فَإِنِّيَّةِ — ۱۸۹۱
عقلمند وہ ہے کہ جو فنا ہونے والی پست مرتبہ دنیا

دُنْيِيَّةٍ وَرَغِبَ فِي جَنَّةِ سَنِيَّةٍ
میں زہد اختیار کرتا ہے اور اس جنت کی طرف رغبت

خَالِدَةٍ عَالِيَةٍ
اختیار کرتا ہے جو عمدہ جاودانی اور بلند مرتبہ ہے۔

الصَّبْرُ أَفْضَلُ سَجِيَّةٍ وَالْعِلْمُ أَشْرَفُ — ۱۸۹۲
صبر سب سے افضل خواہ اور علم سب سے شرف

حَلِيَّةٍ وَعَظِيَّةٍ
والا لباس اور عظیمہ ہے۔

۱۸۶۳ — اِنْتَبَاهِ الْعَيُونِ لَا يَنْفَعُ مَعَ غَفْلَةِ الْقُلُوبِ
آنکھوں کی سیداری دلوں کو غفلت کے ساتھ کوئی
فائدہ نہیں پہنچاتی۔

۱۸۶۴ — الْمُتَّقِي مِنَ اتَّقَى الذُّنُوبَ وَالْمُتَنَزِّهَ
متقی وہ ہے کہ جو گناہوں سے بچے اور پاکیزہ وہ ہے
مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْعَيُوبِ
کہ جو عیبوں سے پاکیزہ ہے۔

۱۸۶۵ — الْفِكَرُ فِي الْأَمْرِ قَبْلَ مَا لَبَسَتْهُ يَوْمَ الزَّلْزَلِ
کسی کام میں فکر قبل اس کے کہ اسے انجام دیا جائے ،
خطاؤں سے بچانے کا سبب ہے۔

۱۸۶۶ — الطَّاعَةُ جَنَّةُ الرَّعِيَّةِ وَالْعَدْلُ جَنَّةُ الدَّوْلِ
اطاعت رعایا کی ڈھال اور عدل حکومت کیلئے ڈھال ہے۔

۱۸۶۷ — الصَّبْرَانِ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ مَا يَنْوِبُهُ
صبر یہ ہے کہ مرد جو کچھ اس کو حالات پیش آئیں برداشت
وَيَكْظِمُ مَا يُغْضِبُهُ
کے اور اپنے غضب کو کچلتا رہے۔

الْصَّفْحُ أَنْ يَعْفو الرَّجُلُ عَمَّا يَجْنِي — ۱۸۶۸

درگزریہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ کی گئی زیادتی کو

عَلَيْهِ وَيَحْلُمُ عَمَّا يَغِيظُهُ

معاف کر دے اور جو چیز اسے غیظ میں لا رہی ہے
اس پر حلم اختیار کرے۔

الْجَزْعُ لَا يَدْفَعُ الْقَدْرَ وَلَكِنْ يَحْبِطُ الْأَجْرَ — ۱۸۶۹

نالہ و زاری (قضاء) قدر کو دفع نہیں کر سکتی مگر اجر
(ثواب) کو حبط کر دیتی ہے۔

الْحَرَصُ لَا يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَلَكِنْ — ۱۸۷۰

لاپرح رزق میں کوئی اضافہ نہیں کرتی مگر یہ کہ قدر و

يُذِلُّ الْقَدْرَ

(قیمت) کو گھٹا دیتی ہے۔

الْحَازِمُ مَنْ لَا يَشْغَلُهُ النِّعْمَةُ — ۱۸۷۱

دوراندیش وہ ہے کہ جس کو نعمت عاقبت

عَنِ الْعَمَلِ لِلْعَاقِبَةِ

کے لیے عمل سے نہ روکے۔

الرَّابِعُ مَنْ بَاعَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ — ۱۸۶۲

فائدہ میں وہ ہے کہ جس نے دنیا کا آخرت کے ساتھ سودا

وَأَسْتَبَدَّلَ بِالْآجِلَةِ عَنِ الْعَاجِلَةِ
کیا اور آنے والی زندگی کو اس فریب زندگانی سے بدل لیا۔

الشَّرُّ مَرْكَبُ الْجِرْصِ وَالْهَوَى مَرْكَبُ الْفِتْنَةِ — ۱۸۶۳

شر لالچ کی اور خواہش نفسِ فتنہ کی سواری ہے۔

الْبَلَاغَةُ مَا سَهَّلَ عَلَى الْمُنْطِقِ وَ
بلاغت ازر وئے کلامِ سادہ (الفاظ) اور ازر وئے فہم

خَفَتْ عَلَى الْفُطْنَةِ

آسان (معنی) کو کہتے ہیں۔

النَّاسُ كَصُورٍ فِي الصَّحِيفَةِ كُلَّمَا هَوِيَ — ۱۸۶۵

انسان کسی تصویروں والی کتاب کی طرح ہیں کہ جس

بَعْضُهَا نَشَرَ بَعْضُهَا

کی ایک تصویر پلٹی جاتی ہے تو دوسری سامنے آجاتی ہے۔

الدُّنْيَا صَفْقَةٌ مَغْبُونٍ وَالْإِنْسَانُ — ۱۸۶۶

دنیا ایک گھٹائے کا سودا ہے اور انسان اُس

مَغْبُونٌ بِهَا
گھائے کے سودے کا خریدار ہے۔

الْبَخِيلُ يَبْخُلُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْيُسَيْرِ — ۱۸۷۷
کنجوس اپنی دنیا کے تھوڑے حصے کے لیے بھی اپنی ذات
مِنْ دُنْيَا ۚ وَيَسْمَحُ لَوْرَآثِهِ بِكُلِّهَا
پر کنجوسی کرتا ہے اور جبکہ اپنے وارثوں کو اپنی پوری دنیا
بخش دیتا ہے۔

الْمَالُ يَرْفَعُ صَاحِبَهُ فِي الدُّنْيَا — ۱۸۷۸
دولت اپنے ساتھی کو دنیا میں بلندی دیتی ہے
وَيَضَعُهُ فِي الْآخِرَةِ
اور آخرت میں اس کو پست کر دیتی ہے۔

أَعْمَالُ الْعِبَادِ فِي الدُّنْيَا نَصَبٌ — ۱۸۷۹
بندوں کے دنیا میں اعمال (درحقیقت) ان کی
أَعْيُنُهُمْ فِي الْآخِرَةِ
آخرت کے مقام نگاہ ہیں۔

۱۸۸۰ — الْمَرْءُ شَرُّ كُلِّهَا وَشَرُّ مِنْهَا لَا بَدَّ مِنْهَا

عورت سراسر شر ہے اور اس کے شر میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہے۔

۱۸۸۱ — الشَّهَوَاتُ أَفَاتُ قَاتِلَاتٍ وَخَيْرُ جَمٍّ أَوْ نَفْسٍ كِي خَوَابِثَاتٍ (در اصل) قَتْلُ كَرْنِ دَالِی

دَوَائِهَا اِقْتِنَاءُ الصَّبْرِ عَنْهَا
آفات ہیں اور ان کی بہترین دوا ان خواہشوں سے صبر کرنے والی قناعت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۸۸۲ — الْحَسَدُ دَاءٌ عِيَاءٌ لَا يَزُولُ إِلَّا بِهَلَاكِ

حَدِّهِ خَطَرُ نَاكِ مَرَضٍ هُوَ مَوَاسِدُ كِي هَلَاكَتِ يَاحَسَدِ
الْحَاسِدِ أَوْ مَوْتِ الْمَحْسُودِ
کیے جانے والے کی موت کے بعد ہی زائل ہوتا ہے۔

۱۸۸۳ — الذَّنُوبُ الدَّاءُ وَالِدَوَاءُ اِلِسْتِغْفَارُ

گناہ ایک بیماری ہے اور اس کی دوا استغفار ہے
وَالشِّفَاءُ أَنْ لَا تَعُودَ
اور اس کی شفا یہ ہے کہ تو اس گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہ کر۔

— ۱۸۸۳ الحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
حسد نیکوئوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے کہ آگ ایندھن
کو کھا جاتی ہے۔

— ۱۸۸۵ الصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلَى مَا تَكْرَهُ
صبر در حقیقت دو قسم کے ہیں ایک وہ صبر جو اس شے
وَصَبْرٌ عَمَّا تَحِبُّ
پر اختیار کرے جو تجھے مکر وہ لگتی ہے اور ایک صبر وہ
جو تو اس شے کے فراق پر اختیار کرے جو تجھے محبوب ہے۔

— ۱۸۸۶ الصَّبْرُ أَحْسَنُ خَلْقِ الْإِيمَانِ وَ
صبر ایمان کا سب سے بہتر لباس ہے اور انسان
أَشْرَفُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ
کا سب سے شرف والا خلق ہے۔

— ۱۸۸۷ الشَّكُّ يَفْسِدُ الْيَقِينَ وَيُبْطِلُ الدِّينَ
شک یقین کو فاسد اور دین کو باطل کر دیتا ہے۔

— ۱۸۸۸ الْكَيْسُ مِنْ أَحْيَاءِ فَضَائِلِهِ وَأَمَاتِ
ذہین وہ ہے جس نے اپنے فضائل کو زندگی دی ہے اور

رَدَّ اَيْلَهُ بِقَمْعِهِ شَهْوَتَهُ وَهَوَاهُ
اپنے کینے پر گومار دیا اپنی شہوت اور اپنی ہوا و ہوس کو پھیل کر

الْاَمَلُ كَالسَّرَابِ يُغْرِمُنْ رَاةً وَ
۱۸۸۹ — امید ایک سراب کی مانند ہے جو اپنے دیکھنے والے

يُخْلِفُ مَنْ رَجَاهُ
کو دھوکا دیتا ہے اور اپنے آپ سے توقع رکھنے والے
سے (گویا) وعدہ غلامی کرتا ہے۔

السُّلْطَانُ الْجَائِرُ وَالْعَالِمُ الْفَاجِرُ
۱۸۹۰ — ظالم سربراہ اور فاجر عالم انسانوں میں سب سے

اَشَدُّ النَّاسِ نِكَايَةً
زیادہ ازبیت پہنچانے والے ہوتے ہیں۔

اِسْتِكَانَةُ الرَّجُلِ فِي الْعَزْلِ بِقَدْرِ
۱۸۹۱ — انسان کی دورِ معزولی میں خواری اس کے دورِ

شَرِّهِ فِي الْوَلَايَةِ
حکومت میں اس کے شر کے مطابق ہوتی ہے۔

اِكْمَالُ الْمَعْرُوفِ اَحْسَنُ مِنْ اِبْتِدَائِهِ
۱۸۹۲ — نیکی کی تکمیل سب سے زیادہ بہترین طور پر خود اس کے آغاز سے ہوتی ہے۔

۱۸۹۳ — الْكَافِرُ خَبْلٌ لِّئِيمٍ خَوْنٌ مَّغْرُورٌ
کافر مکر کرنے والا کین خیانت کار اپنی جہالت سے

بِجَهْلِهِ مَغْبُورٌ
دھوکا کھائے ہوئے اور گھٹانا اٹھانے والا ہوتا ہے۔

۱۸۹۴ — الْمُؤْمِنُ غَرٌّ كَرِيمٌ مَّامُونٌ عَلَى
مومن ذہین مگر بھولا، کریم، اپنے نفس پر امین احتیاط

نَفْسِهِ حَذِرٌ مَحْزُونٌ
کرنے والا اور غمگین رہتا ہے۔

۱۸۹۵ — الرَّاضِي عَنْ نَفْسِهِ مَغْبُونٌ ،
جو اپنے نفس پر راضی ہے وہ گھٹانا اٹھانے والا اور

وَالْوَائِقُ بِهَا مَفْتُونٌ
جو اپنے نفس پر اعتبار رکھتا ہے وہ فتنوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہے۔

۱۸۹۶ — الشَّرِيرُ لَا يَفْظَنُ بِأَحَدٍ خَيْرًا لِأَنَّهُ
شریکس کے بارے میں نیک گمان نہیں رکھتا اس لیے کہ وہ

لَا يَرَاهُ إِلَّا بِطَبِيعِ نَفْسِهِ
کچھ نہیں دیکھتا مگر اپنی طبیعت نفس کے مطابق۔

۱۸۹۷ — الصَّدِيقُ الصَّدُوقُ مَنْ نَصَحَكَ فِي

بچوں میں سچا وہ ہے جو تیرے عیبوں کے بارے میں

عَيْبِكَ وَحَفِظَكَ فِي غَيْبِكَ وَأَثَرَكَ

نصیحت کرے اور تیری غیر موجودگی میں تیری حفاظت

عَلَى نَفْسِهِ

کرے اور تجھ کو اپنے نفس پر ترجیح دے۔

۱۸۹۸ — الْمَرْءُ حَيْثُ وَضَعَ نَفْسَهُ بِرِيَاضَتِهِ

مرد کا مقام وہ ہے کہ جو وہ اپنے آپ کے لیے ذاتی

وَطَاعَتِهِ فَإِنْ نَزَّهَهَا تَزَهَّتْ

ریاضت اور اطاعت کے ذریعے بنا تا ہے اس لیے کہ اگر وہ

وَأِنْ دَنَسَهَا تَدَنَسَتْ

اپنے نفس کو پاک کرے وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس

کو غلیظ کرے تو وہ غلیظ ہو جاتا ہے۔

۱۸۹۹ — الرَّجُلُ حَيْثُ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ إِنْ صَانَهَا

آدمی کا مقام وہ ہے جو وہ اپنے نفس کے لیے اختیار کرتا ہے

أَرْتَفَعَتْ وَإِنْ ابْتَذَلَهَا اتَّضَعَتْ

اگر وہ اس کی نگہبانی کرے تو وہ بلندی پاتا ہے اگر وہ

اس سے غفلت اختیار کرے تو اپنے آپ کو پست کرتا ہے۔

الْعَوَاقِبِ إِذَا دَامَتْ جُهْلَتُ وَإِذَا افْقَدَتْ
عَافِيَتِ اِذَا رَا حَمِي رَهْ تَوَدَّ هِيَا نِي نَهِيَسْ جَا تِي اَوْرَا كَرُوْه

۱۹۰۰

عُرِفَتْ

زائل ہو جائے تو اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

الدُّنْيَا اِنْ اُنْجَلَتْ اُنْجَلَتْ وَاِذَا
وَنِيَا اِكَرَّ اَسَانْ هُوْتِيْ هِيْ تَوَا سَانْ هُوْتِيْ جَلِيْ جَاتِيْ هِيْ

۱۹۰۱

جَلَنْ اُرْتَحَلَتْ

اور بگڑاتی ہے تو منہ موڑ لیتی ہے۔

الْجَوَادُ مَحْبُوبٌ مَحْمُودٌ وَاِنْ لَمْ
صَا حَبِ جُوْدٍ وَنَحْشُشْ مَحْبُوبٍ اَوْر تَعْرِيفِ كَا دَرْتِ بِنَا

۱۹۰۲

يَصِلُ مِنْ جُودِهِ اِلَى مَا دَحِيهِ شَيْءٌ
رَبْتَا هِيْ اِكَرَّ كِيْ اِسْ كِيْ سَخَاوَتِ كَا كُوْنِيْ فَائِدَهْ اِسْ كِيْ

وَالْبَخِيلُ مِنْ ذٰلِكَ

تعریف کرنے والے کو نہ پہنچا ہو۔ اور کنجوس اسی
کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۳ — الْجَائِرُ مَفْقُوتٌ مَذْمُومٌ وَإِنْ لَمْ
جور و ستم کرنے والا نفرت اور مذمت کا شکار رہتا

يَصِلُ مِنْ جَوْرِهِ إِلَى ذَا قِبَلِهِ شَيْءٌ
ہے اگرچہ کہ اس کے جور و ستم کا کوئی اثر اس کی

وَالْعَادِلُ حِنْدُ ذَلِكَ

مذمت کرنے والے پر زپڑا ہو اور عادل اس کی
ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۴ — الْعَاقِلُ مَنْ وَضَعَ الْأَشْيَاءَ مَوَاضِعَهَا
عقل مند وہ ہے جو چیزوں کو ان کے مقام پر

وَالْجَاهِلُ حِنْدُ ذَلِكَ

پر رکھتا ہے اور جاہل اس کی ضد ہوتا ہے۔

۱۹۰۵ — الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ
عالم اور علم حاصل کرنے والا دونوں اجر میں

وَلَا خَيْرَ فِيْمَا بَيْنَ ذَلِكَ

شریک ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں (بہتے
میں) کوئی خیر نہیں پایا جاتا۔

الدُّنْيَا دَوْلٌ فَاَجْمِلْ فِي حَلَالِهَا

— ۱۹۰۶

دنیا ایک گردش ہے پس تو اس کی طلب میں
وَأَصْطَبِرْ حَتَّى تَأْتِيَكَ دَوْلَتُكَ
رعایت سے کام لے اور اس وقت تک صبر اختیار کر
کہ تیری اپنی (دنیا کی) گردش تجھے تک پہنچ جائے۔

الْحَقُّ الْإِسْتِهْتَارُ بِالْفَضُولِ وَمَصَاحِبَةُ

— ۱۹۰۷

حماقت فضولیات میں مشغول رہنا اور جاہلوں کی
الْجَهْلُولِ

صحبت اختیار کرنے میں ہے۔

الْحَزْمُ النَّظَرُ فِي الْعَوَاقِبِ وَمُشَاوَرَةُ

— ۱۹۰۸

احتیاط انجام پر نظر رکھنے اور صاحبانِ عقل کے

ذَوِي الْعُقُولِ

ساتھ مشورہ کرنے میں ہے۔

التَّوَكُّلُ التَّيَبُّرُ مِنَ الْحَوْلِ وَالْفَوَاقِ

— ۱۹۰۹

توکل (تمام) توانائیوں اور قوت سے بیزاری

وَإِنْتَظَرُ مَا يَأْتِي بِهِ الْقَدَرُ
اختیار کرنے اور (قضا) قدر کے انتظار کرنے
کا نام ہے۔

— ۱۹۱۰ —

أَلَدَّهِرِ يَوْمَانِ يَوْمَ لَكَ وَيَوْمَ عَلَيْكَ
وقت دو طرح کے دنوں پر مشتمل ہے ایک دن
فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطُرْ وَإِذَا كَانَ
تیرے لیے اور ایک دن تجھ پر مسلط ہونے والا لہذا
عَلَيْكَ فَاصْطَبِرْ

پہلے دن نہ تو سرکشی اختیار کر اور دوسرے دن میں تو
صبر و شکیبائی سے کام لے۔

— ۱۹۱۱ —

أَخُوكَ فِي اللَّهِ مِنْ هَذَاكَ إِلَى رِشَادِ
اللہ کے لیے تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے راہِ راست

وَنَهَاكَ عَنْ فُسَادٍ وَأَعَانَكَ إِلَى
کی ہدایت کرے اور تجھے فساد میں مبتلا نہ ہونے

إِصْلَاحٍ مَعَادٍ

دے اور آخرت کی اصلاح کرنے میں تیری
اعانت کرے۔

۱۹۱۲ — الْكَيْسُ تَقْوَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَجَنَّبُ
ذُنُوبَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ تَقْوَى اخْتِيَارُ كَرْنِے اور حرام کردہ

الْمَحَارِمُ وَإِصْلَاحُ الْمَعَادِ
چیزوں سے احتساب برتنے اور آخرت کی اصلاح میں ہے۔
۱۹۱۳ — اللَّئِيمُ لَا يَتَّبِعُ إِلَّا شَكْلَهُ وَلَا يَمِيلُ
پست مرتبہ نہیں پیروی کرتا مگر اپنے ہم شکل کی اور

إِلَّا إِلَى مِثْلِهِ
ہرگز مائل نہیں ہوتا مگر اپنے مانند کی طرف۔

۱۹۱۴ — الْحَازِمُ مَنْ جَادَ بِمَا فِي يَدِهِ وَ
دورانِ دیش جو کچھ اپنے پاس رکھتا ہے جو دو کرم اختیار
لَمْ يُؤَخِّرْ عَمَلَ يَوْمِهِ إِلَى غَدٍ
کر کے، جبکہ اپنے عمل کو کل پر نہیں چھوڑتا۔

۱۹۱۵ — الْحِكْمَةُ لَا تَحِلُّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ
حکمت منافق کے دل میں تحلیل نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ

إِلَّا وَهِيَ عَلَى ارْتِحَالٍ
وہاں سے باہر نکل ہی جاتی ہے

۱۹۱۲ — الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ ، الْعِلْمُ
علم مال سے بہتر ہے ، علم تیری نگہبانی

يَحْرُسُكَ وَأَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ
کرتا ہے اور تو مال کی نگہبانی کرتا ہے۔

۱۹۱۶ — الشَّرَفُ عِنْدَ اللَّهِ سَبْحَانَهُ يَحْسِنُ
اللَّهُ كَيْ تَزِدُكَ بَرِّزِي حَسَنَ أَعْمَالٍ سَلَمَتِي هِي

الْأَعْمَالِ لَا يَحْسِنُ إِلَّا قَوْلًا
ناک (محض) اچھی باتیں کرنے سے۔

۱۹۱۸ — الْفَضِيلَةُ بِحَسَنِ الْكَمَالِ وَمَكَارِمِ
فَضِيلَتِ حَسَنِ كَمَالٍ أَوْ نِيكَ كَرَامَتِي هِي

الْأَفْعَالِ لَا بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَجَلَالَةِ الْأَعْمَالِ
مال و دولت کی کثرت اور نہ ہی بڑے کام انجام دینے میں۔

۱۹۱۹ — الْإِسْتِصْلَاحُ لِلْإِعْدَاءِ بِحَسَنِ الْعَقَالِ
اچھی گفتگو اور خوبصورت افعال کے ذریعے دشمنوں

وَجَبِيلِ الْأَفْعَالِ أَهْوَنُ مِنْ مَلَأَقَاتِهِمْ
کے ساتھ صلح و آشتی کی طلب اس سے زیادہ آسان

وَمَغَالِبَتِهِمْ بِمِصْرٍ مِنَ الْقِتَالِ
ہے کہ ان کا سامنا کیا جائے یا ان پر غلبہ پایا جائے
جنگ کی دہشت ناک کے ذریعے۔

— ۱۹۲۰
الصَّبْرُ عَنِ الشَّهْوَةِ عِفَّةٌ وَعَنِ الْغَضَبِ
خَوَاشَاتٍ بِصَبْرٍ عَفَّتْ كَلَامًا هُوَ أَوْ غَيْظٌ وَغَضَبٌ
نَجْدَةٌ وَعَنِ الْمَعْصِيَةِ وَرَعٌ
پر صبر بلند می مرتبہ ہوتا ہے اور گناہوں پر صبر پرہیزگاری
کہلاتا ہے۔

— ۱۹۲۱
السَّخَاءُ أَنْ تَكُونَ بِمَالِكَ مُتَوَرِّعًا
سخاوت یہ ہے کہ تو اپنے مال کے ساتھ خوب عطا کرنے
وَعَنْ مَالٍ غَيْرِكَ مُتَوَرِّعًا
والا ہو جا اور غیر کے مال سے پرہیزگاری اختیار کر۔

— ۱۹۲۲
الْفَقِيرُ الرَّاحِي نَاجٍ مِنْ حَبَائِلِ
وہ فقیر جو راضی رہتا ہے ابلیس کے پھندے
إِبْلِيسَ وَالْغَنِيِّ وَقَعَ فِي حَبَائِلِهِ
سے بچا ہوا ہے جبکہ تو نیکو اس کے دام فریب کا
شکار ہونے والا ہے۔

۱۹۲۳ — اللّٰثِیْمَ لَا یَرْجِیْ خَیْرَہٗ وَلَا یَسْلَمُ
پست مرتبہ سے کسی اس کے خیر کی امید نہیں رکھی جا
مِنْ شَرِّہٖ وَلَا یُؤْمِنُ مِنْ غَوَاثِلِہٖ
سکتی اور نہ ہی اس کے شر سے سلامتی مل سکتی اور نہ ہی
اس کی پریشانیوں سے امن مل سکتا ہے۔

۱۹۲۴ — الْمُتَّقُونَ اَنْفُسَہُمْ عَفِیْفَہٗ وَحَاجَاتَہُمْ
متقین کے نفوس عفت والے ان کی ضرورتیں تقویٰ
خَفِیْفَہٗ وَخَیْرَاتَہُمْ مَّامُوْلَہٗ وَ
ان سے نیکیوں کی امید اور ان کی بدی سے
شُرُوْہُمْ مَّامُوْنَہٗ
ہمیشہ امان ملتی ہے۔

۱۹۲۵ — الْمُتَّقُونَ اَنْفُسَہُمْ قَانِعَہٗ وَشَہَوَاتَہُمْ
متقی وہ ہیں جن کے نفوس قناعت والے جن کی
مَیْتَہٗ وَوُجُوْہُہُمْ مُّسْتَبْشِرَہٗ
(ناجائز) خواہشیں مردہ جن کے چہرے شگفتہ
وَقُلُوْبُہُمْ مَّحْزُوْنَہٗ
اور جن کے دل غمگین رہتے ہیں۔

۱۹۲۶ — الْمُؤْمِنُ دَائِمُ الذِّكْرِ كَثِيرُ الْفِكْرِ
 مومن ہمیشہ (اللہ کی) یاد میں کثیر فکر میں

عَلَى النَّعْمَاءِ شَاكِرٌ وَفِي الْبَلَاءِ صَابِرٌ
 نعمتوں پر شکر کرنے میں، بلاؤں میں صابر ہوتا ہے۔
 ۱۹۲۷ — الدُّنْيَا عَرْضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ
 دنیا وہ ایک موجود متاع ہے کہ جس میں نیک اور

وَالْفَاجِرُ وَالْآخِرَةُ دَارُ حَقٍّ يَحْكُمُ فِيهَا
 بدکار و دونوں کھارے ہیں اور آخرت وہ حق کا گھر ہے
 مَلِكٌ قَادِرٌ

کہ جس میں قادر بادشاہ (اینا) حکم سنانے والا ہے۔

۱۹۲۸ — الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ، وَالتَّسْلِيمُ
 اسلام تسلیم ہے،

هُوَ الْيَقِينُ، وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصَدِيقُ
 یقین ہے، یقین تصدیق ہے،
 وَالتَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ
 تصدیق اقرار ہے، اقرار

الَادَاءُ ، وَالَادَاءُ هُوَ الْعَمَلُ

ادا ایگی ہے اور ادا ایگی عمل ہے۔

الْعَاقِلُ إِذَا عَلِمَ عَمِلَ وَإِذَا عَمِلَ ۱۹۲۹

عقل مند جب علم پاتا ہے تو عمل کرتا ہے اور جب

اخْلَصَ وَإِذَا اخْلَصَ اعْتَزَلَ

عمل کرتا ہے تو خلوص اختیار کرتا ہے اور جب

خلوص اختیار کرتا ہے تو گوشہ نشین ہو جاتا ہے۔

التَّوَدُّةُ مَمْدُوحَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ ۱۹۳۰

سوچ و سمجھ ہر کام میں قابلِ تعریف ہے سوائے نیکی

إِلَّا فِي فَرْصِ الْخَيْرِ

کرنے کے موقعوں پر (نیکی فوراً انجام دو)

الْإِسْرَافُ مَذْمُومٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي ۱۹۳۱

فضول و اسراف ہر کام میں مذموم ہے سوائے

أَفْعَالِ الْبِرِّ

نیک کاموں کے۔

الْإِفْضَالُ أَفْضَلُ قِنِيَّةٍ وَالسَّخَاءُ ۱۹۳۲

صاحبِ فضیلت ہونا سب سے بزرگِ ذخیرہ ہے اور

أَحْسَنُ حِلْيَةٍ

سخاوت سب سے اچھا لباس ہے

— ۱۹۳۳

العقل أجمل زينة والعلم أشرف مزية
عقل سب سے جمیل زینت ہے اور علم سب سے
شرف والی صفت ہے۔

— ۱۹۳۲

الشركة في الملك تؤدي إلى الإضطراب
اقتدار میں شراکت بد انتظامی کا باعث ہوتی ہے۔

— ۱۹۳۵

الشركة في الرأي تؤدي إلى الصواب
رائے میں شراکت درستگی کی طرف لے جاتی ہے۔

— ۱۹۳۶

العلم مقرون بالعمل فمن علم عمل
علم عمل کا ساتھی ہے پس جو علم پاتا ہے عمل کرتا ہے۔

— ۱۹۳۷

العلم يهتف بالعمل فإن أجابه
علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر وہ اس کو جواب دے

وَالْأَرْتَحَلْ

تو ٹھیک ہے ورنہ وہ رخصت ہو جاتا ہے۔

— ۱۹۳۸ المؤمن الدنیا مضماره، والعمل
مومن کی دنیا اس کے لیے میدان ہے، عمل اس کی
ہمتہ، والموت تحفته، والجنہ سبقتہ
ہمت ہے، موت اس کا تحفہ ہے اور جنت اس کی پیشقدمی ہے

— ۱۹۳۹ الکافر الدنیا جنتہ، والعاجلة ہمتہ
کافر کی دنیا اس کی جنت ہے، اور عجلت (ہی) اس کی
والموت شقاوتہ، والنار غایتہ
ہمت ہے اور موت اس کی بد بختی ہے اور آگ اس
کا ٹھکانہ ہے۔

— ۱۹۴۰ الامور بالتقدير لا بالتدبير
امور تقدیر سے وابستہ ہیں، ناکہ تدبیر سے۔

— ۱۹۴۱ القليل مع التدبير ابقى من الكثير مع التبذير
تدبیر کے ساتھ قلیل میں زیادہ بچا ہے بد فکری کے ساتھ
کثیر کے مقابلے میں۔

— ۱۹۴۲ التثبت خير من العجلة الا في
عجلت کے مقابلے میں ثبات اچھا ہوتا ہے مگر

فَرَصَ السَّبْرُ
مگر نیکی کے موقعوں کے علاوہ۔

— ۱۹۴۳
العَجَلَةُ مَذْمُومَةٌ فِي كُلِّ أَمْرٍ إِلَّا
عملت بہر کام میں مذموم ہے مگر یہ کہ کسی شر
فِيمَا يَدْفَعُ الشَّرَّ
کو دفع کیا جائے۔

— ۱۹۴۴
الْإِنْصَافُ مِنَ النَّفْسِ كَالْعَدْلِ فِي الْأَمْرِ
راپنے نفس کے ساتھ انصاف امارت میں عدالت
کرنے کے مانند ہے۔

— ۱۹۴۵
التَّوَاضُّعُ مَعَ الرَّفْعَةِ كَالْعَفْوِ مَعَ الْقُدْرَةِ
بلند مرتبہ ہو کر تواضع قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنے
کے مانند ہے۔

— ۱۹۴۶
الْجُنُودُ عِزُّ الدِّينِ وَحُصُونُ الْوَلَايَةِ
فوج دین کی عزت اور فرمانرواؤں کے قلعے ہیں۔

— ۱۹۴۷
الْعَدْلُ قَوَامُ الرَّعِيَّةِ وَجَمَالُ الْوَلَايَةِ
عدل عوام کا استحکام اور فرمانرواؤں کا جمال ہے۔

الْعَاقِلُ مَنْ صَانَ لِسَانَهُ عَنِ الْغَيْبَةِ — ۱۹۴۸

عقلمند وہ ہے کہ جس نے اپنی زبان کو غیبت سے محفوظ رکھا ہے۔

الْمُؤْمِنُ مَنْ طَهَرَ قَلْبَهُ مِنَ الدَّنِيَةِ — ۱۹۴۹

مومن وہ ہے کہ جس نے اپنے دل کو آلودگی سے طاهر کر دیا۔

الْمَالُ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْهُ — ۱۹۵۰

مال اپنے صاحب پر وبال ہے سوائے اس کے جو کچھ آگے بھیج دیا ہے۔

النِّسَاءُ لَحْمٌ عَلَى وَهْنٍ إِلَّا مَا ذُبَّ عَنْهُ — ۱۹۵۱

عورتیں وہ گوشت ہیں جو قصاب کے تختے پر رکھا ہوا ہے مگر وہ (محفوظ ہیں) جن کی حفاظت کر لی جائے۔

الْعَقْلُ أَصْلُ الْعِلْمِ وَدَاعِيَةُ الْفَهْمِ — ۱۹۵۲

عقل علم کی جڑ اور فہم کو دعوت دیتی ہے۔

الدُّنْيَا ظِلُّ الْغَمَامِ وَحُلُمُ الْمَنَامِ — ۱۹۵۳

دنیا ابر کا سایہ اور خوابوں کا خواب ہے۔

۱۹۵۳ — الموت الزم لكم من ظلمكم واملك
 موت تم پر تمھارے سائے سے زیادہ مسلط رہتی ہے
 بكم من انفسكم
 اور تمھارے نفوس کی تم سے زیادہ مالک ہے۔

۱۹۵۵ — الحقود معذب النفس متضايف الهم
 کینہ پرور عذاب نفس میں گرفتار اور اپنی پریشانی بڑھانے والا ہے۔

۱۹۵۶ — الحسود دايم السقيم وان كان صحيح
 حاسد دائمی بیمار ہے اگرچہ کہ وہ جسمانی طور
 الجسم

پر سالم ہو۔
 ۱۹۵۷ — المؤمن قريب امره ، بعيد همه
 مومن کا امر اس کے قریب ہے اس کی پریشانی دراز ہے
 كثير صمته ، خالص عمله

اس کی خاموشی زیادہ ہے ، اس کا عمل خالص ہے
 ۱۹۵۸ — المتقون اعمالهم زاكية واعينهم
 متقیوں کے اعمال پاک ان کی آنکھیں رونے

بَاكِیَّةٌ وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ

والی اور ان کے دل مہیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔

۱۹۵۹ — الْعَاقِلُ يَجْتَهِدُ فِي عَمَلِهِ وَيَقْصُرُ مِنْ أَمَلِهِ
عاقِل اپنے عمل میں جدوجہد کرنے والا اور اپنی امیدوں
میں کمی رکھنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۶۰ — الْجَاهِلُ يَعْتَمِدُ عَلَى أَمَلِهِ وَيَقْصُرُ فِي عَمَلِهِ
جاہل اپنی امید پر اعتماد رکھتا ہے اور اپنے عمل میں
کمی رکھتا ہے۔

۱۹۶۱ — الْكِبَرُ خَلِيقَةُ مَرَدِيَّةٍ مِنْ تَكْثُرِهَا قُلُوبُ
تکبر وہ ہلاک کرنے والی خواہ ہے کہ جو اس میں بڑھتا
ہے درحقیقت وہ گھٹتا ہے۔

۱۹۶۲ — الْجَهْلُ مَطِيَّةُ شَمُوسٍ مِنْ رُكْبِهَا
جہالت ایک بکرش سواری ہے کہ جو اس

زَلَّ وَمِنْ صَحْبِهَا هَنْدَلٌ
پر سوار ہوا وہ پھسلا اور جو اس کے ہمراہ رہا
وہ گمراہ ہوا۔

۱۹۶۳ — اللِّسَانُ مِيعَارُ رَجْحِهِ الْعَقْلُ وَاطَاشُهُ
زبان و معیار ہے کہ جس کو عقل برتری عطا کرتی ہے

الْجَهْلُ

اور جہل جس میں کو گرا دیتا ہے۔

۱۹۶۴ — اِكْتِسَابُ الثَّوَابِ اَفْضَلُ الْاَرْبَاحِ
ثواب کمنا سب سے برتر نفع اور فائدہ ہے اور اللہ

وَالْاِقْتِبَالُ عَلَى اللَّهِ رَأْسُ النِّجَاحِ
کی طرف رخ رکھنا سرِ فتح مندی ہے۔

۱۹۶۵ — الْمَفْلَحُ مَنْ نَهَضَ بِجَنَاحٍ اَوْ اسْتَسْلَمَ
فتح مند وہ ہے جو پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے یا بات

فَاسْتَرَّاحَ

مان لیتا ہے اور راحت پاتا ہے۔

۱۹۶۶ — الْعِزْمُ لَزُومُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ الْقُدْرَةِ
نیکی کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے کمزوری شر کو اختیار

مَعَ رُكُوبِ الشَّرِّ

کر کے طاقت پانے سے بہتر ہے۔

— ۱۹۶۷
 الْحَرَفَةُ مَعَ الْعِفَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى مَعَ الْفَجْورِ
 عفت کے ساتھ کوئی بھی پیشہ فسق و فجور کی دولت مندی
 سے بہتر ہے۔

— ۱۹۶۸
 الْمُؤَقِنُونَ وَالْمُخْلِصُونَ وَالْمُؤَثِّرُونَ
 یقین رکھنے والے اخلاص رکھنے والے اور اثاثر کرنے
 مِنْ رِجَالِ الْأَعْرَافِ
 والے وہ مرد ہیں جو اعراف کی بلند یوں پر ہوں گے۔

— ۱۹۶۹
 الرِّضَا بِإِكْفَافِ خَيْرٍ مِنَ السَّعْيِ
 بقدر ضرورت روزی ملنے پر راضی رہنا فضول
 فِي الْإِسْرَافِ
 خرچ کرنے کے لیے محنت کرنے سے بہتر ہے۔

— ۱۹۷۰
 الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ أَفْضَلُ أَعْمَالِ الْخَلْقِ
 نیکی کی تلقین مخلوق کے انفعول و برز اعمال میں سے ہے۔

— ۱۹۷۱
 الْإِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعَذْرِ أَعَزُّ مِنَ الْهِدْيِ
 معذرت خواہی سے بے نیاز ہونا سچ بولنے سے
 زیادہ باعزت ہے۔

۱۹۴۲ — الرُّكُونُ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا يَعَايِنُ
 دنیا پر فریفتگی باوجود اپنے غیر کو دیکھتے
 مِنْ غَيْرِهَا جَهْلٌ
 ہوئے جہالت ہے۔

۱۹۴۳ — الطَّمَانِينَةُ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ قَبْلَ الْإِخْتِبَارِ
 جانچنے سے پہلے سمجھوسہ کر لینا
 مِنَ قُصُورِ الْعَقْلِ
 عقل کی کوتاہی ہے۔

۱۹۴۴ — التَّقْصِيرُ فِي الْعَمَلِ لِمَنْ وَثِقَ
 اس شخص کا عمل میں کوتاہی کرنا جو اس
 بِالشَّوَابِ عَلَيْهِ غَبْنٌ
 عمل کے ثواب کے بارے میں باوثوق ہو (در اصل) ایک خسارہ ہے۔

۱۹۴۵ — اِسْتِغْثَالُ النَّفْسِ بِمَا لَا يَصْحَبُهَا بَعْدَ
 (محض) ان چیزوں میں مشغول رہنا جو موت کے بعد
 الْمَوْتِ مِنْ أَكْثَرِ الْوَهْنِ
 اس کے ساتھ نہ ہوں گی سب سے زیادہ ضعفِ عمل ہے۔

۱۹۶۶ — العَاقِلُ مَنْ غَلِبَ هَوَاهُ وَلَمْ يَبْعِ
عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب آچکا ہو اور اپنی
آخِرَتہ بد دنیا کا
آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے نہ بیچا ہو۔

۱۹۶۷ — الْحَازِمُ مَنْ لَمْ يَشْغَلْهُ غُرُورُ دُنْيَاہِ
دوراندیش وہ ہے جو اپنی دنیا کے دھوکے میں آکر اپنے
عَنِ الْعَمَلِ لِأَخْرَآءِ
عمل آخرت کی مشغولیت کو نہ چھوڑ بیٹھے۔

۱۹۶۸ — الْعَمْرَ الَّذِي أَعْذَرَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
وہ عمر جس میں اللہ سبحانہ اولادِ آدم کے ہر عذر کو رد کر
فِيهِ إِلَى ابْنِ آدَمَ وَأَنْذَرَ السَّيِّئَاتِ
دیتا ہے اور اس کو سرزنش کرتا ہے ساٹھ سال ہے۔

۱۹۶۹ — الْعَمْرَ الَّذِي يَبْلُغُ الرَّجُلَ فِيهِ
وہ عمر کہ جس میں انسان اپنی (بہر قسم) کی بالیدگی
الْأَشَدَّ الْأَرْبَعُونَ
پالیتا ہے چالیس سال ہے۔

۱۹۸۰ — العارِفُ وَجْهَهُ مُسْتَبْشِرٌ مُتَبَسِّمٌ
عارف کا چہرہ شگفتہ اور مسکراتا ہوا اور اس

وَقَلْبُهُ وَحِلٌ مُحْزُونٌ
کا دل خوفزدہ اور اندوہ ناک ہوتا ہے۔

۱۹۸۱ — الْكَيْسُ مَنْ كَانَ غَافِلًا عَنْ غَيْرِهِ
ذہین آدمی وہ ہے جو اپنے غیر سے غافل اور اپنے

وَلِنَفْسِهِ كَثِيرُ التَّقَاصِي
نفس سے بہت تقاضے کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۹۸۲ — الْخَوْفُ سَجَنُ النَّفْسِ عَنِ الذُّنُوبِ
خوف گناہوں سے نفس کی قید اور اس کو

وَرَادِعُهَا عَنِ الْمَعَاصِي
نامنہرمان سے بچانے والا ہے۔

۱۹۸۳ — الْمَالُ فِتْنَةُ النَّفْسِ وَنَهَبُ الرِّزَايَا
مال نفس کا فتنہ اور پریشانیوں کی جولان گاہ ہے۔

۱۹۸۴ — الْعِفَافُ يَصُونُ النَّفْسَ وَيَنْزِهَا
پرہیز گاری نفس کو حفاظت میں لیتی اور اس کو

عَنِ الدُّنْيَا

پستیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

۱۹۸۵ — التَّقْوَىٰ ظَاهِرَةٌ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ

تقویٰ کا ظاہر دنیا کا شرف اور اس کا

باطن شرفِ الْآخِرَةِ

باطنِ آخرت کا شرف ہے۔

۱۹۸۶ — الشَّرَفُ بِالْهَمِّ الْعَالِيَةِ لَا بِالرِّمِّ الْبَالِيَةِ

شرف بلند ہمتوں کا نتیجہ ہوتا ہے ناکہ خستہ ہڈیوں

کے ذریعے نبی (آباؤ اجداد)

۱۹۸۷ — الْحِكْمَةُ شَجَرَةٌ تَنْبِتُ فِي الْقَلْبِ

حکمت وہ شجر ہے جو دل میں اُگتا ہے اور

وَتُثْمِرُ عَلَى اللِّسَانِ

زبان پر پھل دیتا ہے۔

۱۹۸۸ — الصِّدْقُ رَأْسُ الْإِيمَانِ وَزِينَةُ الْإِنْسَانِ

صدقیت ایمان کا سر اور انسان کی زینت ہے۔

۱۹۸۹ — الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الطَّاعَاتِ حَرِيصُونَ وَعَنِ
مومن اطاعتوں کے لیے حریص اور

الْمَحَارِمِ عَفْوٌ
حرام سے رکھا ہوا ہوتا ہے۔

۱۹۹۰ — الْعَاقِلُ لَا يَفْرُطُ بِهِ عَنَفٌ وَلَا
عقل مند درست خوئی میں حد سے نہیں گزرتا اور

يَقْعُدُ بِهِ ضَعْفٌ
نہ ہی کمزوری اسے بٹھا سکتی ہے۔

۱۹۹۱ — الْكَرِيمُ يَأْبَى الْعَارَ وَيَكْرَهُ الْجَارَ
مردِ کریم بے غیرتی کو رد کرتا ہے اور ہبائے کا احترام کرتا ہے۔

۱۹۹۲ — اللَّئِيمُ يَدْرِعُ الْعَارَ وَيُؤْذِي الْأَحْرَارَ
کین بے غیرتی کو اپنا لباس بنالیتا ہے اور آزاد لوگوں
کو اذیت دیتا ہے۔

۱۹۹۳ — الْمُتَنَقِّي مَيْتَةٌ شَهْوَتُهُ مَكْظُومٌ غِيْظُهُ
متنقی کی شہوت مردہ اس کا غیظ کچلا ہوا،

فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ
 آسانوں میں بہت شکر کرنے والا اور سختیوں میں بہت
 صبر کرنے والا ہوتا ہے۔

الذِّكْرُ نُورُ الْعَقْلِ وَحَيَاةُ النَّفْسِ
 (اشد کی یاد عقل کا نور، نفس کی زندگی
 وَجَلَاءُ الصُّدُورِ
 اور سینوں کی جلا ہے

الصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ فِي الْبَلَاءِ حَسَنٌ
 صبر دو قسم کے ہیں بلاؤں میں صبر حسن اور
 جَمِيلٌ وَأَحْسَنُ مِنْهُ الصَّبْرُ عَنِ الْمَحَارِمِ
 جمیل کہلاتا ہے اور اس سے بڑھ کر صبر محرمات سے بچنا ہے۔

الْإِنْقِبَاضُ عَنِ الْمَحَارِمِ مِنْ شَيْبٍ
 محارم سے اپنے آپ کو بچنا عقل مندوں کی خواہش

الْعَقْلَاءُ وَسَجِيَّةُ الْإِكْرَامِ
 گرامی مزہ لوگوں کی خصلت ہے۔

السَّيِّدُ مَنْ تَحَمَّلَ اثْقَالَ إِخْوَانِهِ

۱۹۹۷

سرور وہ ہے جو اپنے بھائیوں (کے بوجھ) کی سنگینی

وَأَحْسَنَ مُجَابَرَةً جِيرَانِهِ

کو برداشت کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ بہترین
ہمسائیگی اختیار کرے۔

الْفِرَارُ فِي أَوَانِهِ يَعْدِلُ الظُّفْرُ فِي زَمَانِهِ

۱۹۹۸

اپنے وقت پر فرار اپنے زمانے میں فتح مندی کے
برابر ہوتا ہے۔

الْأَدَبُ فِي الْإِنْسَانِ كَشَجَرَةِ أَصْلِهَا الْعَقْلُ

۱۹۹۹

ادب انسان میں درخت کی مانند ہے جس کی جڑ عقل ہے۔

الْخِلَالُ الْمُنْتِجَةُ لِلشَّرِّ الْكِذْبُ

۲۰۰۰

وہ خصلتیں جن کا نتیجہ شر ہے ، جھوٹ ،

وَالْبُخْلُ وَالْجُورُ وَالْجَهْلُ

بخل ، ستم اور جہل ہیں



۲۰۰۱ — اِزْرَأُ الرَّجُلَ عَلَى نَفْسِهِ بُرْهَانَ

آدمی کا اپنے نفس کو عیب لگانا اس کی عقل

رزانہ عقلیہ و عنوان و فور فضلیہ۔

کی دستگی کا ثبوت اور فضیلت میں اضافے کا عزان ہے۔

۲۰۰۲ — اِعْجَابُ الْعَرَبِ بِنَفْسِهِ بُرْهَانَ نَفْصِيَةٍ

آدمی کا اپنے نفس سے دھوکا کھانا اس کے نقصان کی

و عنوان ضعیف عقلیہ۔

دلیل اور عقل کی کمزوری کا عزان ہے۔

۲۰۰۳ — الْمُنَافِقُ لِنَفْسِهِ مَدَاهِنٌ وَعَلَى

منافق اپنے نفس کی چالوسی کرتا ہے اور (دوسرے)

النَّاسِ طَائِعِينَ

انسانوں پر طعنہ زنی کرتا ہے۔

۲۰۰۴ — الْإِكْثَارُ يَزِلُ الْحَكِيمَ وَيَمِلُ الْحَلِيمَ

گفتگو کی زیادتی حکمت والے کو لغزش زدہ اور بردبار کو

فلا تكثر فتضجر وتفرط فتلهن۔

دل تنگ کر دیتی ہے لہذا کثرت کلام سے بچ کہیں تیری سرزنش

نہ ہو اور کمی کلام سے (بھی) کہیں تیری توہین نہ ہو۔

۲۰۰۵ — الْمَغْبُونُ مَنْ شُغِلَ بِالدُّنْيَا وَفَاتَهُ
 فریب کا شکار وہ ہے جو دنیا میں مشغول ہے اور اُس کے
 حَظُّهُ مِنَ الْآخِرَةِ۔

باتھ ہے اس کی آخرت کا نصیب نکل چکا ہے۔

۲۰۰۶ — الْكِبْرِيَاءُ وَالْقُلُوبُ مَسَاوِرَةٌ
 تکبر (لوگوں کے) دلوں پر اسی طرح اثر کرتا ہے جس طرح
 السُّمُومُ الْقَاتِلَةُ۔

زہر قاتل اپنا اثر دکھاتا ہے۔

۲۰۰۷ — الْمُوقِنُ أَشَدُّ النَّاسِ حُرْنًا عَلَى نَفْسِهِ۔
 صاحب یقین اپنے نفس کے بارے میں انسانوں میں
 سب سے زیادہ غمگین رہتا ہے۔

۲۰۰۸ — الْخَائِنُ مَنْ شُغِلَ نَفْسُهُ بِغَيْرِ
 خیانت کا روہ ہے کہ جس نے خود کو اپنے نفس کے
 نَفْسِهِ وَكَانَ يَوْمَهُ شَرًّا مِنْ أَمْسِهِ۔

علاوہ کسی دوسری چیز میں مشغول کر لیا اور جس کا
 آج کا دن گزرے ہوئے دن سے بُرا ہے۔

۲۰۰۹ — أَخُوكَ الصَّدِيقُ مَنْ وَقَاكَ بِنَفْسِهِ

تیرا برابر دوست وہ ہے کہ جو اپنے نفس کے عوض

واشراک علی مالہ وولدیہ وعرسہ

تیری حفاظت کرے اور تجھ کو اپنے مال، اپنی اولاد اور

اپنی بیوی پر ترجیح دے۔

۲۰۱۰ — الْعَاقِلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ إِذَا غَضِبَ

عقل مند وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اپنے نفس پر

وَإِذَا رَغِبَ وَإِذَا رَهَبَ۔

قابور کھے اور خواہشات کے وقت اور خوف کے موقعوں پر بھی۔

۲۰۱۱ — الْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ يُبِيرُ الْقَلْبَ

خشیت الہی میں روناد دل کو نور عطا کرتا ہے

وَيُعْصِمُ مِنَ مَعَاوِدَةِ الذَّنْبِ۔

اور گناہ کی تکرار سے بچاتا ہے۔

۲۰۱۲ — الْأَمَلُ أَبَدَانِي تَكْذِيبٌ وَطَوِيلُ

امید ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے اور آدمی کی طویل

الْحَيَاةُ لِلْمَرْءِ تَعْذِيبٌ۔

زندگی اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے۔

۲۰۱۳ — انس الامین تَذْهِبْهُ وَحْشَةُ الْوَحْدَةِ
 پُر امن زندگی کا آرام تنہائی کی وحشت دور کر دیتا ہے
 و انس الجماعة يَنْكِدُهُ وَحْشَةُ
 اور اجتماعی زندگی (برادری) کا مزہ خوف کی وحشت
 الْمَخَافَةِ۔

سے کرکرا ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۴ — الْفُرْصَةُ سَرِيعَةُ الْفُوتِ وَبِطِئَةُ
 فرصت تیزی سے گزر جانے والی اور مشکل سے واپس
 الْعُودِ۔

آنے والی (چیز) ہے۔

۲۰۱۵ — اِتِّبَاعُ الْإِحْسَانِ بِالْإِحْسَانِ مِنْ
 پے درپے احسان کرنا کمالِ جُود و بخشش
 كَمَالِ الْجُودِ۔

میں ہے۔

۲۰۱۶ — الزَّهْدُ أَقْلُ مَا يُوْجَدُ وَأَجَلُ
 دنیا سے بے رغبتی وہ قلیل ترین (چیز) ہے جو وجود رکھتی

ما یعهد ویمدحه کل

ہے اور وہ سب سے بڑی (حقیقت) ہے جس کا
ویترکہ الجبل۔

عبد کیا جاتا ہے۔ اس کی مدح کرنے والے سب ہیں،
حالانکہ اس کو ترک کرنے والے کثیر ہیں۔

الصبر علی الفقر مع العز اجمل — ۲۰۱۷

غرت میں عزت کے ساتھ صبر زلت کے ساتھ
من الغنی مع الذل۔

تو بگڑی سے بہت اچھا ہے۔

السروریبسط النفس ویشیر النشاط — ۲۰۱۸

سرو و نفس کو کشادگی دیتا ہے اور نشاط میں اضافہ کرتا ہے۔

الغم یقبض النفس ویطوی الانبساط — ۲۰۱۹

غم نفس کو سکڑ دیتا ہے اور انبساط کو لپیٹ دیتا ہے۔

التلطف فی الحیلۃ اجدی من الوسیلۃ — ۲۰۲۰

چارہ سازی میں باریک بینی دینے سے زیادہ مؤثر ہے۔

الحازم من تخبر لخلتہ فان المرء — ۲۰۲۱

دوران دشمن وہ ہے جو اپنے لیے دوست دیکھ بھال کر

یوزن یخلیلہ۔
اختیار کرتا ہے کیونکہ آدمی کا وزن اس کے ساتھی کے ساتھ
کیا جاتا ہے۔

۲۰۲۲ — الدنیا میلیئة بالمصائب طارقة
دنیا مصیبتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کا آنے
بِالْفجائیع والنوائب۔

والادن درد اور ریخ والم سے پُر ہے۔
۲۰۲۳ — الحازم من حنکته التجارب و
دورانیش وہ ہے کہ جس کو تجربوں نے مضبوط
ہذبته النوائب۔

کر دیا ہو اور مصیبتوں نے تہذیب سکھائی ہو۔
۲۰۲۴ — الاحسان غریزة الاخيار والاساءة
احسان نیکوکاروں کی خصلت اور بدی

غریزة الاشتراء۔
شرپندوں کی خوبی۔
۲۰۲۵ — الساعات تخترم الاعمار وتدني
گھڑیاں عمروں کو کاٹ رہی ہیں اور فساد مگ

مِنَ الْبَوَارِ -

کو قریب کر رہی ہیں۔

۲۰۲۲ — الْكَرِيمُ يَرَى مَكَارِمَ أَعْمَالِهِ دِينًا عَلَيْهِ
مردِ کریم نیک افعال کو ایک ایسا قرضہ سمجھتا ہے
یَقْضِيهِ -

کہ جس کی ادائیگی اس پر واجب ہے۔

۲۰۲۴ — اللَّيِّيمُ يَرَى سَوَالِفَ إِحْسَانِهِ دِينًا
لیکن اپنے گزشتہ احسانات کو قرضہ سمجھ کر اُن کا
لَهُ يَقْضِيهِ -
تقاضا کرتا ہے۔

۲۰۲۸ — الْكَرِيمُ يَرْفَعُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ مَا اسْلَدَا
مردِ کریم حسن جزا دینے میں ہر رکاوٹ سے
عَنْ حَسَنِ الْمَجَازَاتِ -
اپنے نفس کو بلند تر رکھتا ہے۔

۲۰۲۹ — الْكَرِيمُ يَعْلَى هِمَّتَهُ فِيمَا جَنَى
مردِ کریم اپنی ہمت بلند رکھتا ہے اس کے مقابلے

عَلَيْهِ مِنْ طَلَبِ سُوءِ الْمُكَافَاةِ -

میں کہ وہ بدلے میں برائی اختیار کرے۔

المال تنقصه النفقة والعلم يزكو

مال کا خرچ کرنا اسے کم کر دیتا ہے اور (جبکہ) علم خرچ

عَلَى الْإِنْفَاقِ -

کرنے سے بڑھتا ہے۔

أَحْوَالُ الدُّنْيَا تَتَّبِعُ الْإِتِّفَاقَ وَ

دنیا کے احوال اتفاق کے تابع اور آخرت کے احوال

أَحْوَالُ الْآخِرَةِ تَتَّبِعُ الْإِسْتِحْقَاقَ -

استحقاق کے تابع ہیں۔

الرُّكُونُ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا يَبْاينُ

دنیا کی طرف میلان اس کی بڑی گردشوں کو دیکھ لینے

مِنْ سُوءِ تَقْلِيْبِهَا جَهْلٌ -

کے باوجود بھی جہل ہے۔

الْبَحْلُ بِإِخْرَاجِ مَا افْتَرَضَهُ اللَّهُ

اللہ سبحانہ نے دولت پر جو (حصہ) لگانا فرض کیا ہے

سَبْحَانَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ اقْبَحِ الْبَخْلِ۔

اس میں بخلی کرنا بدترین بخل ہے۔

السَّخَاءُ مَا كَانَ إِبْتِدَاءً فَإِنْ كَانَ عَنْ ۲۰۳۲

سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو کیونکہ اگر سوال کے

مَسْئَلَةٍ فَحَيَاءٌ وَتَذَمُّمٌ۔

بعد ہو تو وہ حیا اور مذمت (سے بچاؤ) ہے۔

الْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِنَ الْجُنُونِ لَا تَ ۲۰۳۵

گرم مزاجی جنون کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا

صَاحِبُهُ لَا يَنْدَمُ فَإِنْ لَمْ يَنْدَمْ

مُرْتَكِبُ نَادِمٌ هُوَ تَابِعٌ أَوْ لَوْ نَادِمٌ نَحْنُ

فَجُنُونُهُ مُسْتَحْكَمٌ۔

تو اس کا جنون مستحکم ہے۔

الْعَقْلُ مَنْفَعَةٌ وَالْعِلْمُ مَرْفَعَةٌ ۲۰۳۶

عقل نفع دینے والی، علم بلند کرنے والا

وَالصَّبْرُ مَدْفَعَةٌ۔

اور صبر مدافعت کا قلعہ ہے۔

الدُّنْيَا مَصَائِبُ مُفْجِعَةٌ وَمَنَایَا — ۲۰۳۷

دنیا درد دینے والی مصیبتیں اور تکلیف دینے
موجعہ و عبرت مقطوعہ۔

والی اموات اور ریزہ ریزہ کرنے والی عبرتوں پر (مستعمل) ہے۔

الْجَزَعُ عِنْدَ الْمَصِیْبَةِ یَزِیْدُهَا — ۲۰۳۸

مصیبت پر نالہ و زاری اس کو بڑھا دیتی ہے،

وَالصَّبْرُ عَلَیْهَا یَبْیْدُهَا۔

اور اس پر صبر اسے فنا کر دیتا ہے۔

الشُّكْرُ عَلَى النِّعْمَةِ جَزَاءٌ لِّمَا حَنِیْهَا — ۲۰۳۹

نعمت پر شکر اس کے خرچ کی جزا اور مزید

وَاجْتِلَابٌ لِآتِیْهَا۔

نعمت کی طلب ہے۔

التَّبَجُّجُ بِالْمَعَاصِیِ اقْتِبَحَ مِنْ رُكُوبِهَا۔ — ۲۰۴۰

گناہوں پر شادمانی گناہ کے ارتکاب سے زیادہ بُری ہے۔

الْقَلْبُ یَنْبُوعُ الْحِکْمَةِ وَالْأُذُنُ مَغِیْضُهَا۔ — ۲۰۴۱

دل حکمت کے چشمے ہیں اور کان اس کے واغٹے کے مقام۔

۲۰۴۲ — الدُّنْيَا شَرِكُ النَّفْسِ وَقَرَارَةُ كُلِّ

دنیا نفسانی (خواہشات) کا پھندہ، ہر نقصان اور

ضرر و بربادی

سنگینی کی جگہ ہے۔

۲۰۴۳ — النَّفْسُ طَلِيقَةٌ لِّكِنْ أَيْدِي الْعُقُولِ

نفس کھلے ہوئے ہیں لیکن دستِ عقل نحوست

تُمسِكُ اعْتَنَاهَا عَنِ النَّحُوسِ۔

سے بچانے کے لیے ان کی عنان پکڑے ہوئے ہے۔

۲۰۴۴ — الْإِيَّامُ صَحَابَةُ أَجَالِكُمْ فَاخْلُدُوا

ایام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں لہذا ان کو

أَحْسِنْ أَعْمَالَكُمْ۔

بہترین اعمال سے پُر کر دو۔

۲۰۴۵ — الْآخِرَةُ دَارُ مَسْتَقَرِّكُمْ فَجَهِّزُوا

آخرت تمہاری قرار گاہ ہے پس اس کا سامان

إِلَيْهَا مَا يَبْقَى لَكُمْ۔

ایسا ہو جو تمہارے لیے باقی رہے۔

۲۰۴۶ — الْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ مُفْتَاَحُ الرَّحْمَةِ -
خشیتِ الہی میں رونا رحمت کی کنجی ہے۔

۲۰۴۷ — الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ -
علم کے ساتھ عمل اتمامِ نعمت ہے۔

۲۰۴۸ — الدُّنْيَا غُرُورٌ حَائِلٌ وَسَرَابٌ زَائِلٌ
دنیا گردش والا دھوکا اور زائل ہونے والا سراب

وَسِنَادٌ مَائِلٌ -
اور سرکنے والا تکیہ ہے۔

۲۰۴۹ — الْجَهْلُ بِالْفَضَائِلِ مِنْ اقْبَحِ الرِّذَائِلِ -
خوبی اور اچھائیوں کا علم نہ رکھنا سب سے بُری
رذالت ہے۔

۲۰۵۰ — الْحِظْوَةُ عِنْدَ الْخَالِقِ بِالرَّغْبَةِ فِيمَا

خالق کی بارگاہ میں مقام اس کے پاس جو کچھ ہے

لَدَيْهِ ، الْحِظْوَةُ عِنْدَ الْمَخْلُوقِ

اس میں دل چسپی رکھنے پر بھی ملتا ہے مگر مخلوق کے

بِالرَّغْبَةِ عَمَّا فِي يَدَيْهِ -

نزدیک مقام جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے بڑے رغبتی

رکھنے پر ملتا ہے۔

۲۰۵۱ — الْمُتَّقِرِبُ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَائِلِ

فرائض اور نوافل کے ذریعے تقرب حاصل کرنے والا

مُتَضَاعِفُ الْأَرْبَاجِ۔

اپنے فائدے کو بڑھا رہا ہے۔

۲۰۵۲ — الْمَوَدَّةُ تَعَاطَفُ الْقُلُوبِ فِي إِيْتِلَافٍ

دوستی (در اصل) رگوں کی ہم آہنگی میں دلوں کی

الْأَرْوَاجِ۔

الفت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۲۰۵۳ — التَّيَقُّظُ فِي الدِّينِ نِعْمَةٌ عَلَى مَنْ رَزَقَهُ

دین میں بیداری اس کے لیے نعمت ہے جسے یہ رزق

دیا گیا ہے۔

۲۰۵۴ — الْأَصْدِقَاءُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فِي جَسُومٍ مُتَفَرِّقَةٍ۔

دوست ایک نفس ہیں جب کہ وہ جدا جدا جساموں

میں ہیں۔

۲۰۵۵ — الْعِلْمُ يَرْشِدُكَ وَالْعَمَلُ يَسْلُجُ

علم تجھے راہ دکھاتا ہے اور عمل تجھ کو مقصد

بِأَنَّ الْغَايَةَ -

تک پہنچنا ہے۔

۲۰۵۶ — الْعِلْمُ أَوَّلُ دَلِيلٍ وَالْمَعْرِفَةُ آخِرُ نَهَايَةٍ -
علم اول دہائی اور معرفت آخری منزل ہے۔

۲۰۵۷ — الْكَلَامُ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ -
کلام اس وقت تک تیرے قابو میں ہے جب تک نہ

فَإِذَا تَكَلَّمْتَ حَسَرْتَ فِي وَثَاقِهِ -
بولے اور جب تو نے کلام کیا تو اس کے قابو میں آگیا۔
۲۰۵۸ — الْحِلْمُ يَطْفِئُ نَارَ الْغَضَبِ وَالْحِدَّةُ
حلم غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور تندہی

تَوْجِّحُ إِحْرَاقِهِ -
اس کے جلنے میں اور اضا فکرتی ہے۔

۲۰۵۹ — الْمُؤْمِنُ نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ -
مومن کا نفس سنگِ خارا سے زیادہ سخت اور
وَهُوَ أَذِلُّ مِنَ الْعَبِيدِ -

اور غلام سے زیادہ عاجزی کرنے والا ہوتا ہے۔

الشَّدُّ بِالْقِدِّ وَلَا مُقَارَنَةُ الْحَنَدِ۔ — ۲۰۶۰
باندھ لینا ایک تسمے سے ناکہ ہمراہی دشمنی کے ساتھ۔

الْعَاقِلُ يَتَّقَاظِي نَفْسَهُ بِمَا يَجِبُ — ۲۰۶۱
عقل مند اپنے نفس سے وہ تقاضا کرتا ہے جو اس پر
عَلَيْهِ وَلَا يَتَّقَاظِي لِنَفْسِهِ بِمَا يَجِبُ لَهُ۔
واجب ہے اور وہ تقاضا نہیں کرتا جو دوسروں پر اس
کے لیے واجب ہے۔

الْفُجُورُ دَارُ حَصِينٍ ذَلِيلٍ لَا يَمْنَعُ — ۲۰۶۲
گناہ گاری وہ ذلیل حصار ہے جو اپنے کرنے والے کو
أَهْلُهُ وَلَا يَحْرِزُ مَنْ لَجَأَ إِلَيْهِ۔
روکتا نہیں اور جو اس میں پناہ لے اس کی حفاظت نہیں کرتا۔

الْكُرِيمُ إِذَا احتَاجَ إِلَيْكَ اعْفَاكَ — ۲۰۶۳
مرد کریم جب تیرا محتاج ہوگا تو تجھے نہیں ستائے گا
وَإِذَا احتَجتَ إِلَيْهِ كَفَاكَ۔
اور جب تو اس کا محتاج ہوگا تو تیری کفایت کرے گا۔

اللَّيِّمُ إِذَا احتَاجَ إِلَيْكَ اجْفَاكَ — ۲۰۶۴
کین جب تیرا محتاج ہوگا تجھے پریشان کرے گا،

وَإِذَا احْتَجَجْتَ إِلَيْهِ عِنَاكَ -

اور جب تو اس کا محتاج ہو گا تجھے رنجیدہ کرے گا۔

المتعبد بغير علم كحمار الطاحونة — ۲۰۶۵

علم کے بغیر عبادت کرنے والا چکی پر بندھے ہوئے گدھے

یہ دور ولا یبرح من مکانہ۔

کی مانند ہے جو ایک دائرے میں حرکت کرتا ہے مگر

اپنے مقام سے باہر نہیں نکلتا۔

الکریم یعفو مع القدرۃ ویعدل — ۲۰۶۶

کریم قدرت رکھنے کے باوجود معاف کرتا ہے اور دور

فی الامرۃ ویکف اساتۃ ویبذل

حکومت میں عدل سے کام لیتا ہے، اپنے آزار پہنچانے

احسانہ۔

سے باز رہتا ہے اور اپنے احسان کو بچھاؤں کرتا ہے۔

التوبۃ ندم بالقلب واستغفار باللسان — ۲۰۶۷

توبہ دل سے ندامت زبان سے استغفار اعضاء و

وترک بالجوارح واضماران لا یعود۔

جوارح سے (برائی کا) ترک اور دوبارہ نہ کرنے کی سوچ کا نام

۲۰۶۸ — الْجُودُ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا رَجَاءٍ
کسی خوف اور مطلب کے بغیر سخاوت کرنا ہی
مُکافَاةٌ حَقِيقَةُ الْجُودِ۔

حقیقت جود و سخا کے مساوی ہے۔

۲۰۶۹ — اَعْطَاءُ هَذَا الْمَالِ فِي حَقِّهِ
یہ دولت اللہ کے حقوق میں صرف کرنا جود و سخا

دَخَلَ فِي بَابِ الْجُودِ۔

کے باب میں داخل ہے۔

۲۰۷۰ — الْمُؤْمِنُ إِذَا نَظَرَ عَتَبَةً وَإِذَا سَكَتَ
مومن نے جب نظر ڈالی تو عبرت کی اور جب خاموش

تَفَكَّرَ وَإِذَا تَكَلَّمَ ذَكَرَ وَإِذَا أُعْطِيَ
ہوا تو اس نے فکر کی اور جب اس نے کلام کیا تو ذکر

شَكَرَ وَإِذَا ابْتَدَى صَبَرَ۔

کیا اور جب اسے دیا گیا تو اس نے شکر کیا اور جب
بلا میں گرفتار ہوا تو صبر کیا۔

۲۰۷۱ — الْمُؤْمِنُ إِذَا وَعِظَ أَزْدَجَرَ وَإِذَا حَذَرَ
مومن کو جب نصیحت کی گئی تو باز آگیا اور جب

حَذِّرْ وَإِذَا عُبِّرَ اَعْتَبِرْ وَإِذَا ذُكِرَ ذَكَرْ
(عذاب سے ڈرا گیا تو ڈر گیا اور جب عبرت دلائی گئی
وإذا اظلم غفر۔

تو عبرت حاصل کی اور جب یاد دلایا گیا تو اس نے یاد کیا
اور جب اس پر ظلم کیا گیا تو اس نے بخش دیا۔

الفقر صلاح المؤمن ومريحه من — ۲۰۴۲

فقر مومن کی مصلحت ہے اور وہ بڑوسیوں کے

حسد الجيران وتعلق الإخوان
حسد بھائیوں کی پالموسی اور حاکم کے تسلط سے
وتسلط السلطان۔

راحت دینے والی چیز ہے۔

الصديق من كان ناهياً عن الظلم — ۲۰۴۳

دوست وہ ہے جو ظلم اور عداوت سے منع کرنے

والعدوان معينا على البر والإحسان۔
والا ہو اور نیکی اور احسان میں مددگار رہے۔

التقوى أكد سبب بينك وبين الله — ۲۰۴۴

تقویٰ تیرے اور اللہ کے درمیان سب سے محکم و سلیط

إِنْ أَخَذَتْ بِهِ وَجَنَّتْهُ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ۔

اگر تو اس کو پکڑے تو وہ درزاک عذاب سے ڈھال ہے۔

الْكَرَامَةُ تَفْسُدُ مِنَ اللَّئِيمِ بِقَدْرِ مَا

کرامت اسی قدر کمین کو فاسد کرتی ہے جتنی کہ

تَصْلَحُ مِنَ الْكَرِيمِ۔

کریم کے لیے صالح ہوتی ہے۔

الْجَاهِلُ صَخْرَةٌ لَا يَنْفَجِرُ مَاؤُهَا وَ

جاہل ایسی چٹان ہے جس سے پانی نہیں ابلتا اور

شَجَرَةٌ لَا يَخْضَرُ عَوْدُهَا وَارْضُ لَا

وہ درخت ہے جس کی شاخیں ہری نہیں ہوتیں اور

يُظْهِرُ عَشْبُهَا۔

وہ زمین ہے کہ جو اپنا سبز نہیں اگاتی۔

النَّاسُ طَالِبَانِ طَالِبٌ وَمَطْلُوبٌ : فَمَنْ

انسان دو قسم کے طلبکار ہیں طالب اور مطلوب : پس

طَلِبُ الدُّنْيَا طَلِبُهُ الْمَوْتُ حَتَّى يَخْرُجَهُ

جس نے دنیا طلب کی اس کو موت نے طلب کیا یہاں تک

۲۰۷۵

۲۰۷۶

۲۰۷۷

عَمَّهَا؛ وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا
 کہ اسے دنیا سے باہر نکال دیا اور جس نے آخرت کو طلب
 حَقِّیَّیْسْتَوْفِی رِزْقَهُ مِنْهَا۔
 کیا اس کو دنیا نے طلب کیا یہاں تک کہ اس نے دنیا
 میں اپنا تمام رزق پالیا۔

۲۰۶۸ — الْإِمَانَةُ وَالْوَفَاءُ صِدْقُ الْأَفْعَالِ وَالْكَذِبُ
 امانت اور وفا افعال کی صداقت اور جھوٹ
 وَالْإِفْتِرَاءُ خِيَانَةُ الْأَقْوَالِ۔
 اور بہتان اقوال کی خیانت ہیں۔

۲۰۶۹ — الْبَخِيلُ يَسْمَحُ مِنْ عَرْضِهِ بِأَكْثَرِ
 بخیل اپنی آبرو بچانے والی چیز کے مقابلے میں اپنی آبرو کو
 مِمَّا أَمْسَكَ مِنْ عَرْضِهِ وَيَضْيَعُ مِنْ
 قربان کرتا ہے اور اپنے دین کی حفاظت کرنے والی چیز
 دِينِهِ اضْعَافَ مَا حَفِظَ مِنْ نَشِيئِهِ۔
 کے مقابلے میں کئی گنا دین کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۰۸۰ — الرَّاضِي بِفِعْلِ قَوْمٍ كَالَّذِي خَلَّ فِيهِ
 کسی قوم کے فعل پر رضامند ان میں شامل ہونے کی

مَعَهُمْ وَلِكُلِّ دَاجِلٍ فِي بَاطِلٍ اِشْمَانٍ
مانند ہے اور ہر اس شخص کے جو باطل میں داخل ہے

اِشْمُ الرِّضَابِہِ وَاِشْمُ الْعَمَلِ بِہِ۔
دو گناہ ہیں ایک باطل پر ضامن رہنے کا اور ایک اس پر عمل کرنے کا۔

الْاَجَلُ مَحْتَوَمٌ وَالرِّزْقُ مَقْسُومٌ فَلَا يَفْضَنُ
اجل حتمی ہے اور رزق تقسیم شدہ ہے لہذا تم میں سے

اَحَدُكُمْ اِبْطَاؤُہِ فَاِنَّ الْحِرْصَ لَا يَقْدِمُہِ
کوئی اس کے کم ہونے پر غلگین نہ ہو کیونکہ حرص رزق کو جلدی

وَالْعَفَافُ لَا يُوْخِرُہِ وَالْمُؤْمِنُ بِالْتَحْمَلِ
نہیں لا سکتی اور عفت اس کو تاخیر میں نہیں ڈال سکتی اور

خَلِيقٌ۔

مومن تحمل کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔

النَّاسُ ثَلَاثَةٌ فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ وَمُتَعَلِّمٌ
انسان تین ہیں۔ عالم ربانی، نجات کی راہ پر گامزن

عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ وَهَمَّاجٌ رِعَاةٍ اِتِّبَاعِ
طالب علم اور تیسرے کو ڈاکرٹ دہرے پیچھے والی مکھیان

طالِبُ عِلْمٍ اَوْ رَقِيسٌ كُوْطَاكِرْكُثٍ دِهْرٍ مِجْنُہِ وَالْمَكْحِيَانِ

كُلِّ نَاعِقٍ، لَمْ يَسْتَعِثُوا بِنُورِ الْعِلْمِ
جو ہر اس چوپائے کا اتباع کرتے ہیں جس نے علم کے نور کی
ولم یلجئوا اِلٰی رُكْنٍ وَثِيقٍ۔

ضیاء حاصل نہ کی اور نہ کسی محکم رکن کی پناہ میں آیا ہو۔

الرَّاضِي عَنْ نَفْسِهِ مُسْتَوْرَعُهُ عَيْبُهُ ————— ۲۰۸۳

اپنے نفس سے رضامند وہ ہے جس کے عیب اس سے

ولو عرف فضل غيره كسالة مابه

پوشیدہ ہیں اور اگر وہ اپنے غیر کے فضل و شرف کو جان

مِنَ النِّقْصِ وَالْخُسْرَانِ۔

لے تو اپنے نقصان اور خسارے کو ڈھانپ لے۔

الْمَرْءُ بِأَصْغَرِيهِ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ إِنَّ ————— ۲۰۸۴

انسان اپنی دو چھوٹی چیزوں سے ہے اپنے قلب کے

قاتل قاتل یجنانٍ وَإِنْ نَطَقَ نَطَقَ بِبَيَانٍ۔

اور اپنی زبان سے۔ اگر وہ جنگ کرتا ہے تو اپنے دل

کے ساتھ اور اگر بولتا ہے تو اپنے لفظ کے ساتھ۔

النِّعْمَةُ مُوَصُولَةٌ بِالشُّكْرِ وَالشُّكْرُ ————— ۲۰۸۵

نعت شکر سے پیوستہ رہتی ہے اور شکر اضافے سے

مَوْصُولٌ بِالْمَزِيدِ وَهُمَا مَقْرُونَانِ
 وابستہ ہے اور یہ دونوں ایک شاخ کے دو حصے
 فِي قَرْنٍ فَلَنْ يَنْقُطَعَ الْمَزِيدُ مِنَ اللَّهِ
 ہیں اللہ سبحانہ کی طرف سے مزید (نعمت) اس وقت تک
 سُبْحَانَهُ حَتَّى يَنْقُطَعَ الشُّكْرُ مِنَ
 منقطع نہیں ہوتا جب تک کہ شاکر کا شکر کرنا
 الشَّاكِرِ۔

نہ رک جائے۔

الَّذِكْرُ لَيْسَ مِنْ مَرَاثِمِ اللِّسَانِ وَلَا
 ذکر نہ تو زبان کا وظیفہ ہے اور نہ ہی فکر کی بیج
 مِنْ مَرَاثِمِ الْفِكْرِ وَلَكِنَّهُ أَوَّلُ مِنْ
 بلکہ یہ اول ہے مذکور کی طرف سے اور ثانی
 الْمَذْكُورِ وَثَانٍ مِنَ الذَّاكِرِ۔
 ہے ذاکر کی طرف سے۔

الْعَقْلُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْعِلْمُ وَزِيرُهُ
 عقل مومن کی خلیل علم اس کا وزیر

وَالصَّبْرَ أَمِيرَ جَنُودٍ وَالْعَمَلَ قِيَمَةً -

صبر اس کے لشکروں کا امیر اور عمل اس کی استوار کاری ہے۔

الزَّمَانُ يَخُونُ صَاحِبَهُ وَلَا يَسْتَعْتَبُ

زمانہ اپنے اہل سے خیانت کرتا ہے اور اپنی ملامت

لِمَنْ عَاتَبَهُ -

کرنے والے کی ملامت نہیں چاہتا۔

الْإِيمَانُ وَالْعَمَلُ اخْوَانٌ تَوَاصَوْا

ایمان اور عمل دو جڑواں بھائی ہیں اور دو

ورفیقین لَا يَفْتَرِقَانِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ

رفیق ہیں جو جدا نہیں ہوتے اللہ ان میں سے

أَحَدَهُمَا إِلَّا بِصَاحِبِهِ -

ایک کو اس کے ساتھی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

الْمَذَلَّةُ وَالْمَهَانَةُ وَالشَّقَاءُ فِي الطَّمَعِ

ذلت توہین اور بد بختی طمع اور حرص

وَالْحَرَصِ -

میں ہے۔

۲۰۸۸

۲۰۸۹

۲۰۹۰

۲۰۹۱ — الصَّابِرُ عَلَى مَقْصَصِ الْغَصَصِ يُوجِبُ

عَفْوَةَ كِتْمَنِيٍّ بِرُصْبِ آتَا آتَدَهُ كَیْلَ لَازِمِ

الظَّفَرِ بِالْفَرْصِ -

طُورِ بِرُظْفَرِ مَسْدِیِّ هِیْ -

۲۰۹۲ — النَّاسُ كَالشَّجَرِ شَرَابُهُ وَاحِدٌ وَ

النَّاسُ اس دُرُخْتِ كِی مَآئِدِیْنِ جِن كِی آبِیَاشِی

ثَمَرُهُ مُخْتَلِفٌ -

یَكِیَاں اُور جِن كِی پَھلِ مُخْتَلِفِ ہوتے ہيں -

۲۰۹۳ — الطَّمْعُ مَوْرِدٌ غَيْرُ مَصْدِرٍ وَضَامِنٌ

طَمْعِ چھُٹانے والی ہرگز نہ نِکالنے والی اُور اپنی

غَیْرِ مَوْفِیِّ -

ضَمَانَتِ كِی وَفَا نہ كرنے والی ہوتی ہيے -

۲۰۹۴ — الْعَقْلُ صَاحِبُ جَيْشِ الرَّحْمَنِ وَالْهَوَى

عَقْلِ رَحْمَانِ كِی شُكْرُوں كِی سَرْدَارِ اُور خُوَاشِی

قَاوِدِ جَيْشِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسُ

شَیْطَانِ كِی شُكْرُوں كِی قَاوِدِ ہيے اُور نَفْسِ

مُتَجَاذِبَةٌ بَيْنَهُمَا فَإِيَهُمَا غَلَبَ
ان دونوں کے درمیان کھینچا تانی میں ہے ان دونوں
کانت فی حیزہ -

سے جو غالب آتا ہے نفس اسی کے احاطہ میں چلا جاتا ہے۔

العقل والشهوة ضدان وموید العقل

عقل اور شہوت دو ضدیں ہیں عقل کی تائید

العلم ومزین الشهوة الهوى، والنفس

علم کرتا ہے اور شہوت کو خواہش آراستہ کرتی ہے

متنازعة بينهما فَإِيَهُمَا قَهْرُكَانَتْ

اور نفس ان دونوں کے درمیان جھگڑے کا شکار ہے

فی جانبہ -

ان میں سے جو غالب آیا اسی کی جانب چلا گیا۔

السيد من لا يصانع ولا يخادع ولا

سید وہ ہے جو نہ تو بناوٹ باتیں کرتا اور نہ ہی

تغرة المطامع -

فریب دیتا ہے۔ اور لالچ اس کو (ہرگز)

دھوکا نہیں دے سکتی۔

۲۰۹۷ — الْعِلْمُ عِلْمَانِ مَطْبُوعٍ وَمَسْمُوعٍ

علم دو ہیں، طبعی اور سماعی، طبعی (علم)

وَلَا يَنْفَعُ الْمَطْبُوعُ إِذَا لَمْ يَكْ مَسْمُوعٌ

اس وقت تک نفع بخش نہیں جب تک کہ سماعی (علم) نہ ہو۔

۲۰۹۸ — الْمُؤْمِنُ دَابَّةٌ زَهَادَتِهِ وَهَمُّهُ دِيَانَتُهُ

مومن کا طریقہ اس کا زہد ہے اس کی بہت اس کی دیانت

وَعِزَّةُ قَنَاعَتِهِ وَجِدَّةُ لِاخِرَتِهِ قَدْ

اس کی عزت اس کی قناعت ہے اور اس کی کوشش

كَثْرَتُ حَسَنَاتِهِ وَعِلَّتْ دَرَجَاتُهُ

اس کی آخرت ہے اس کی نیکیاں کثیر ہو گئیں اور اس کے

وَشَارَفَ خَلَاصُهُ وَنَجَاتُهُ .

درجات بلند ہو گئے اور اس کی خلاصی اور نجات شرف

وَالِي بَنَ گئی۔

۲۰۹۹ — الْكَذَابُ وَالْمَيْتُ سَوَاءٌ فَإِنْ فَضِيلَةُ

جھوٹا اور مردہ دونوں برابر ہیں کیونکہ زندہ کی

الْحَيُّ عَلَى الْمَيْتِ الثِّقَةُ بِهِ فَإِذَا لَمْ

مردہ پر فضیلت اعتماد کی وجہ سے ہے لہذا جب

يُوثَقُ بِكَلَامِهِ بَطَلَتْ حَيَاتُهُ -
 مجھوٹے کا کلام اعتماد والا نہ رہا تو اس کی زندگی باطل ہو گئی۔

الْحَاسِدُ يَظْهَرُ وَدَّهٌ فِي أَقْوَالِهِ وَيَخْفِي
 حاسد اپنے قول میں اپنی محبت ظاہر کرتا ہے اور اپنے
 بَغْضِهِ فِي أَعْمَالِهِ فَلَهُ اسْمُ الصِّدِّيقِ
 انفال میں اپنے بغض کو پوشیدہ رکھتا ہے اس کا (صرف)
 وَصِفَةُ الْعَدُوِّ -

۲۱۰۰

اسم دوست ہے اور اس کی صفت دشمن کی ہے۔
 النَّفْسُ الْإِمَارَةُ الْمَسْئُولَةُ تَتَمَلَّقُ
 نفسِ امارہ آرائش دینے والا ہے اور اسی طرح

۲۱۰۱

تَتَمَلَّقُ الْمَنَافِقُ وَتَتَصَدَّقُ بِشَيْمَةٍ
 چاہلوسی کرتا ہے جس طرح سے کہ منافق، وہ خود کو ایک
 الصِّدِّيقِ الْمَوَافِقِ حَتَّى إِذَا اخْدَعَتْ
 ہم آہنگ دوست کے پیکر میں ڈھال لیتا ہے یہاں تک
 وَتَمَكَّنَتْ تَسْلُطُ تَسْلُطُ الْعَدُوِّ
 کہ وہ دھوکہ دے کر گرفت پا کر دشمن کا سا تسلط
 حاصل کر لیتا ہے۔

وَتَحَكَّمْتَ تَحَكُّمَ الْعِتُوفِ فَأُورِدَتْ
اور ایک جاہر کی طرح فرمانروائی کرتا ہے اور
مُؤَارِدَ السُّوءِ۔

بدی کے مقامات پر پھنسا دیتا ہے۔

الْحُكَمَاءُ أَشْرَفُ النَّاسِ أَنْفُسًا وَ ————— ۲۱۰۲

اہل حکمت انسانوں میں از لحاظ نفس اشرف

وَ أَكْثَرُهُمْ صَبْرًا وَ أَسْرَعُهُمْ عَفْوَ

صبر میں سب سے بڑھ کر، درگزر میں سب سے زیادہ

وَ أَوْسَعُهُمْ اخْلَاقًا

سبقت کرنے والے اور اخلاق میں سب سے زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔

الْعُلَمَاءُ أَطْهَرُ النَّاسِ اخْلَاقًا وَ أَقْلَهُمْ ————— ۲۱۰۳

اہل علم انسانوں میں از لحاظ اخلاق سب سے زیادہ

فِي الْمَطَامِعِ اعْرَاقًا۔

طاہر، از لحاظ خصلت لالچ میں سب سے زیادہ

کم ہوتے ہیں۔

الْأَنْسُ فِي ثَلَاثَةِ: الزَّوْجَةِ الْمُوَافِقَةِ ————— ۲۱۰۴

انسان تین چیزوں میں ہے: ذہنی ہم آہنگی رکھنے والی بیوی

وَالْوَلَدِ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الْمُوَافِقِ -

صالح اولاد اور موافق دوست -

السُّؤَالُ يَضْعِفُ لِسَانَ الْمُتَكَلِّمِ وَ

سوال بولنے والے کی زبان کو کمزور اور ایک

يَكْسِرُ قَلْبَ الشَّجَاعِ الْبَاطِلِ وَيُوقِفُ

مرد بہادر کے دل کو توڑ دیتا ہے اور ایک آزاد

الْحُرَّ الْعَزِيزِ مَوْقِفَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ

اور عزت والے کو ذلت اور غلامی کے مقام تک

وَيَهْدِي بِهَاءِ الْوَجْدِ وَيَمْحَقُ الرِّزْقَ -

لے جاتا ہے اور چہرے کی رونق کو مٹا دیتا ہے اور روزی

کو محو کر دیتا ہے -

الطَّعَامُ يُوَكِّلُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَضْرِبٍ: مَعَ

کھانا تین انداز میں کھایا جاتا ہے : دوستوں کے

الْإِخْوَانِ بِالسَّرُورِ وَمَعَ الْفُقَرَاءِ

ساتھ سرور میں، غریبوں کے ساتھ ایشار کی وجہ سے

بِالْإِثَارِ وَمَعَ ابْنَاءِ الدُّنْيَا بِالْمَرْوَةِ -

اور دنیا داروں کے ساتھ مروت میں -

۲۱۰۵

۲۱۰۶

المروءة العدل في الإمرة والعفومع ————— ۲۱۰۷

مروت حکومت میں عدل سے کام لینے باوجود

القدرة والمواساة في العشرة۔

قدرت کے معاف کر دینے اور معاشرت میں میل جول پر مبنی ہے۔

الذل بعد العزليوازي عز الولاية۔ ————— ۲۱۰۸

معزول ہونے کے بعد کی ذلت اقتدار کی عزت کے ہم وزن ہے۔

الحازم من شكر النعمة مقبلة۔ ————— ۲۱۰۹

دوراندیش وہ ہے جو اپنی طرف رخ کی ہوئی نعمتوں پر

وصبر عنها وسلاها مولية مدبرة

شکر گزار ہے اور جو نعمتیں اس سے لوٹ چکی ہیں یا پیچھے ہو کر

ہوئے ہیں ان پر صبر کرتا ہے اور انھیں فراموش کیے ہوئے ہے۔

المتعدی كثير الاصدقاء والاعداء۔ ————— ۲۱۱۰

ستم گار کے مخالف اور دشمن کثرت سے ہیں۔

المنصف كثير الاولياء والاوداء۔ ————— ۲۱۱۱

عادل کے دوست اور محبت کرنے والے کثیر ہیں۔

العالم حتى بين الموتي ————— ۲۱۱۲

عالم مردوں کے درمیان ایک زندہ ہے۔

- ۲۱۱۳ — الجَاهِلُ مَيِّتٌ بَيْنَ الْأَحْيَاءِ -
جاہل زندوں کے درمیان ایک مُردہ ہے۔
- ۲۱۱۴ — الْإِخْوَانُ جَلَاءُ الْهَمُومِ وَالْأَحْزَانِ -
پتھے دوست پریشانیوں اور غموں کی جلا ہیں۔
- ۲۱۱۵ — الصِّدْقُ جَمَالُ الْإِنْسَانِ وَدَعَامَةُ الْإِيمَانِ -
صدقۃ انسان کا جمال اور ایمان کا ستون ہے۔
- ۲۱۱۶ — الشَّهَوَاتُ مَصَابِدُ الشَّيْطَانِ -
خواہشیں شیطان کے پھندے ہیں۔
- ۲۱۱۷ — الْحَيَاءُ مِنَ اللَّهِ سَبْحَانَهُ يَقِي عَذَابَ النَّارِ -
اللہ سبحانہ سے حیا عذاب سے بچاتی ہے۔
- ۲۱۱۸ — التَّهَجُّمُ عَلَى الْمَعَاصِي يُوجِبُ عِقَابَ النَّارِ -
گناہوں کا ہجوم آگ کی سزا لازمی کر دیتا ہے۔
- ۲۱۱۹ — الْفِكْرُ يُوجِبُ الْإِعْتِبَارَ وَيُؤْمِنُ الْعِثَارَ -
فکر و تامل عبرت کو واجب لغزش سے محفوظ
ویشمرا الاستظہار -
اور نیشہ پناہی کو ثمر بار کرتا ہے۔

الفغلة تكسب الاختار وتدني من البوار ————— ۲۱۲۰

غفلت فریب کو پیدا اور ہلاکت کو قریب کر دیتی ہے۔

المؤمن ينظر الى الدنيا بعين الاعتبار ————— ۲۱۲۱

مومن دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔

وبقنات فيها بطن الاضطراب ويسمع

اور اس کا کھانا بیمار پیٹ والے کی طرح کھاتا ہے

فيها باذن الحقت والابغاض۔

اور بغض و عداوت کے کان سے اس کے بارے میں سنتا ہے۔

الجلوس في المسجد من بعد طلوع ————— ۲۱۲۲

طلوع فجر سے لے کر طلوع شمس تک مسجد میں بیٹھ

الفجر الى حين طلوع الشمس للاستغفار

کہ اللہ سبحانہ کو یاد کرنا رزق کی فراہمی کے لیے

بذكر الله سبحانه اسرع في تيسير

زمین کے اطراف میں گردش کرنے سے

الرزق من الضرب في اقطار الارض۔

زیادہ تیز تر ہے۔

الْعِبَادَةُ الْخَالِصَةُ أَنْ لَا يَرْجُو الرَّجُلُ ————— ۲۱۲۳

خالص عبادت یہ ہے کہ آدمی اپنے رب کے سوا کسی

إِلَهِ رَبِّهِ وَلَا يَخَافُ إِلَّا ذَنْبَهُ -

سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے ڈرے۔

الْمَسْئَلَةُ طَوْقُ الْمَذَلَّةِ تَسْلُبُ الْعِزَّ ————— ۲۱۲۴

سوالِ ذلت کا طوق ہے جو عزت دار کی عزت

عِزِّهِ وَالْحَسِيبُ حَسْبُهُ -

اور حسب والے کے حسب کو چھین لیتا ہے۔

الْعَقْلُ أَنْ تَقْتَصِدَ فَلَا تَسْرِفَ ————— ۲۱۲۵

عقل یہ ہے کہ تو میاں نہ روی اختیار کر اور اسراف نہ کر

وَتَعِدْ فَلَا تَخْلِفْ وَإِذَا غَضِبْتَ حَلِمْتَ -

اور وعدہ کر کبھی خلاف (وعدہ) نہ کر اور جب تو

غضبناک ہو تو حلم اختیار کر۔

الْعَدْلُ أَنْ تَكْ إِذَا ظَلَمْتَ أَنْصَفْتَ وَ ————— ۲۱۲۶

عدل یہ ہے کہ جب تو ظلم کرنا چاہے تو انصاف سے

الْفَضْلُ أَنْ تَكْ إِذَا قَدَرْتَ عَفَوْتَ -

کے کام لے اور فضل یہ ہے کہ جب تو قدرت پائے تو معاف کر دے۔

۲۱۲۷ — الوفاء حفظ الذمّام ، والحرّوة تعهد
وفا انسان (حرمّت کی حفاظت کا نام ہے ، اور مرّت
ذوی الارحام۔

قرابت داروں کی پاسداری کو کہا جاتا ہے۔

۲۱۲۸ — المروء يتغير في ثلاث : القرب من الملوك
انسان تین موقعوں پر بدل جاتا ہے : حاکموں کی نزدیکی پانے پر ،
والولايات والفتاء من الفقير ؛ فمن لم
حکومت ملنے پر اور غربت کے بعد تو نگر بننے پر ؛ جو کوئی ان
يتغير في هذه فهو ذو عقل قويم وخلق
تین موقعوں پر نہ بدلا وہ مضبوط عقل والا اور راست
مستقیم۔
خصالت والا ہے۔

۲۱۲۹ — المؤمنون لانفسهم متهمون ومن فاطر
مومنین اپنے نفس کو الزام دینے والے اور اپنی گزشتہ
زلیہم وجعلون ، وللدنيا عايقون والى
غلطیوں پر بدبشت زدہ رہنے والے۔ دنیا کو ناخوشگوار
جاننے والے ،

الْآخِرَةِ مُشْتَاقُونَ وَإِلَى الطَّاعَاتِ مَسَارِعُونَ۔

آخرت کے مشتاق اور طاعتوں پر سبقت کرنے والے ہوتے ہیں۔

السَّيْفُ فَاتِقٌ وَالسَّيْفُ رَاتِقٌ؛ فَالِدِينِ يَا مَرْ

تلوار بھاڑ دینے والی اور دین جوڑ دینے والا ہے پس دین نیکی

بالمعروفِ وَالسَّيْفُ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؛ قَالَ

لاحکم دیتا ہے اور تلوار بدی سے روکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ

اللَّهُ تَعَالَى: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ۔

کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

المعروف لَا يَتِمُّ إِلَّا بِثَلَاثٍ: بِتَصْغِيرِهِ

نیکی مکمل نہیں ہوتی مگر تین باتوں کے ذریعہ: اس کو چھوٹا

وَتَعْجِيلِهِ فَإِنَّكَ إِذَا صَغُرْتَ فَقَدْ عَظُمْتَ

سمجھنے پر اور اس کو جلدی کرنے پر کیونکہ جب تو نے اس کو چھوٹا

وَإِذَا عَجَلْتَهُ فَقَدْ هَنَأْتَهُ وَإِذَا اسْتَرْتَهُ

جہاں گویا اس کو عظیم کیا اور جب اس کو جلدی کیا تو اس کو

فَقَدْ تَمَمْتَهُ۔

خوشگوار بنا دیا اور جب تو نے اس کو چھپایا تو گویا

اس کو پورا کر دیا۔

۲۱۳۰

۲۱۳۱

الاقاویل محفوظۃ والسرائر مبلوۃ

۲۱۳۲

گفتار کو محفوظ کیا جاتا ہے اور باطن کو آزمایا جاتا ہے۔

وکل نفس بما کسبت رھینۃ۔

اور ہر نفس اس نے جو کچھ کمایا ہے اس کا گروی ہے۔

الناس منقوضون مدخولون الا من عصم

۲۱۳۳

الانسان نقص اور غلل رکھنے والے ہیں سوائے ان کے

اللہ سبحانہ : سائلہم متعنت و

جن کو اللہ سچا مانے معصوم کیا۔ ان میں سوال کرنے والے

ومحییہم متکلف یکاد افضلہم رایا

بنیت اور جواب دینے والے ریاکار ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان

ان یسودۃ عن فضل رایہم الرضی و

میں سب سے اچھی رائے رکھنے والا اپنی مرض میں یا اپنے

والسخط ، ویکاد اصلہم عود اتنکاء

غیظ و غضب میں اپنی رائے تبدیل کر دے اور یہ بھی ممکن

اللحظة وتستحیله الکلمۃ الواحدة۔

ہے کہ ان میں جو سون کی طرح مضبوط ہے وہ ایک نگاہ سے

ناسور میں مبتلا ہو جائے یا اس کو ایک کلمہ گھلا دے۔

التَّاسُ فِي الدُّنْيَا عَامِلًا فِي عَامِلٍ فِي

اس دنیا میں انسان دو قسم کے عمل کرنے والے ہیں دنیا

الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ

میں دنیا کے لیے عمل کرنے والے کہ جن کی دنیا نے ان کی

آخِرَتِهِ يَخْشَى عَلَى مَنْ يَخْلِفُ الْفُقَرَاءُ

آخرت سے غافل کر دیا کہ جو اپنے جانشینوں کی غربت سے

يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ فَيَفْنِي عُمُرَهُ فِي مُنْفَعَةٍ

خوفزدہ ہیں مگر اپنے نفس کی محتاجی سے بے پرواہ ہیں

غَيْرِهِ وَعَامِلٌ فِي الدُّنْيَا لِمَا بَعْدَ هَاجَاتِهِ

اور اپنی عمر کو اپنے خیر کی بھلائی میں فنا کر رہے ہیں اور

الَّذِي لَهُ بِخَيْرِ عَمَلٍ فَاحْزَنَ الْحَظْبِينَ

دوسرے دنیا میں بعد کے لیے عمل کرنے والے (یعنی آخرت)

مَعَ أَمْلِكِ الدَّارِينَ جَمِيعًا

پس اس کے پاس بئیر عمل کے اس کا نصیب پہنچ گیا پس اس نے

دنیا میں اپنے دونوں حصے جمع کیے اور آخرت میں دونوں کا مالک بن گیا

اللَّهُمَّ احْقِنِ دِمَائَنَا وَدِمَائِهِمْ وَأَصْلِحْ

(دعا) پروردگار ہمارے خون اور ان کے خون کو سنبھالنے سے

ذَاتَ بَيْنِنَا وَبَيْنَهُمْ وَانْقِذْهُمْ مِنْ
حِفَاظَتِیْ رُکھ اور ہمارے اور ان کے درمیان رنجشوں کو
ضَلَا لَیْتَهُمْ حَتّٰی یَعْرِفَ الْحَقَّ مِنْ جِهَلِهِ
دور کر دے اور ان کو ان کی گمراہی سے راکھیاں تک کہ وہ
وَبِیْرَعُوْیْ عَنِ الْغَتّٰی وَالْغَدْرِ مِنْ لِّهْجٍ بَیْهٍ۔
لوگ جو جاہل ہیں حق کو پہچان لیں اور گمراہی سے باز آجائیں
اور غدار کی ہو سس سے رک جائیں۔

الْعَقْلُ اَنْ تَقُوْلَ مَا تَعْرِفُ وَتَعْمَلُ بِمَا
عَقْلٌ ہے کہ تجھے اپنے قول کی معرفت ہو اور جس چیز
تَنْطِقُ بِہِ۔

سے متعلق تیرا کلام ہو اس پر تو عمل کر رہا ہو۔

اَرْبَعٌ مِّنْ اَعْطٰیہُنَّ فَقَدْ اَعْطٰی خَیْرَ الدُّنْیَا
چار چیزیں جس کو عطا کر دی گئیں تو گویا اس کو دنیا
وَالْاٰخِرَةِ: صَدَقَ حَدِیْثُ وَاَدَا اَمَانَتَہِ
اور آخرت کا خیر عطا کر دیا گیا۔ صدق کلام، ادا کی گئی امانت
وَعِفَّةٌ بَطْنٌ وَحَسَنٌ خَلْقٌ۔
شکم کی (حرام سے) پاکیزگی اور حسنِ اخلاق۔

۲۱۳۷

۲۱۳۸

۲۱۳۸ — اربع تشين الرجل، البخل، والكذب،
چار چیزیں آدمی کو عیب دار کرتی ہیں۔ کجھوسی، جھوٹ،
والشر، وسوء الخلق۔
عوس اور بد خلقی۔

۲۱۳۹ — التواضع رأس العقل والتكبر رأس الجهل۔
انکاری سر عقل اور تکبر سر جہل ہے۔

۲۱۴۰ — السخاء ثمرة العقل والقناعة برهان
سخاوت عقل کا پھل اور قناعت بلند مرتبہ کی
النبل۔

دلیل ہے۔

۲۱۴۱ — الكريم عند الله محبوب ومثاب و
مرد کریم اللہ کے نزدیک شاد اور ثواب پائے ہوئے
عند الناس محبوب ومهاب۔

ہے اور انسانوں کے درمیان محبوب اور صاحب
ہیبت ہے۔

۲۱۴۲ — الشر اقبح الابواب وفاعله شر الاصحاب۔
شر بدترین دروازوں میں سے ہے اور اس کا کرنے والا

بدترین اندامیں سے ہے۔

العِفَّةُ تَضَعِفُ الشَّهْوَةَ

۲۱۴۳

عفت جہان خواہشات کو کمزور کر دیتی ہے۔

الصَّدَقَةُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ

۲۱۴۴

صدقہ رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

البَلَاغَةُ أَنْ تَحْبِيبُ فَلَا تَبْطِئُ وَ

۲۱۴۵

بلاغت یہ ہے کہ توجواب دے اور ہچکچائے نہیں

تَصِيبُ فَلَا تَخْطِئُ

اور درست جواب دے کہ خطا نہ ہو۔

العَقْلُ يَهْدِي وَيُنَجِّي وَالْجَهْلُ يَفْغَى

۲۱۴۶

عقل ہدایت کرتی ہے نجات دیتی ہے اور جہالت گمراہ

وَيُرْدِي

کرتی ہے اور ہلاک کر دیتی ہے۔

الْجَوَادُ فِي الدُّنْيَا مَحْمُودٌ وَفِي الْآخِرَةِ

۲۱۴۷

عطا کرنے والا دنیا میں قابلِ تعریف اور آخرت میں

مُسْعُودٌ

نیک بخت قرار پاتا ہے۔

۲۱۴۸ — النَّبْلُ بِالتَّحْلِیِّ بِالْجَوْدِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.
سر بلندی جو دوسنا سے آراستہ ہونے اور عہد و پیمان کو
پورا کرنے میں ہے۔

۲۱۴۹ — التَّقْوَى لَا عِوَضَ عَنْهُ وَلَا خَلْفَ فِيهِ.
تقویٰ کا نہ تو کوئی عوض ہو سکتا ہے اور نہ اس کی نیابت ہو سکتی ہے۔

۲۱۵۰ — الْمُؤْمِنُ مَنْ تَحْمَلُ أَذَى النَّاسِ وَلَا
مومن وہ ہے جو انسانوں کی اذیت کو برداشت کرے
یَتَأَذَى أَحَدِيهِ۔

اور اس سے کسی کو اذیت نہ پہنچے۔

۲۱۵۱ — الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا يَوْمُ مِنَ الْخَوْفِ
اللہ کا دنیا میں خوف اس کے آخرت کے خوف سے
فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ۔

امان دیتا ہے۔

۲۱۵۲ — الْقَرِينُ النَّاصِحُ هُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔
نصیحت کرنے والا ہمراہی دراصل ایک صالح عمل ہے۔

۲۱۵۳ — الطَّاعَةُ وَفِعْلُ الْبِرِّ هُمَا الْمُنْتَجِرُ الزَّائِحُ۔
اطاعت اور نیکی کا فعل دونوں سودمند تجارت ہیں۔



